KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خصوصی شمارہ

المتنبی

رجسٹرڈ

جولائی تا دسمبر 2018ء

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین

لا نبی بعدی

(حدیث)

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

مدیر اعلیٰ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی

المنتہیٰ

جلد 2 | جولائی تا دسمبر 2018ء | شمارہ 2

صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ

فداك امي وابي!

سرپرست اعلیٰ

متوکل علی اللہ، یادگار اسلاف قبلہ حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

نگران: صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلس ادارت

- نواسہ فقیہ اعظم مفتی محمد اسد اللہ نوری
- ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
- ڈاکٹر محمد بلال شرنی القادری
- رحمت اللہ ملک
- علامہ غلام مصطفی مجددی
- پروفیسر علی وقار قادری

مجلس مشاورت

- ظہیر عمران ایڈووکیٹ
- علامہ محمد اصغر شاکر
- عرفان محمود برق
- قاری نعیم احمد سلطانی

نگران طباعت: حافظ محمد آصف قادری

متعاون: حافظ علی رضا فیض، اکرام اللہ صدیقی

سرکولیشن انچارج

- قاری محمد مجید نوری
- قاری نور نبی نقشبندی
- حافظ حماد ملک

0306-4373145
0342-5428102
0303-5238504

قیمت فی شمارہ 40/- روپے

سالانہ خریداری 200/- روپے صرف

المنتہیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ

زونل آفس: دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور

E-mail: farooqi4156@hotlook.com FB: khawaja ghulaam dastgheer farooqi

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ابو عبداللہ بن سلطان کا خواب میں

سرورِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونا

وہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے عرض کیا میرے آقا! اے اللہ کے رسول! آپ انبیاء و مرسلین اور ملائکہ کی مدد ہیں۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ میں ملائکہ، انبیاء و مرسلین اور تمام مخلوق کی مدد ہوں اور میں اصل موجودات و مبداء اور ان کا "منتہیٰ" ہوں مجھ تک ہی ان کی انتہاء ہے کوئی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

[نبہانی: محمد یوسف بن اسماعیل، علامہ، جواہر البحار فی فضائل النبی المختار]

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فہرست

المنتہیٰ کی رجسٹریشن پر قارئین کو مبارک باد — 7

خاتم المرسلین ﷺ — 10
جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

ڈاکٹر بہاؤ الدین کی اعلیٰ حضرت گولڑوی پر بیجا تنقید کی تنقیح اور مختصر علمی محاکمہ — 29
مواجہ غلام دستگیر فاروقی

الیکشن ایکٹ 2017ء میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے اقدامات کا مطالبہ — 72
غلام مصطفیٰ چوہدری، صدر ختم نبوت لائیرز فورم پاکستان

علامہ اقبال اور قادیانی فتنہ — 83
پروفیسر شجاعت علی مجاہد، (سیالکوٹ)

7 ستمبر یوم فتح — 94
مواجہ غلام دستگیر فاروقی

قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے عبرتناک انجام — 101
عرفان محمود برق

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مسند آرائے بزم عطا کون ہے؟

سید نصیر الدین نصیرؔ گولڑوی

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے؟
سب کا داتا ہے تُو، سب کو دیتا ہے تُو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے؟
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے؟
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزم عطا کون ہے؟
اولیاء تیرے محتاج اے رب کل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے؟
میرا مالک مری سن رہا ہے فغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے؟
ابتداء بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے؟
وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خشک و تر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ما سوا ایک اس ذات بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماورائی کون ہے؟
انبیاء، اولیاء، اہل بیت نبی، تابعین و صحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے؟
اہل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ! اس کو تو فضل باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے؟

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نعت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آگہی نام تیرا، بندگی ذات تیری
رہبری کام تیرا، شیریں تر بات تیری

عقل و ادراک کوتاہ، فکر تیرہ و سیاہ
تو تصور سے سوا، کیا لکھوں نعت تیری

تو ضیاء پاش کرن، تو ہی سردار رُسُل
تو ہی آفریدہ نخستین، عمدہ صفات تیری

حامل صحف مبین، شارح دین متین
رحمت عالمیان، اسوہ حیات تیری

تو ہی عالی نسبی، اے محمدے عربی
سن لو اُمّی لقبی، تاب ہے رات تیری

اپنے سجافی کو، وارفتگی ہو عطا
یہ تیرا ادنیٰ گدا، پڑھتا ہے نعت تیری

(محمد بابر سجافی، شکرگڑھ)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صدقہ خیر الوریٰ المنتہیٰ المنتہیٰ

آ گیا ہے آ گیا المنتہیٰ المنتہیٰ
منزلوں کا رہنما المنتہیٰ المنتہیٰ

تاجدار مرسلاں کی عزت و ناموس میں
دن بدن ہے بڑھ رہا المنتہیٰ المنتہیٰ

حضرت ساقی کے در سے بارگاہ خیر میں
شفقتیں لے کر چلا المنتہیٰ المنتہیٰ

قادیانی بول پائیں ان میں جرأت ہی نہیں
صدقہ خیر الوریٰ المنتہیٰ المنتہیٰ

اک تجلی نور کی ہے دل کو میرے مل گئی
میں نے خاکی جب پڑھا المنتہیٰ المنتہیٰ

(نعت گو شاعر خالد جاوید خاکی، شکر گڑھ)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

المنتھیٰ کی رجسٹریشن پر قارئین کو مبارک باد

عقیدہ ختم نبوت پر ہر مسلمان کا غیر مشروط ایمان ہے۔ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اس عقیدہ عظیمہ پر متفق ہیں مرزا قادیانی نے جب نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا تو تمام مکاتب فکر نے خوب خوب رد کیا اور تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت میں اپنا حصہ ڈالا لیکن یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اس سلسلہ میں جو خدمات اللہ کریم نے اہلسنت و جماعت سے لیں وہ کسی اور مکتب فکر کے حصہ میں نہ آسکیں۔

1947ء سے پہلے، تحریک ختم نبوت 1953ء، تحریک ختم نبوت 1974ء، تحریک ختم نبوت 1984ء اور تحریک ختم نبوت 2017ء کے حالات وواقعات اس پر شاہد وعادل ہیں۔

اہلسنت نے ہر پلیٹ فارم سے حق ادا کیا وہ تقریری میدان ہو یا تحریری، شوشل میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا گویا کہ میدان جہاد کا کوئی گوشہ خالی نہیں چھوڑا۔ فتنۂ قادیانیت تقریباً زیادہ زور لٹریچر پر دیتا ہے جس صاحب کا تعلق مطالعہ ختم نبوت اور رد مرزائیت سے ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ اشارۃً عرض کروں تو انہوں نے اپنے بچوں کی عمروں کی ترتیب سے نصاب مرتب کیا ہوا ہے جو وہ لازماً پڑھاتے ہیں۔ قرآن حکیم کے مختلف زبانوں میں 100 سے زائد تراجم وہ کر چکے ہیں درجنوں ماہنامے، اخبارات اور 40 سے زائد ویب سائٹس سے اپنا گھناؤنا پیغام وہ پوری دنیا میں پہنچا رہے ہیں۔ اس کے مدمقابل پوری امت مسلمہ اور بالخصوص اہلسنت کا کام عصر حاضر میں لائق تشویش ہے۔

بحر حال جو لوگ اس سلسلہ میں لٹریچر کے حوالہ سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی جتنی بھی حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے۔ جو لوگ ماہانہ جرائد ورسائل، سہ ماہی رسائل یا کسی بھی حوالہ سے تصنیفی خدمات پیش کر رہے ہیں وہ امت کی طرف سے بہت بڑا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اس علاقہ میں جو جرائد ورسائل عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر شائع ہو

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رہے ہیں انہیں مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ علمی و تحقیقی اور فکری انداز میں زیادہ سے زیادہ ختم نبوت پر لکھا جائے کیونکہ ان کا تو منشور ہی یہی ہے۔ اکثر ایسا دیکھا گیا کہ لٹریچر ختم نبوت سے منسوب ہے لیکن زیادہ مواد دوسرے موضوعات سے متعلق ہے۔

بندۂ ناچیز احقر من الخلائق کا نصف دہائی سے عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے مطالعہ سے تعلق ہے مذکورہ عرصہ سے میرے مطالعہ کا سو فیصد فوکس اسی موضوع پر ہے۔ عقیدہ ختم نبوت و رد قادیانیت کو پڑھتا ہوں، لکھتا ہوں، بیان کرتا ہوں اور اسی فکر میں رہتا ہوں یہ مجھ پر اللہ کریم کا خصوصی فضل اور حضور ﷺ کی نظر رحمت ہے۔

لٹریچر کی اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے اللہ کے فضل سے کچھ لکھنا شروع کیا تو ''آئینہ قادیانیت''، ''سوز دل''، ''پیشگوئیاں'' اور ''تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت'' جیسے موضوعات پر جو لکھ سکتا تھا لکھا۔ مزید برآں مرزا قادیانی سے لے کر آج تک اہلسنت و جماعت کی جانب سے جو تصانیف و تالیفات سامنے آئیں ان کتب کا مکمل تعارف اللہ کے فضل سے لکھ رہا ہوں جو عنقریب اس موضوع پر اچھوتی کتاب منظر عام پر ہوگی۔

پھر وقت آیا دوست احباب کو جمع کر کے غور و خوض کیا کہ ہمیں اس سلسلہ میں کوئی مستقل قدم اٹھانا چاہیے تاکہ ہم مسلسل چلتے رہیں تو سہ ماہی مجلّہ نکالنے پر اتفاق ہوا۔ نام کا مسئلہ ہوا تو ناچیز نے نواسۂ فقیہ اعظم شیخ الحدیث، مفتی محمد اسد اللہ نوری مدظلہ سے عرض کیا تو الہامی طور پر ختم نبوت کے حوالہ سے ''المنتہٰی'' نام عطا ہوا (کہ ہمارے آقا و مولا حضور ختمی مرتبت وہ ہیں جن کی ذات پر اللہ تعالیٰ نے ہر مقام کی انتہا فرما دی ہے۔ سبحان اللہ) اس نام کی رجسٹریشن کے لیے فائل اسلام آباد روانہ کی وہاں سے بارہا فون آیا کہ دو تین نام اور بھیجیں ناچیز نے عرض کی کہ اسی نام سے رجسٹرڈ ہوگا۔ ہمارے محترم قاری مجید احمد نوری (مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ، گلبرگ لاہور) اور ہمارے معزز قاری نعیم احمد سلطانی (آزاد کشمیر) مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو حضور کی بارگاہ میں عرض گزاری کی۔ راقم پر تقصیر بھی ربیع الاول شریف میں حاضر ہوا تو عرض کی۔ الحمدللہ میرے ان دوستوں اور اراکین ''المنتہٰی'' کے تعاون اور دعاؤں سے ''المنتہٰی'' کے نام سے ہی رجسٹریشن ہوگئی، اس سلسلہ میں جن

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دوستوں نے بھی کوشش کی اللہ ان کو بہتر جزا دے۔ بالخصوص میرے منجھلے بھائی مفتی غلام مرتضیٰ ساقی، رانا محمد رضوان (اوکاڑہ)، میرے معزز دوست مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی زید مجدہٗ نے کوشش کی اللہ ان کے علم وعمل اور عزت میں مزید برکات دے۔ تاہم رجسٹریشن کا سہرا ہمارے مخلص دوست علامہ محمد عامر سعید نقشبندی (جہلم) کے چھوٹے بھائی محترم محمد ایاز کے سر ٹھہرا جنہوں نے مسلسل شب وروز کی محنت سے اس معرکہ کو سر کیا اللہ ان کو دونوں جہانوں میں شاد آباد رکھے دنیا میں مزید عزتیں عطا فرمائے اور بہتر روزگار کے اسباب پیدا فرمائے۔

''المنتہیٰ'' کے اہداف ومقاصد

1۔ جذبۂ عشق رسول ختم نبوت کا پیغام علمی وفکری انداز میں پوری دنیا تک پہنچانا۔

2۔ قادیانیت کے دلائل کا ذبہ کارد علمی وتحقیقی انداز میں کرنا۔

3۔ قادیانیوں کو مرزا قادیانی اور قادیانیت کی کتب سے اصلی چہرہ دکھا کر ہدایت کا سامان مہیا کرنا۔

4۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام پیش کرنا۔

5۔ قادیانی نوازوں کو قادیانیت کا مکروہ چہرہ دکھانا۔

6۔ اکابرین اہلسنت کی خدمات کو پوری امت تک پہنچانا۔

یاد رہے ''المنتہیٰ'' کا مرکزی آفس آستانہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس شکر گڑھ جبکہ زونل آفس دارالعلوم جامعہ رحمت صادق چوک، ٹاؤن شپ لاہور میں ہوگا۔

آخر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ سارا فیض متوکل علی اللہ، پیر طریقت میرے والد گرامی قبلہ حافظ صاحب کا ہے جن کے اخلاص کی بدولت مختصر سی جگہ سے عقیدۂ ختم نبوت پر اتنا عظیم کام ہو رہا ہے۔ اللہ کریم میرے حافظ صاحب کے رکھے ہوئے سنگ بنیاد کو مزید عروج عطا فرمائے۔

آیئے آگے بڑھیں۔ ''المنتہیٰ'' کو حاصل کیجیے۔ دوستوں تک پہنچایئے۔ اس کا مستقل رکن بنئے۔

اللہ ہم سب کو اپنے محبوب کریم ﷺ کی غلامی میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الخاتم المرسلین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خاتم المرسلین ﷺ

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

"نہیں ہیں محمد ﷺ (فداہٗ روحی) کسی کے باپ، تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔" [سورۃ الاحزاب:۴۰]

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جب حریم نبوت میں رونق افروز ہوئیں تو بہتان تراشی کے جس طوفان کا اندیشہ تھا وہ امڈ کر آ گیا اور بد باطن یہودیوں اور منافقین نے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی زوجہ بنا لیا۔ کبھی ایسا اندھیر بھی ہوا تھا، جیسے انہوں نے کر دکھایا۔ چلو ہمارے رسم و رواج کو تو رہنے دو، وہ خود بھی آج تک یہی بتاتے رہے کہ بیٹے کی بیوی سے باپ نکاح نہیں کر سکتا، اب پھر خود اپنے بیٹے زید کی مطلقہ اہلیہ کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔

ان کی اس ہرزہ سرائی کو قرآن حکیم نے اس ایک جملہ سے ختم کر کے رکھ دیا کہ تم میں سے حضور ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں۔ جب باپ نہیں تو زید بیٹا کیسے بن گیا۔ وہ تو اپنے باپ حارثہ کا بیٹا ہے۔ تمہارا یہ اعتراض محض تمہارے خبث باطن کی پیداوار ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

اس آیت میں باپ ہونے کی نفی کی اور اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے کا اعلان فرما دیا۔ بے شک باپ اپنی اولاد پر بڑا مہربان اور شفیق ہوتا ہے لیکن رسول کو جو قلبی تعلق اپنی امت کے ہر ہر فرد سے ہوتا ہے اور جو لطف و کرم وہ فرماتا ہے اس کے مقابلے میں باپ کی ساری شفقتیں ہیچ ہیں۔ باپ کی مہربانیاں، اولاد کی جسمانی اور مادی دنیا تک محدود ہوتی ہیں۔ رسول کی نگاہِ کرم سے امتی کا جسم اور روح، ظاہر اور باطن، دل اور عقل سب فیضیاب ہوتے ہیں۔ باپ کی شفقتیں، روز حشر کسی کام نہیں آئیں گی۔ بلکہ سارے دنیاوی رشتے اس دن ٹوٹ جائیں گے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيهِ ۝

[سورہ عبس:۳۴ تا ۳۶]

جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لیکن رسول اکرم ﷺ کے لطف وعنایت سے دنیا اور آخرت دونوں میں اسی کا امتی شاد کام ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں حضور اکرم ﷺ کی نہایت شفقت کو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو حضور اکرم ﷺ اتنی تندہی سے امت کے سامنے دین اسلام کے سارے گوشے آشکار کرنے کی شاید زحمت نہ فرماتے۔

لیکن اب جبکہ نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے اور حضور اکرم ﷺ ہی اس سلسلہ ذہبیہ کی آخری کڑی ہیں تو آپ ﷺ کی محبت، اور الفت کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی چیز بھی ادھوری نہ رہنے دی جائے۔ ساری بُری رسموں کا قلع قمع کر دیا جائے۔ کیونکہ اگر باطل کا کوئی پہلو اصلاح سے محروم رہا تو پھر اس کی اصلاح ممکن نہیں ہوگی اور اگر دور جاہلیت کی قبیح رسموں کو مٹایا نہ گیا تو پھر ایسی ہستی پیدا ہی نہیں ہوگی جو ان کو مٹا سکے۔ اتنی محبوبیت اتنی جامعیت اور اتنا تقدس کہاں پایا جائے گا، تاکہ دنیا اس کے اشارۂ ابرو پر اپنا سب کچھ نثار کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر امت کا اجماع رہا ہے۔ اگرچہ بدقسمتی سے امتِ اسلامیہ کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے۔ باہمی تعصب نے بارہا ملت کے امن وسکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے المناک حادثات کو جنم دیا۔ لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس پر متفق رہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ چنانچہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعویٰ کیا اس کو مرتد قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علمِ جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مسیلمہ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نتائج کی پرواہ کیے بغیر اس کے خلاف لشکر کشی کی اور تب چین کا سانس لیا جب اس جھوٹے نبی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بیشک اس جہاد میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان شہید ہوئے۔ جن میں سینکڑوں حفاظِ قرآن اور جلیل المرتبت صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اتنی قربانی دے کر بھی اس فتنے کو کچلنا ضروری سمجھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نورِ صدیقیت سے دیکھ رہے تھے کہ اگر ذرا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تساہل برتا تو یہ امت سینکڑوں گروہوں میں نہیں سینکڑوں اُمتوں میں بٹ جائے گی۔ ہر اُمت کا اپنا نبی ہوگا اور وہ اسی کی شریعت اور سنت کو اپنائے گی۔ اس طرح اس رحمت للعالمین ﷺ کے زیر سایہ اسلام کے پلیٹ فارم پر انسانیت کے اتحاد کی ساری امیدیں ختم ہو جائیں گی اور اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ۔ کا سہانا منظر کبھی بھی نظر نہیں آئے گا۔

یہاں یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ مسیلمہ حضور اکرم ﷺ کی نبوت کا منکر نہیں تھا بلکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ساتھ ساتھ وہ حضور اکرم ﷺ کی رسالت کو بھی تسلیم کرتا تھا۔ چنانچہ حضور اکرم خاتم الانبیاء والرسل ﷺ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں اس نے جو عریضہ ارسال خدمت کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں: مِنْ مُسَیْلَمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ کہ یہ خط مسیلمہ کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھا جا رہا ہے۔

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اس کے ہاں جو اذان مروّج تھی اس میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ بھی کہا جاتا تھا۔ بایں ہمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو مرتد اور واجب القتل یقین کر کے اس پر لشکر کشی کی اور اس کو واصلِ جہنم کر کے آرام کا سانس لیا۔

اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں جب بھی کسی سر پھرے، طالعِ آزمایا فتنہ پرداز نے اپنے آپ کو نبی کہنے کی جرأت کی اس کو قتل کر دیا گیا۔

انگریز کی غلامی کے دور میں ملت اسلامیہ کو جس طرح دوسرے کئی مصائب سے دوچار ہونا پڑا، اسی طرح ایک جھوٹی نبوت قائم کر کے امت میں انتشار پیدا کیا گیا۔ وہ مدعی نبوت بظاہر عیسائیت کا رد کرتا تھا اور پادریوں سے مناظرے کرتا تھا، اس کے باوجود انگریز کا پرلے درجے کا وفادار تھا۔ ملکۂ انگلستان کی شان میں اس نے ایسے تعریفی پمفلٹ لکھے کہ کوئی باغیرت مسلمان ان کو پڑھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ انگریز کی اسلام کے خلاف دشمنی اظہر من الشمس ہے جنہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کا تختہ الٹا۔ سلطنتِ عثمانیہ کو پارہ پارہ کر دیا۔ ایسی ظالم اور اسلام دشمن حکومت کو اپنی وفاداری کا یقین دلانا اسلام سے غداری نہیں تو اور کیا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہے۔ انگریز نے اس نبوت کو اپنی سنگینوں کے سایہ میں پروان چڑھنے کا موقع دیا اور اس کو قبول کرنے والوں کے لیے بے جا نوازشات کے دروازے کھول دیے۔ ہر مرزائی کے لیے کسی استحقاق کے بغیر اچھی سے اچھی ملازمتیں مختص کر دی گئیں۔ سیاسی میدان میں بھی ان کو آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ بے شک وہ شخص عیسائیت کے خلاف لکھتا اور بولتا تھا لیکن انگریز نے اس کے ذریعہ امتِ مسلمہ میں ایک نئی امت پیدا کر کے اور ان کے متفقہ علیہ بنیادی عقیدہ میں تشکیک پیدا کر کے جو مقصد عظیم حاصل کیا وہ بہت بڑا کارنامہ تھا اور اپنے دور رس نتائج کے اعتبار سے بڑا اہم تھا۔ اگر ایسا شخص عیسائیت کے خلاف کچھ بولتا ہے تو بولا کرے۔ اس سے انگریزی سیاست کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ عیسائیوں کی مخالفت ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے وہ انگریزی استعمار کی خدمت پوری دلجمعی سے انجام دے سکتا تھا، اگر وہ عیسائیوں کے خلاف کچھ نہ کرتا تو کوئی آدمی اس کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

مرزا غلام احمد کی نبوت کا پیغام لے کر جب مرزائی مبلغ اسلامی ممالک میں گئے، وہاں ان کا جو حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کئی ممالک میں تو انہیں مرتد قرار دے کر توپ سے اُڑا دیا گیا۔ عالم اسلام کے تمام علماء نے بالاتفاق مدعی نبوت کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا۔

یہ عرض کرنے کا مقصد صرف اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ ان بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر گوناگوں اختلافات کے باوجود تیرہ صدیوں تک امت کا کلی اتفاق اور قطعی اجماع رہا ہے۔

جس طرح ایک مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی توحید، قیامت، حضور اکرم ﷺ کی رسالت کسی دلیل کی محتاج نہیں اس طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی کبھی زیر بحث نہیں آیا اور اس کے ثبوت کے لیے کسی مسلمان کو کسی دلیل یا بحث و تمحیص کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی لیکن مرزا قادیانی نے وہ کام کر دکھایا جس کی جرأت آج تک کسی کو بھی نہیں ہوئی تھی، اس لیے ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر شرح و بسط سے لکھا جائے تاکہ حضور اکرم ﷺ کا امتی کسی غلط فہمی کے باعث اپنے آقائے کریم ﷺ سے کٹ کر نہ رہ جائے۔ رہے وہ لوگ جو شکم کو ایمان پر ترجیح دیتے ہیں اور مال و دولت کے حصول کی خاطر اپنا دین بدلنے میں بھی کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے بلکہ اسے کمال ہوشمندی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سمجھتے ہیں ایسے لوگوں کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ ہمیں ان کے لیے ملول نہیں ہونا چاہیے، نہ ایسے ابن الوقتوں کی خدا کو ضرورت ہے اور نہ اس کے رسول ﷺ کو۔

ہمارا دعویٰ بلکہ ہمارا غیر متزلزل عقیدہ اور ایمان یہ ہے:

حضور اکرم سرورِ عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جو بد بخت اس کے دعویٰ کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے اور اسی سزا کا مستحق ہے جو اسلام نے مرتد کے لیے مقرر فرمائی ہے۔

اس عقیدے کو ثابت کرنے کے ہم ایسے دلائل پیش کریں گے جو قطعی اور یقینی ہیں اور جن میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ سب سے پہلے ہم قرآن کریم سے استدلال کرتے ہیں:

ارشاد خداوندی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا [الاحزاب:۴۰].

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کا اسم گرامی لے کر فرمایا ہے کہ محمد [فداك ابی و امی] اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں اور خاتم النّبیین ﷺ ہیں، یعنی انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ کو مکمل کرنے والے ہیں۔ جب مولائے کریم جو بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْم ہے نے یہ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں علیہم السلام کی تکمیل کرنے والے اور آخری نبی ہیں تو حضور اکرم ﷺ کے بعد جس نے کسی کو نبی مانا، اس نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تکذیب کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی بھی ارشاد کو جھٹلاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا۔

خاتم النّبیین کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے اہل لغت نے یہی لکھا ہے۔ اس وقت میرے پاس علم لغت کی دوسری کتب کے علاوہ الصحاح للجوہری اور لسان العرب لابن منظور موجود ہیں جن کا شمار لغتِ عرب کی امہات الکتب میں ہوتا ہے۔ آیئے ان کے مطالعہ سے اس لفظ کی تحقیق کریں۔ ایک چیز پیش نظر رہے کہ صحاح کے مؤلف علامہ حماد بن اسمٰعیل الجوہری کا سن ولادت ۳۳۲ھ اور سالِ وفات ۳۹۳ھ یا ۳۹۸ھ ہے اور لسان العرب

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے مؤلف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری کا سنِ ولادت ۶۳۰ھ ہے اور سالِ وفات ۷۱۱ھ ہے۔ یہ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنہ انکار نبوت سے صدہا سال پہلے یہ کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے مذہبی تعصب یا ذاتی عقیدہ کے باعث یہ لکھا ہے تا کہ ان کا قول حجت نہ رہے بلکہ ان کی نگارشات اور ان کی تحقیقات اہلِ لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔

پہلے صحاح کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:

ختم اللّٰہ لہ بخیر۔ ''خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے''

وختمت القران بلغت اخرہٗ۔ ''یعنی میں نے قرآن آخر تک پڑھ لیا۔''

ختمت الشی ء نقیض افتتحتہ: ''افتتاح کی نقیض اختتام ہے۔''

والخاتم والخاتم بکسر التاء و فتحھا والختام والخاتام کلہٗ بمعنی و خاتمۃ الشیء آخرہ، یعنی خاتم، خاتم، ختام، خاتام:

سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو خاتمۃ الشی ء کہتے ہیں۔

محمد ﷺ خاتم الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام:

اور محمد ﷺ تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لے آئے۔

علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

ختام الوادی، اقصاہٗ و ختام القومو خاتمھم و خاتمھم، آخرھم و محمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہ و علیھم الصلوٰۃ والسلام

وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔ قوم کے آخری فرد کو ختام خاتَم اور خاتِم کہا جاتا ہے، اسی مناسبت سے حضور اکرم ﷺ کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔

لسان العرب میں التہذیب کے حوالہ سے لکھا ہے:

والخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ و فی التنزیل العزیز

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین ای آخرھم و من اسمائہ العاقب ایضًا و معناہ آخر الانبیاء

یعنی خاتم اور خاتَم نبی کریم ﷺ کے اسماء گرامی میں سے ہیں قرآن مجید میں ہے

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

یعنی سب سے پیچھے آنے والے

اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسماء میں سے العاقب بھی ہے اس کا معنی آخر الانبیاء ہے۔

اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خاتم کی تا پر زیر ہو یا زبر اس کا معنی ''آخری'' ہے۔ اس کے معنی کی تائید کے لیے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے استدلال کیا ہے:

و ختامہ مسك ای آخرہٗ مسك

یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

ختم نبوت کے منکرین اس موقع پر یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ خاتم کا جو معنی آپ نے کیا ہے (آخری) وہ یہاں مراد نہیں بلکہ اس کا دوسرا معنی مراد ہے اور یہ معنی بھی ان لغت کی کتابوں میں موجود ہے جن کا حوالہ آپ نے دیا ہے۔ جب ایک لفظ کے دو معنی ہوں، تو وہاں ایک معنی مراد لینے پر بضد ہونا اور دوسرے معنی کو ترک کر دینا تحقیق حق کا کوئی اچھا مظاہرہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم بھی اس آیت کو مانتے ہیں اور اس کے معنی اپنی طرف سے نہیں گھڑتے کہ ہم پر تحریفِ قرآن کا الزام لگایا جائے بلکہ لُغتِ عرب کے مطابق ہی اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ کسی کو ہم پر اعتراض کا حق نہیں پہنچتا۔

صحاح اور لسان العرب دونوں میں خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا مذکور ہے۔ آیت کا یہی معنی ابلغ اور شانِ رسالت کے شایان ہے کہ حضور اکرم ﷺ انبیاء علیہم السلام پر مہر لگانے والے ہیں۔ جس پر حضور اکرم ﷺ نے مہر لگا دی وہ نبوت کے شرف سے مشرف ہوگا اور وہ جس پر مہر نہ لگائی وہ نبوت کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا اس کے متعلق گزارش ہے کہ بے شک لغت کی کتابوں میں خاتم کا معنی مہر یا مہر لگانے والا مرقوم ہے۔ لیکن انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہے۔ یہاں فقط

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یہی معنی مراد ہے اور یہ لوگ اگر مُصر ہوں کہ یہاں خاتم کا دوسرا معنی مراد ہے تو اس سے بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مطالعہ کرتے ہوئے غور وتدبر سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے مہر سے مراد ڈاک خانہ کی مہر یا کسی افسر کی مہر سمجھی ہے کہ لفافہ یا کارڈ پر مہر ثبت لگایا اور آگے بھیج دیا یا کسی کی درخواست پر اپنی مہر ثبت کی اور اسے مناسب کاروائی کے لیے متعلقہ دفتر روانہ کر دیا۔ حالانکہ مہر کا جو مفہوم اہل لغت نے لیا ہے وہ قطعاً اس کے خلاف ہے۔ کاش انہیں بے بجا تعصب اس امر کی اجازت دیتا کہ وہ آئمہ لغت کی عبارتوں میں غور کرتے۔

آیئے!! ہم آپ کی خدمت میں عبارتیں پیش کرتے ہیں تا کہ آپ کسی صحیح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔

لسان العرب میں ہے:

ختمه يختمه ختمًا و ختامًا۔ طبعهٗ فهو مختوم و مختم شدد للمبالغة

یعنی ختم کا معنی مہر لگانا ہے اور جس پر مہر لگا دی جائے اس کو مختوم اور مبالغہ کے طور پر مُخَتِّم کہتے ہیں۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

و معنى خَتَم و طبع فى اللغته واحد وهو التغطيه على الشى و الاشتيشاق عن ان لايدخله شىء كما قال جل و علا۔ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۔

اس عبارت کا ترجمہ ذرا غور سے سنیے یعنی ختم اور طبع کا لغت میں ایک ہی معنی ہے اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کے داخلہ کا امکان ہی نہ ہو۔

[سورۃ محمد، پارہ ۲۶ آیت:۹]

پہلے زمانے میں خلفاء، امراء، سلاطین وغیرہ اپنے خطوط کو لکھنے کے بعد کسی کاغذ کے لفافہ اور کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر سر بمہر کر دیتے کہ جو کچھ لکھا جا چکا اب اس کو سر بمہر کر دیا گیا ہے۔ تا کہ اس مہر کی موجودگی میں

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس میں کوئی ردّ و بدل نہ کردے۔ اگر کوئی ردّ و بدل کرے گا، تو وہ پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ اس پر احکام سلطانی میں تغیر و تبدل کرنے اور امانت میں خیانت کرنے کے سنگین الزامات میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس صورت میں خاتم النبیین کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد یہ سلسلہ بند ہوگیا اور اس پر مہر لگادی گئی تاکہ کوئی کذاب، دجال اس میں داخل نہ ہوسکے۔ اگر کوئی شخص زبردستی اس زمرہ میں گھسنا چاہے گا تو پہلے مہر توڑے گا اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا اور اسے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

قرآن کریم کے الفاظ کا مفہوم سمجھنے میں عربی زبان کی لُغت سے بھی بڑی مدد ملتی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں بھی قول اور حرفِ آخر حضور اکرم ﷺ کی بیان کردہ تشریح ہوتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ارشاد فرماتے ہیں۔

آیئے اب احادیث نبویہ کا بغور مطالعہ کریں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ حضور اکرم ﷺ خاتم الانبیاء نے ''خاتم النبیین'' کے کلمات کا کیا مفہوم بیان فرمایا ہے۔

خاتم النبیین کے معنی کی وضاحت کے لیے بے شمار صحیح احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں۔ سب کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں فقط چند احادیث یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔ جن کے دلوں میں ہدایت کی سچی طلب ہوگی۔ مولا کریم اپنے حبیب خاتم المرسلین ﷺ کے طفیل ہدایت کی راہیں ان کے لیے کھول دے گا اور اس کی توفیق ان کی دستگیری کرے گی۔ [احادیث کے عربی متن کے لیے تفسیر ضیاء القرآن ملاحظہ فرمایئے]

حدیث نمبر ◆ 1

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ لوگ اس عمارت کے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اردگرد پھرتے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہوتے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی، تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ [بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین ﷺ]

اگر آپ اس ایک حدیث میں غور کریں گے تو بلاغتِ نبوی کے اعجاز کا آپ کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ جب ایک عمارت مکمل ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی خالی جگہ نہیں رہتی تو کوئی ماہر سے ماہر انجینئر بھی اس میں اینٹ کا اضافہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کی ایک ہی صورت ہے کہ پہلی اینٹوں میں سے کوئی اینٹ توڑ کر وہاں سے نکال لی جائے اور پھر اس خالی کرائی ہوئی جگہ پر کوئی نئی اینٹ لگا دی جائے۔

حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے قصرِ نبوت مکمل ہو گیا۔ اب اس میں کسی اور نبی کی گنجائش نہیں۔ بجز اس کے کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو وہاں سے نکالا جائے اور مرزا قادیانی کے لیے جگہ بنائی جائے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس کو گوارا کرے گی۔ قصرِ نبوت کی اس توڑ پھوڑ کو کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت برداشت کرے گی؟ ہرگز نہیں۔

یہ ایک حدیث ہی اتنی جامع اور اتنی معنی خیز اور اتنی بصیرت افروز ہے کہ ختم نبوت کے لیے مزید کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس حدیث کو امام بخاری کے علاوہ امام مسلم نے کتاب الفضائل باب خاتم النبیین میں اور امام ترمذی نے کتاب المناقب اور ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں مختلف اسناد سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۲

رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

مجھے چھ باتوں میں انبیاء کرام ﷺ پر فضیلت دی گئی:

1. مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا۔ یعنی الفاظ مختصر اور معانی کا بحر بے پیدا کرنا۔
2. رعب کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی۔
3. میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔
4. میرے لیے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا اور اس سے تیمم کی اجازت دی گئی۔
5. مجھے تمام مخلوق کے لیے رسول ﷺ بنایا گیا
6. میری ذات سے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ [صحیح مسلم، کتاب المساجد: ترمذی، کتاب السیر]

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حدیث نمبر ۳

حضرت انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کہ رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اور میرے بعد نہ ہی کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ [ترمذی، ابواب الرؤیا]

سرورِ عالم ﷺ کی اس تصریح کے بعد جس کی کوئی تاویل ممکن نہیں کسی نبوت کا دعویٰ کرنا اور کسی کا اس باطل دعویٰ کو تسلیم کرنا سراسر کفر اور الحاد ہے۔

حدیث نمبر ۴

حضور اکرم و رسول مکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:
اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو۔ اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ وہ ضرور تمہارے اندر ہی نکلے گا۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے جس طرح حضور اکرم ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا ثابت ہو رہا ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی امت کا آخر الامم ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے۔

حدیث نمبر ۵

امام ترمذی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث روایت کی ہے:
اگر میرے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے عنوان کے نیچے یہ عنوان نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۶

رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک پر روانہ ہوتے وقت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو مدینہ ٹھہرنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کچھ پریشان ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ [مسلم، کتاب فضائل الصحابہ]

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آخر میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے اور اس کے ذکر پر احادیث کی نقل کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۵

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت میں تیس (۳۰) کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ [ابوداؤد کتاب الفتن]

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۷۴ھ

متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول کریم ﷺ نے سنت متواترہ میں بتایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تاکہ ساری دنیا جان لے جو شخص بھی حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا، کذاب ہے، دجال ہے، گمراہ ہے، اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ [تفسیر ابن کثیر]

علامہ ابن حیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۵ھ

اپنی تفسیر بحر محیط میں رقمطراز ہیں:

جس شخص کا یہ نظریہ ہو کہ نبوت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور اسے اب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے یا جس کا عقیدہ ہو کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے وہ زندیق ہے اور واجب القتل ہے۔ آج تک جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں بھی فقراء میں سے ایک شخص نے شہر مالقہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اندلس کے بادشاہ نے غرناطہ میں اس کا سر قلم کر دیا اور اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دیا، وہ اسی حالت میں لٹکا رہا، یہاں تک کہ اس کا گوشت گل کر گر پڑا۔

علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۷۰ھ

روح المعانی میں لکھتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی تصریح

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قران وسنت نے کی ہے۔ جس پر امت کا اجماع ہے پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے توبہ نہ کی اور اس دعویٰ پر مُصر رہا تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

ان مذکورہ بالا اقتباسات سے امت کا ختم نبوت کے عقیدہ پر اجماع ثابت ہو گیا اور ہر زمانے کے علماء نے مدعی نبوت کو گردن زدنی قرار دیا۔ آخر میں ہم ختم نبوت پر عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔

ختم نبوت کے عقلی دلائل

جب حضور اکرم ﷺ کی نبوت جملہ اقوام عالم کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ پر نازل شدہ کتاب بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے جوں کی توں ہمارے پاس موجود ہے، جب سرورِ عالم ﷺ کی سنتِ مبارکہ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ اس کتاب کی تشریح وتوضیح کر رہی ہے، جب کہ شریعتِ اسلامیہ روزِ اوّل کی طرح آج بھی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری راہنمائی کر رہی ہے۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ آج بھی اعلان کر رہی ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا [المائدہ:۳]

تو پھر کسی اور نبی کی بعثت کا کیا فائدہ ہے اور اس سے کس مقصد کی تکمیل مطلوب ہے۔ آفتاب محمدی ﷺ طلوع ہو چکا۔ عالم کا گوشہ گوشہ اس کی کرنوں سے روشن ہو رہا ہے۔ تو پھر دن کے اُجالے میں کسی چراغ کو روشن کرنا قطعاً دانشمندی نہیں ہے۔

مزید غور فرمائیے! نبی کی آمد کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوتا کہ نبی آیا۔ جس نے چاہا مان لیا اور جس نے چاہا انکار کر دیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ نبی کی بعثت کے بعد کفر اور اسلام کی کسوٹی نبی کی ذات بن کر رہ جاتی ہے کوئی کتنا نیک، پاکباز، پارسا اور عالمِ باعمل ہو، اگر وہ کسی سچے نبی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کا نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا اور کفار و منکرین کے زمرہ میں اس کا نام درج کر دیا جائے گا اور یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔

اب ذرا عملی دنیا میں مرزا قادیانی کی آمد کا جائزہ لیجیے

مسلمانوں کی تعداد کم سے کم اعداد وشمار کے مطابق پچاس کروڑ سے زائد (اب تو اس سے زائد ہو گی) ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو اللہ کا کلام

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یقین کرتے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی نبوت اور صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ قیامت کی آمد کے قائل ہیں۔ عملی طور پر غافل و کاہل سہی لیکن احکام خداوندی اور ارشادات نبوی کے برحق ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ ضروریات دین میں سے ہر چیز پر ان کا ایمان ہے اور اس امت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ایسے بندگان خدا بھی ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں جو شریعت پر پوری طرح کاربند، عبادت کے سختی سے پابند رہے ہیں۔ ان کے اخلاص وللّٰہیت پر فرشتے رشک کرتے ہیں اور ان کے کارہائے نمایاں پر خود ان کے خالق کو ناز ہے۔

اسی پاک امت میں آ کر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کی آمد سے پہلے تو یہ سارے کے سارے مسلمان تھے۔ چلو بعض میں عملی کوتاہیاں ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن کم از کم نعمتِ ایمان سے تو وہ بہرہ ور تھے۔ اب حقیقتِ حال یہ ہے کہ پچاس سالہ کوششوں کے باوجود چند لاکھ کی نفری نے مرزا قادیانی کو نبی مانا اور باقی پچاس کروڑ نے اس کو دجال اور کذاب قرار دیا۔ نبی کو ماننا اسلام اور انکار کفر ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنا سبز قدم جب دنیائے اسلام میں رکھا تو یہ بہار آئی کہ وہ سارے کے سارے مرتد قرار پائے اور اسلام سے محروم ہو کر کفر میں مبتلا ہو گئے۔ صرف گنتی کے چند آدمی مسلمان باقی رہے۔ ان میں بھی غالب اکثریت بلیک مارکیٹ کرنے والوں، رشوت لینے والوں، اقرباء نوازی اور مرزائیت پروری کی قربان گاہ پر لاکھوں حقداروں کے حقوق بھینٹ چڑھانے والوں کی ہے۔ ان میں اکثر بے نماز، داڑھی مندے اور آوارہ مزاج لوگ ہیں۔ ہر قسم کی ذلیل حرکتیں کرنے والوں کا ایک لشکرِ جرار ٹھاٹھیں مارتا ہوا آپ کو نظر آئے گا۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ دنیائے اسلام کے لیے عملی طور پر مرزا قادیانی کی آمد برکت کا باعث بنی یا نحوست کا؟

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس کو پسند نہیں کرتی کہ مرزا قادیانی کو سچا نبی بنا کر بھیجا جائے تا کہ اسلام کے ہرے بھرے پیڑ اپنے خنک سایوں، میٹھے پھلوں رنگین اور مہکتے ہوئے پھولوں سمیت اکھاڑ کر پھینک دیے جائیں اور خاردار جھاڑیوں کے جھرمٹ پر ''گلشنِ اسلام'' کا بورڈ آویزاں کر دیا جائے، متقیوں، پرہیزگاروں، عالموں اور عاشقوں کی امت پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جائے اور چند زاغ صفت طالع آزما افراد کو مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا جائے۔

مرزا قادیانی کے امتی بڑی ڈینگیں مارتے ہیں کہ ہم دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام پہنچا رہے ہیں۔ ہماری کوششوں سے یورپ میں اتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ اتنے لوگوں کو ہم نے کلمہ پڑھایا۔

گزارش ہے تم تو مرزا قادیانی کو اس لیے نبی کہتے ہو کہ انہوں نے چند کافروں کو کلمہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پڑھایا۔ ہم اولیاء کے زُمرہ سے آپ کو ایسے ایسے مبلغ دکھاتے ہیں جنہوں نے ہزاروں لاکھوں کفار کو کفر کی ظلمتوں سے نکال کر ہدایت کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔ خواجہ خواجگان سلطان الہند معین الحق اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لاکھوں مشرکوں کے زنار توڑے اور ان کی پیشانیوں کو بارگاہ رب العزت میں شرف سجود بخشا۔ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کفرستان میں راوی کے کنارے پر توحید کا جو پرچم گاڑا تھا، وہ آج بھی لہرا رہا ہے اور لاکھوں، خفتہ بختوں کو خواب غفلت سے جگا رہا ہے۔ مشائخ چشت رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے اسلام کی جو تبلیغ کی اور جو فرشتہ صفت مرید بنائے ان کے مقابلہ میں ساری اُمت مرزائیہ کی تبلیغی کوششوں کی نسبت پانی کے ایک قطرہ کی بھی نہیں۔ ان کارہائے نمایاں کے باوجود ان حضرات نے نہ نبوت کا دعویٰ کیا، نہ مہدیت کا، نہ مسیحیت کا، نہ ظلی کا، نہ بروزی کا، بلکہ اپنے آپ کو غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہا اور اسی کو اپنے لیے باعثِ صد افتخار اور موجب سعادت دارین سمجھا۔

مرزا قادیانی کو اپنی نبوت تک پہنچنے کے لیے بڑا دور کا چکر کاٹنا پڑا۔ آخر کار اس کی کمندِ فکر یہاں آ کر رکی کہ یہ تو احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آئیں گے، میں کیوں نہ اپنے آپ کو مسیح موعود کہنا شروع کر دوں تا کہ مجھے لوگ مسیح مان لیں لیکن اس میں مشکل یہ پیش آئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام تو زندہ ہیں، ان کی زندگی میں میں مسیح کیسے بن سکتا ہوں۔ خیال آیا کہ پہلے مسیح کو مردہ ثابت کرو۔ جب وہ مردہ قرار پا گئے تو پھر میرے لیے میدان صاف ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے اپنا سارا زور وفاتِ مسیح علیہ السلام ثابت کرنے پر لگا دیا۔

بے شک رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

جن احادیث میں نزولِ مسیح کے متعلق تشریح کی گئی ہے، وہ اس کثرت سے مروی ہیں کہ معنوی طور پر وہ درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ آیئے آپ بھی ان احادیث کی جھلک ملاحظہ کیجیے۔

آپ کو پتہ چل جائے گا کہ نبی برحق نے کوئی مبہم پیشگوئی نہیں فرمائی۔

کسی ایسے مسیح کی آمد کی اطلاع نہیں دی جس کی پہچان نہ ہو سکے اور جس شاطر کا جی چاہے وہ آنے والا مسیح بن بیٹھے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس کا نام بتایا، اس کی والدہ کا نام بتایا، اس کے قلب سے خبردار کیا، اس وقت اور مقام کی نشاندہی کی۔ جس وقت اور جس مقام پر وہ نزول فرمائے گا جو کارہائے نمایاں وہ انجام دے گا، اس کی تفصیل بیان فرما دی اور اس کے مدفن کا بھی تعین فرما دیا اور اس کا حلیہ بھی بیان کر دیا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اب اگر وہ احادیث صحیح ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی خبر دی گئی ہے، تو ان تفصیلات کو بھی من وعن صحیح اور سچ تسلیم کرنا پڑے گا جو ان کے متعلق بتائی گئی ہیں اور اگر کوئی شخص ان تفصیلات کو ماننے سے انکار کردے گا تو پھر اسے ان تمام احادیث کو بھی ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا جن میں ان کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ تحقیق اور انصاف کا یہ کیسا معیار ہے کہ ایک روایت کی مفید مطلب آدھی بات تو مان لی اور اسی روایت کی دیگر تفصیلات کو نظر انداز کردیا۔

ان کثیر التعداد احادیث میں سے چند احادیث جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر کیا ہے۔

پہلی حدیث جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی کتب حدیث میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس خدا کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم عادل حاکم کی حیثیت سے۔ پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے، اور جنگ کا خاتمہ کردیں گے اور مال کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی لینے والا نہ ہوگا اور (دینداری کا یہ عالم ہوگا) کہ اپنے پروردگار کی جناب میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

حدیث نمبر ۲

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المظالم باب کسر الصلیب میں یہ الفاظ نقل کیے:

اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی جب تک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۳

مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج دجال کے ذکر کے بعد فرمایا:

اس اثناء میں کہ مسلمان اس سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے اور نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہوگی کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام نازل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلنے لگے گا جیسے نمک

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پانی میں پگھلتا ہے اگر آپ اس کو اپنی حالت پر ہی چھوڑ دیں تو وہ از خود پگھل کر مر جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور آپ اپنے نیزے میں اس کا خون لگا ہوا لوگوں کو دکھائیں گے۔

حدیث نمبر ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ میرے اور ان (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یہ کہ وہ اترنے والے ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ ان کا قد درمیانہ، ان کا رنگ سرخ و سفید، دو زرد رنگ کے کپڑے ہوں گے۔ ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے۔ وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے بغیر تمام ادیان کو ختم کر دے گا اور وہ (مسیح) دجال کو قتل کر دیں گے اور زمانہ میں چالیس سال قیام فرمائیں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

[ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، مسند احمد مرویات ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حدیث نمبر ۵

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام اتریں گے۔ مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا کہ حضور تشریف لائیے اور امامت فرمائیے۔ تو آپ فرمائیں گے نہیں تم میں سے بعض دوسروں کے امیر ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی تکریم کے طور پر ہے۔

[مسلم بیان نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، مسند احمد مرویات جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

حدیث نمبر ۶

حضرت نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان نے دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اس اثناء میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کو بھیج دے گا اور وہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دمشق کے مشرقی حصے میں، سفید مینار کے پاس، زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے، دو فرشتوں کے پروں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو یوں محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں، اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی (اور وہ ان کی حد نظر تک جائے گی) وہ زندہ نہ بچے گا۔ پھر ابن مریم علیہما السلام دجال کا پیچھا کریں گے اور لد کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔

[مسلم ذکر الدجال، ابوداؤد، کتاب الملاحم، ترمذی، ابواب الفتن]

آخر میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے:

حدیث نمبر ۵

نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے بچالیا، ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کرے گا۔ دوسرا وہ جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔"

[نسائی، کتاب الجہاد مسند احمد، بسلسلہ مرویات حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ]

آپ نے ان احادیث کا مطالعہ فرمالیا۔ ان میں مسیح موعود کا حلیہ، نام، والدہ کا نام، مقام اور وقتِ نزول، آپ کے کارہائے نمایاں سب کے سب مذکور ہیں۔ خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کا نام بھی عیسیٰ نہیں، حالانکہ ہزاروں مسلمان اس نام کے موجود ہیں، اس کی والدہ کا نام بھی مریم نہیں، حالانکہ ہزاروں مسلمان عورتیں اس نام کی اب بھی ہیں اور خود قادیان میں اس نام کی کئی لڑکیاں ہوں گی۔ صلیب کو توڑنا، خنزیر کو قتل کر کے عیسائیت کو نیست و نابود کرنا تو کجا، میاں جی ساری عمر عیسائی حکومت کے "جھولی چک" بنے رہے اور اس کی خیرات پر پلتے رہے اور اس کی اسلام کُش سرگرمیوں پر تعریف و توصیف کے قصیدے لکھتے رہے ہیں ساری دنیا کو دارالسلام بنا کر جزیہ ختم کرنا تو بڑی دور کی بات، اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ قادیان کا خطہ پاکستان کا حصہ بنے۔ [بشکریہ "قادیانیت ایک فتنہ، شاہد حمید، ناشر بک کارنر جہلم]

❀❀❀

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فتنۂ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیاء و علماء

کے حقیقت پر مبنی مکاشفات اور

پیشگوئیاں

تحقیق و تدوین

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ڈاکٹر بہاؤ الدین کی اعلیٰ حضرت گولڑوی پر بیجا تنقید کی تنقیح اور مختصر علمی محاکمہ

از: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

قرآن حکیم کی بہت سی آیات شاہد و عادل ہیں کہ انسان کو اس آب و گل میں بھیجنے کے ساتھ ہی خالق کائنات نے ہدایت انسانی کا سامان بصورت نبی اور رسول مہیا کر دیا ویسے بھی نبوت و رسالت انسان کی سب سے اہم بنیادی طبعی اور فطری ضرورت ہے۔ انسان کی تخلیق کے آغاز سے تقریباً چھٹی صدی عیسوی تک یہ ہدایت بسبب نبی اور رسول کے قومی، علاقائی، وقتی اور محدود پیمانوں پر قائم ہو کر معاشرے کی فوز و فلاح کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہی۔

پھر جب حکمت الٰہی اور انسان کی شعوری سطح کے نتیجہ میں دنیا ایک ہی جغرافیائی، مواصلاتی، تہذیبی و تمدنی، علمی و شعوری بلوغت کی صورت اختیار کر گئی تو اب لامحالہ رزلٹ یہی تھا کہ اب مرکز ہدایت بھی ایک ہی ہو تو اس کے نتیجے میں ہدایت انسانی کے لیے آخری آسمانی حجت بنا کر حضور نبی رحمت، ختمی مرتبت ﷺ کی ذات کو معبوث فرمایا۔ انسانیت کے کل فضائل و کمالات کو حضور خاتم النبیین ﷺ کی ذات میں جمع فرما کر آپ کی ذات ستودہ صفات پر فضائل و خصائص کی انتہا کر دی۔

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ کی نبوت و رسالت کا دائرہ جمیع عوالم (ماضیہ، حالیہ، استقبالیہ) کے لیے وسعت پذیر ٹھہرا، اس حقیقت کو دائرہ ہدایت کا ہر فرد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تسلیم کرتے آئے ہیں جبکہ قرآن حکیم سے پہلی آسمانی والہامی کتب اور صحائف بھی اس حقیقت کا پرچار کرتے نظر آتے ہیں۔ جب محبوب رب کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کا دائرہ اتنی وسعت کا حامل تھا تو یقیناً آپ پر نازل ہونے والی کتاب، دین، شریعت بھی اس چیز کی متقاضی تھیں کہ وہ بھی تمام عوالم، اوقات اور زمانوں کو محیط ہو اس لیے آپ پر کتاب لاریب جو اتاری گئی خاتم الکتب ٹھہری، دین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خاتم الادیان، شریعت خاتم الشرائع اور آپ کی ذات کرم فرما خاتم النبیین۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت میں عقیدۂ توحید کے بعد جتنا زور عقیدہ ختم نبوت پر دیا گیا ہے کسی اور کے لیے نہیں۔ 100 سے زائد آیات مقدسہ، 210 سے زائد احادیث نبویہ، ''خیر القرون قرنی'' کا حامل زمانہ میں جانثاران مصطفیٰ جان رحمت ﷺ یعنی صحابہ اکرام کا اجماع بھی سب سے پہلے منکرین ختم نبوت کے کفر وارتداد پر ہوا۔ پوری امت کے محدثین ومتکلمین، مفسرین وشارحین اور صالحین وعارفین اس عقیدہ مبارکہ کو بیان کررہے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کے مشن کے لیے تن، من، دھن کو قربان کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ تمام مؤرخین متفق ہیں کہ نبی رحمت ﷺ کے ظاہر دور مبارک میں جتنے بھی غزوات اور سرایا ہوئے سب مین شہداء کی تعداد 259 ہے جبکہ کافر 759 کی تعداد میں واصل جہنم ہوئے لیکن قربان جاؤں عقیدہ ختم نبوت کی حساسیت وافادیت پر کہ مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے ساتھ میدان یمامہ میں یار غار ومزار تاجدار صداقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم اور سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں حق وباطل کا جو معرکہ بپا ہوا ان میں شہداء اسلام کی تعداد 1200 ہے جن میں تقریباً 700 حفاظ کرام اور قاری قرآن تھے۔

ناظرین وقارئین! عقیدہ ختم نبوت کی افادیت واہمیت پر لکھنا شروع ہو جائیں گے تو دفتر کے دفتر درکار ہیں بتلانا مقصود بس یہ تھا کہ منکرین ختم نبوت کے خلاف مذکورہ معرکۂ کارزار کی ایک جھلک دیکھنے سے فیصلہ کرنے میں دقت نہیں ہوتی کہ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں ختم نبوت کے عقیدہ عظیمہ کی کس قدر اہمیت تھی خلیفہ اوّل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے الفاظ اس حساسیت کو مزید وثوق بخشتے ہیں کہ اس موقع پر جب چند صحابہ اکرام نے نرمی کی جانب اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا:

اَیَنْقُصُ دِیْنٌ وَ اَنَا حَیٌّ

کہ عقیدہ ختم نبوت کے انکار اور بغاوت کی وجہ سے دین کو توڑنے کی کوشش کی جائے اور میں زندہ رہوں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قابل صد احترام بھائیو!

خالق و مالک نے اپنی لاریب کتاب اور نبی رحمت ﷺ نے فرامین میں صراحت کر دی تھی کہ منکرین ختم نبوت پیدا ہوں گیں۔ ''ثلثون کذابون'' کے الفاظ سے آپ ﷺ نے ان کی تعداد بھی بتائی اور ایک روایت میں عورتوں کی نشاندہی بھی کی۔

حضور جان رحمت ﷺ نے جو کہا وہ ہوا اور ہوگا چنانچہ آپ کے زمانہ ظاہری میں ہی اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کی صورت میں یہ سلسلہ شروع ہوا اور پھر چلتے چلتے مسیلمۂ قادیان مرزا قادیانی تک پہنچا۔ زمانے نے دیکھا کہ جب بھی کسی بدحواس شخص نے ایسی ہرزہ سرائی کی تو پوری امت کا ردعمل وہی ہوا جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آپ کے سپاہیوں کا تھا۔ وہی تسلسل تھا کہ قادیانیوں کے ساتھ بھی مناظرے، مباحثے، مکالمے، مجادلے ہوئے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مستقل تصانیف ہوئیں۔ ان مختلف اسباب سے علمائے اسلام اور صالحین امت نے منکرین ختم نبوت کی گھناؤنی سازشوں کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے۔

ختم نبوت امت کا مشترکہ مسئلہ

تحفظ ختم نبوت پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ یہ کسی مخصوص مسلک اور فرقہ وطبقہ کی بات نہیں بلکہ ساری امت اہل سنت و جماعت ہو یا اہل تشیعہ، دیوبندی ہوں یا غیر مقلد اہل حدیث سب منکرین ختم نبوت، قادیانیوں کو کافر گردانتے ہیں (البتہ مسلک دیوبند و اہلحدیث کے اِکّا دُکّا اکابرین کی ایسی عبارات ہیں جو آج تک نزاع کا باعث ہیں) اور کسی قسم کی نرمی ان کے لیے روا نہیں رکھتے۔ یہی وجہ تھی کہ جب مرزا قادیانی نے 1901، 1900ء میں مستقل دعویٰ نبوت و رسالت کیا تو امت نے اپنے باہمی اختلافات اور رنجشوں کو بھلا کر قادیانیت کا اس جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ اس فتنے کو چاروں شانے چت کیا اور قادیانیت کی چیخیں نکال دیں جو پوری دنیا میں سنی گئیں۔ 1953ء اور 1974ء کی تحاریک ختم نبوت کے اجلاس، میٹنگز، کانفرنسز اور جماعتوں کی باڈیاں جہاں مندرجہ بالا دعویٰ کا منہ بولتا ثبوت ہیں وہاں اس وقت کے اکابرین کی فہم وفراست اور طائرانہ ذہن کی بھی غماز ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

انصاف پسند بات

بلاشک وشبہ جہاں اس مشن کی اہمیت واضح ہے وہاں ہر مکتبہ فکر کے علماء اوران کے وارثین اس فتنہ کی سرکوبی کی مکمل بھاگ ڈور اپنے کھاتے میں ڈالنے لگے راقم پہلے عرض کر چکا کہ ہر مسلک کے علماء نے بہت کچھ کیا بہت لکھا لیکن شاید کچھ تعصب اور دوری کی بناء پر اپنے علاوہ مسالک کی خدمات کو نظر انداز کرنا شروع کر دیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے مسلک کے بزرگان کی خدمات کے ساتھ ساتھ باقی مسالک کی خدمات کا ذکر بھی کیا جاتا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوا اور اگر ہوا بھی تو سوکنوں کی طرح آٹے میں نمک کے برابر۔ جبکہ ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ مصنف جس مسلک سے تعلق رکھتا ہے اس کا مطالعہ بھی زیادہ اپنے مسلک کے مصنفین کی کتب اور اپنے مسلک کے اکابرین پر جتنا ہوتا ہے اس طرح سے باقی مسالک کی کتب اوران کے اکابرین کی خدمات سے واقفیت نہیں ہوتی۔ بعض جگہ تو ایسا بھی ہوا کہ اس تعصب کا بیڑہ غرق ہوا اس کی وجہ سے اپنے مسلک کے علاوہ وہ بزرگ جن کی رد قادیانیت پر خدمات نمایاں تھیں ان کے تانے بانے غلط کتر بیونت کر کے قادیانیوں سے ملانے کی کوشش کی گئی جو سراسر بہت بڑی علمی خیانت ہے۔

فتنۂ قادیانیت کے تدارک پر تمام مسالک کا دعویٰ اولیت

عرض خدمت ہے کہ ہر مسلک نے یہ خدمت کا سہرا اپنے سر باندھنے کی اس طرح کوشش کی کہ باقیوں کو بھول گئے۔ چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

ڈاکٹر بہاؤالدین نے بالخصوص اہل حدیث مسلک کے اکابرین کی خدمات پر 33 جلدوں میں (جو پاکستان میں شائع ہوئی ہیں شنید ہے کہ ابھی یہ سلسلہ جاری ہے) کتاب ''تحریک ختم نبوت'' ترتیب دی جس کی پہلی جلد کے صفحہ نمبر 142 پر ''بانیانِ تحریک ختم نبوت'' کے عنوان سے سرخی باندھی اور صفحہ نمبر 151 پر لکھا:

''قارئین ہم نے مذکورہ بالا چند حوالہ جات صرف اس غرض سے درج کیے ہیں کہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ تحریک ختم نبوت شروع کرنے والے کون ہیں؟ مرزا غلام احمد کی تصانیف کو کھنگالا جائے تو اس طرح کی بے شمار عبارات اور بھی نکل

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

آئیں گی (جو عبارات ڈاکٹر بہاؤالدین نے 142 سے 151 کے درمیان دی ہیں) جن سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مرزا کے خلاف تحریک اور اس کے خلاف متفقہ فتویٰ تکفیر کی اولیت وسعادت اہل حدیث اکابرین کو حاصل ہوئی ہے۔ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، مکتبہ قدوسیہ 2001ء، ج1: ص:151)

۲ حقیقت یہ ہے کہ تحریک کے ابتدائی اور ارتقائی مراحل میں اہل حدیث علماء کا ہی حصہ سب سے زیادہ ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مرزا غلام احمد کو اُس وقت رنگے ہاتھوں پکڑا جب وہ ختم نبوت کی عمارت میں نقب لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، ج:1، ص:7)

۳ یہ ایک اتفاق ہے جسے تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ اہل حدیث علمائے اکرام نے اس تحریک کا آغاز کیا اور عجیب بات یہ کہ پنجاب کے ایک جلیل القدر عالم نے کیا جنہیں مولانا محمد حسین بٹالوی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، ج:1، ص:13)

۴ مولانا اللہ وسایا صاحب جو علمائے دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں اور ختم نبوت و ردقادیانیت پر ان کا بیش بہا لٹریچر موجود ہے اپنی کتاب ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' کی جلد۲ اور صفحہ نمبر 254 پر ''سب سے پہلا فتویٰ تکفیر'' کے عنوان سے رقمطراز ہیں۔

الحمدللہ! فتنہ قادیانیت کا استیصال اتنی بڑی سعادت ہے کہ اب ہر مکتب فکر کے رفقاء اسی فتنہ کے خلاف کام کرنے کی ''اولین'' سعادت حاصل کرنے، اعزاز پانے کے لیے کوشاں ہیں۔ چنانچہ فیصل آباد کے مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے ''سب سے پہلے فتویٰ تکفیر'' کے نام سے کتاب شائع کی اور مؤقف اختیار کیا کہ علماء لدھیانہ سب سے پہلے مرزا قادیانی پر فتویٰ کفر جاری کرنے کی سعادت سے بہرور ہوئے ہیں۔ اہل حدیث مکتب فکر کے ڈاکٹر بہاؤ الدین نے ''تحریک ختم نبوت'' حصہ اول شائع کیا تو انہوں نے یہ سعادت علمائے اہل حدیث کے کھاتہ میں ڈال دی۔

اس عبارت کے بعد مولانا اللہ وسایا صاحب نے چند واقعات نقل کر کے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

''توفیق و تطبیق'' کی سرخی کے تحت لکھا ہے۔

''مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے قبل از وقت نور ایمانی سے اکابر دیوبند کو اللہ رب العزت نے اس فتنہ کے خلاف متوجہ فرما دیا۔''

(اللہ وسایا، مولانا، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ، ج:3، ص:254،255)

(مولانا اللہ وسایا نے مختلف مسالک کی خدمات پر جو تطبیق دی ہے اس پر آئندہ اوراق میں بحث ہوگی)

۵ صادق علی زاہد صاحب (اہلسنت و جماعت) کی کتاب ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' میں بطور تقریظ صفحہ نمبر ۳۱ پر لکھا ہے۔

زاہد صاحب نے علمائے اہل سنت کی قادیانیت کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کو دونوں کتب (علمائے حق اور ردفتنہ مرزائیت، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت) میں ایک لڑی میں پرو کر ثابت کر دیا ہے کہ اس میدان میں علمائے اہل سنت کا نا صرف کام ہے بلکہ اس میدان کے ہراول دستہ کی نمائندگی ہی علمائے اہل سنت کے حصہ میں آئی ہے۔ جس شرح وبسط سے فاضل مؤلف نے اس کتاب کو قلمبند کیا ہے اگر علمائے حق پر زبان طعن دراز کرنے والے اپنے حسد و تعصب سے کنارہ کش ہو کر اس کا مطالعہ کریں تو ضرور انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ رد قادیانیت کے سلسلہ میں سب سے آگے علمائے اہلسنت ہی رہے ہیں۔ (صادق علی زاہد، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص:31)

(vi) مفتی محمد حنیف قریشی (اہلسنت و جماعت) رقمطراز ہیں:

تاریخ گواہ ہے کہ جس وقت باقی مسالک کے علماء ابھی تک مرزا قادیانی کی کتب تک رسائی بھی حاصل نہ کر سکے تھے اس وقت تک علمائے اہلسنت مرزا قادیانی کی بہت ساری خباثتوں کا پردہ چاک کر چکے تھے..... مرزائیت کے خلاف اصل کام تو الحمدللہ اہل سنت و جماعت کے اکابرین نے ہی کیا ہے وہ الگ بات ہے کہ منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے۔ (حنیف قریشی، مفتی، قادیانیت کا پوسٹ مارٹم، ص:125)

(vii) مولانا مشتاق احمد چنیوٹی (مسلک دیوبند) رقمطراز ہیں۔ علمائے دیوبند کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے قادیانی کا علمی و سیاسی محاذ پر اپنے ہم عصر حضرات کی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بنسبت بہت زیادہ کام کیا ہے۔قادیانیت پر کفر کا فتویٰ بھی منتسبین دارالعلوم دیوبند (علمائے لودھیانہ) نے دیا ہے۔(چنیوٹی، مشتاق احمد، مولانا، تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ، ص:56)

قارئین!

یہ چند جھلکیاں تھیں اس طرح کی اور عبارات ختم نبوت ورد قادیانیت کے موضوع پر اکثر وبیش تر کتب میں آپ کو مل جائیں گیں۔اہل تشیع کی ختم نبوت پر چند کتب احقر کے پاس ہیں جن میں ایسی کوئی عبارت نہیں ملی اگر کسی اور کتاب میں ہو تو کچھ کہا نہیں جا سکتا۔بطور نمونہ از خروارے چند عبارات آپ کے سامنے رکھ کر صرف اتنا مقصود تھا کہ تحفظ ختم نبوت پر کام کا اولین سہرا ہر مسلک کے علماء اپنے اکابرین کے سر رکھتے ہیں۔ آئیں اس بات کو ذرا غور وخوض اور منصفانہ نقطۂ نظر سے بغیر کسی تعصب کے پرکھنے کی کوشش کریں کہ حقیقتاً اولیت کا مستحق کون ہے؟

کس مسلک کے اکابرین نے سب سے پہلے اپنے نور بصیرت سے اس حقیقت سے آگاہی حاصل کی؟ اور اپنے حلقۂ احباب کو ہونے والے فتنہ سے متنبہ کیا۔یوں تو کام سب نے کیا ہے۔

اسی سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر احقر آپ کے سامنے مکمل تفصیل کے ساتھ عرض کرنا چاہے تو ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے لیکن بندہ آپ کو تھوڑے وقت میں بہت سے حقائق سے آگاہی دینا چاہتا ہے جس مسلک کے مصنف نے بھی اس پر قلم اُٹھایا ہے اس نے اپنے اکابرین میں سے ایک یا دو شخصیات پر ہی زور دیا ہے کہ وہ اس تحریک کی خشت اول بنے باقی لوگ بعد میں ان کے ساتھ شریک ہو گئے اہل حدیث کے مسلک کو لیا جائے تو بانیان تحریک ختم نبوت میں مولانا محمد حسین بٹالوی، نذیر حسین دہلوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام ملتا ہے اسی طرح مسلک دیوبند کے لٹریچر کا مطالعہ کریں تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر کا نام آتا ہے۔جبکہ اہل سنت کے لٹریچر کو دیکھیں تو علامہ غلام دستگیر قصوری، امام احمد رضا بریلوی اور دیگر کے نام دیکھنے کو ملتے ہیں۔عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور ہراوّل دستہ کے ہر مسلک کے اِکا دکا نام ہی سرفہرست ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

معزز دوستو!

اگر یہ جائزہ لینا شروع کر دیا جائے کہ ان مذکورہ شخصیات میں کس نے کب کام کیا، فتاویٰ جات کب لکھے گئے۔ شائع کب ہوئے تو اس میں بہت بڑا دریا ہے۔ پھر اس میں مسالک کی آپس میں بہت لے دے بھی ہے فقیر آپ کو کسی جھنجوڑے میں نہیں ڈالنا چاہتا اور نہ ہی کسی مسلک پر اس ختم نبوت کے عظیم کاز کے پیش نظر کیچڑ اچھالنا چاہتا ہے ہاں کچھ حقائق سے پردہ ضرور اٹھانا چاہتا ہے میرا خیال ہے کہ شاید اب میں آپ کو وہاں لے آیا ہوں جہاں اصل بات آپ سے کہی جا سکتی ہے۔

تو آیئے مسلک دیوبند کے دور حاضر میں عقیدہ ختم نبوت پر شاید سب سے زیادہ لٹریچر رکھنے والے مولانا اللہ وسایا صاحب نے اس سلسلہ میں ایک کوشش کی ہے جو بقول ان کے دیانت داری پر مبنی ہے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ جس میں انہوں نے اس مبارک مشن میں سب کو اولیت دینے کی سعی کی ہے۔ پہلے پڑھیے بعد میں احقر اس پر تبصرہ کرے گا۔

مولانا اللہ وسایا نے پہلے اس بات کا ذکر کیا کہ فتنہ قادیانیت کا استیصال اتنی بڑی سعادت ہے کہ اب ہر مکتب فکر کے رفقاء اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی ''اولین'' کی سعادت حاصل کرنے، اعزاز پانے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس پہلو سے ایک دو جانب اشارہ کر کے لکھتے ہیں۔

میرے ایسے مسکین کے لیے اسی تناؤ میں کچھ عرض کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن دیانت داری سے ترتیب وار چند واقعات درج کر دینے میں حرج بھی کوئی نہیں۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ سے بہت قبل حضرت شاہ عبدالرحیم سہانپوری نے حکیم نورالدین کو کہہ دیا تھا کہ مرزا قادیانی سے بچنا۔ وہ ارتداد والحاد اختیار کرے گا۔ آپ اس کے ساتھی بن جائیں گیں۔

۲۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو بھی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے قبل متوجہ فرمایا۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ (1881ء سے 1884ء تک) شائع ہوئی اس زمانہ میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی کے وکیل صفائی تھے اور مرزا قادیانی کی تائید یا صفائی میں مولانا بٹالوی سے بعض ایسی باتیں بھی ہوئیں جو قطعاً

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

غیر شرعی تھیں۔ اس زمانہ (1301ھ مطابق 3881ء) میں مرزا قادیانی لدھیانہ آیا تو مولانا محمد لدھیانوی، مولانا عبداللہ لدھیانوی، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی نے مرزا قادیانی کے لتے لیے اور مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں فکر مند ہوئے۔ کوشش وکاوش کی۔ فتویٰ کے حصول کے لیے کوشش کی۔ اس کی تفصیل فتاویٰ قادریہ میں موجود ہے۔ یہ فتویٰ جون 1901ء (ربیع الاول 1319ھ) میں شائع ہوا۔

۴۔ مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر 1302ھ (مطابق دسمبر 1883ء) میں مرزا قادیانی کے خلاف ''رجم الشیاطین برالخلوطات البراہین'' مرتب کر کے عرب وعجم کے علماء سے دستخط لیے۔ 1883ء سے 1887ء تک مولانا غلام دستگیر قصوری نے یہ کام مکمل کر لیا۔ اس میں مولانا قصوری نے مولانا بٹالوی کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہوئے، فتویٰ آ جانے کے بعد مولانا قصوری مرزا قادیانی کو توبہ کے لیے مباحثہ، مناظرہ، مباہلہ کے لیے بلاتے اور دعوت اسلام دیتے رہے۔ مایوس ہونے پر 1312ھ 1896ء میں کتاب شائع کر دی۔

۵۔ مولانا محمد حسین بٹالوی نے جس طرح ابتداء میں مرزا قادیانی کی تائید کی۔ 1891ء میں مرزا قادیانی کی کتابیں توضیح المرام، فتح اسلام، ازالۂ اوھام کے آ جانے کے بعد کروڑ گنا زیادہ شدت کے ساتھ مرزا قادیانی کی مخالفت کی۔ دن رات ایک کر کے مرزا قادیانی کا ایسا تعاقب کیا کہ مرزا قادیانی کو دن کو تارے نظر آنے لگے۔ اسی زمانہ میں ہی مولانا نے فتویٰ مرتبہ کیا اور اسے اپنے رسالہ ''اشاعت السنہ'' میں قسط وار شائع کرنا شروع کر دیا۔ بعد میں ایک ساتھ بھی شائع ہوا۔

توفیق وتطبیق

اگر واقعات کی ترتیب کو مدنظر رکھا جائے تو بڑی آسانی سے ترتیب وتوفیق وتطبیق قائم ہو سکتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا تخالف وتعارض نہیں رہے گا۔ نیز یہ کہ تمام مکاتب فکر اس سعادت کے حصول میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے قبل از وقت نورِ ایمانی سے اکابر دیوبند کو اللہ رب العزت نے اس فتنہ کے خلاف متوجہ فرما دیا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۲۔ علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف 1883ء میں آواز حق بلند کی۔ اس کی پوری تفصیل فتاویٰ قادریہ میں مرتب شدہ موجود ہے لیکن یہ فتویٰ 1901ء میں شائع ہوا۔

۳۔ مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے ابتدائی حصے دیکھتے ہی ''تحقیقات دستگیریہ''، ''رجم الشیاطین'' مرتب کی دسمبر 1883ء میں ہی یہ کتاب مرتب ہو کر امرتسر، لاہور، پٹنہ کے علماء کے دستخط ہو گئے۔ 1887ء میں حرمین شریفین کے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔ گویا یہ سب سے پہلی تحریری جدوجہد یا نقش اول اسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ تحریر صفر 1312ھ اگست 1893ء میں شائع ہوئی۔

۴۔ اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالوی نے علماء سے فتویٰ لے کر 1891ء میں اپنے رسالہ ''اشاعت السنہ'' میں شائع کرنا شروع کر دیا تھا۔

غرض اس طرح قدرت نے ان تمام حضرات کو فتنہ قادیانیت کے خلاف کمر بستہ کر دیا تھا۔ سب سے پہلے فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش علماء لدھیانہ کی ہے سب سے پہلے فتویٰ حاصل کرنے میں کامیاب مولانا غلام دستگیر قصوری ہوئے۔ سب سے پہلے فتویٰ شائع مولانا محمد حسین بٹالوی کا ہوا۔ اپنی طرف سے تمام حضرات کی محبت و بغض سے خالی ہو کر فقیر کی اس وقت تک یہ رائے قائم ہوئی ہے

(اللہ وسایا، مولانا، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ، ص 254 تا 256)

حقیقت برائے دعویٰ اولیت (مولانا اللہ وسایا)

ارباب عقل و دانش!

مولانا اللہ وسایا نے دیانت داری سے جو چند واقعات درج کیے وہ بھی آپ نے پڑھے اور پھر ان کے درمیان جو تطبیق دی اس کو بھی آپ نے ملاحظہ کیا احقر مولانا اللہ وسایا کی اس کوشش کو جو انہوں نے بقول اپنے خلوص نیت سے کی احترام کرتا ہے۔ کم از کم میری نظروں سے اس طرح کی تطبیق پہلی بار گزری ہے۔ بلاشبہ تمام مسالک میں سے کسی کو انہوں نے نظر انداز نہیں کیا بحر طور مختلف مسالک کے آپس میں اس اولیت پر

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جھگڑے کو ختم کرنے کی ایک مخلصانہ کوشش ہے۔ ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مولانا اللہ وسایا صاحب نے جو تطبیق پیش کی ہے احقر اس پر کچھ کہنا چاہتا ہے وہ یہ کہ ان کی دیانت داری کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے تطبیق کے نمبر ایک میں طرف داری سے کام لیا ہوسکتا ہے اس مسئلہ پر اکابرین اہلسنت خصوصاً صوفیاء عظام اور خانقاہی سجادہ نشینان کے واقعات تک ان کی رسائی نہ ہو اس معنی کہ ان کے مطالعے میں وہ چیزیں نہ ہوں کیونکہ جس مکتب فکر سے ان کا تعلق ہے ان کا اور صوفیاء اکرام، خانقاہی نظام سے بحر طور ایک بُعد تو ضرور ہے۔

تو آیئے احقر چند انمٹ نقوش آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہے جس کو پڑھنے کے بعد آپ کو فیصلہ کرنے میں دشواری نہیں ہوگی کہ کس مکتب فکر کے اکابرین و صالحین کی اکثریت تھی جنہیں اپنے نور فراست کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے بہت پہلے اس فتنہ کے متعلق آگاہی عطا کر دی تھی اگر کسی مکتب فکر کے ایک دو واقعات اس موضوع پر ہوں تو اس سے انکار نہیں ملاحظہ ہو۔

اہل اللہ کے نور فراست کی چند جھلکیاں

۱۔ حضرت سید حسن شاہ قادری بٹالوی کے ملفوظات میں لکھا ہے: حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں مرزا غلام مرتضیٰ (مرزا قادیانی کا باپ) اپنے لڑکے "غلام احمد" کو لے کر حاضر خدمت ہوا اور حضرت سے نصیحت اور دعاء کی درخواست کی۔ حضرت نے فرمایا کہ مسلک اہل سنت و جماعت سے روابط رکھنا، مرزا غلام مرتضیٰ کے چلے جانے کے بعد آپ نے فرمایا: یہ لڑکا (غلام احمد قادیانی) گمراہی کا راستہ اختیار کرے گا۔

(اللہ وسایا، مولانا، دروس و بیانات ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اکتوبر 2015ء، ص:183)

۲۔ مولانا پیر حسن شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں مرزا قادیانی ایک روز حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے اسے ہدایت فرمائی کہ

"عقیدہ اہلسنت و جماعت پر ثابت قدم رہنا، خواہشات نفسانیہ اور ہوائے شیطانیہ کا غلام نہ بن جانا، جب یہ کلام حافظ عبدالوہاب

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صاحب جو حضرت شاہ صاحب کے شاگرد و مرید اور یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے نے سنا تو عرض کی حضور آپ نے جس طرح ہدایت فرمائی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: ''کچھ مدت بعد اس شخص غلام احمد کا دماغ خراب ہو جائے گا۔ اور یہ نبوت کا دعویٰ کرے گا کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عطا سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان سے قرن شیطان کا ظہور ہوگا اور وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔'' اس پیشین گوئی کے ۳۶ سال بعد مسیحیت اور نبوت کا دعویٰ اگل دیا۔''

(طاہر عبدالرزاق، ہراہِ عشق کے مسافر، ص:99)

۳۔ ایک مرتبہ میں نے خواجہ توکل شاہ ابنالوی سے عرض کیا کہ میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں آپ کے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟ ان دنوں مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت و مہدویت سے متجاوز نہ ہوا تھا خواجہ صاحب نے فرمایا: ''ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میں گویا کوتوال کی حیثیت سے شہر لاہور کا گشت کر رہا ہوں ایک مقام پر مرزا قادیانی کو دیکھا کہ کانٹوں اور گندگی میں پڑا ہے میں نے اس کے ہاتھ کو جنبش دی اور ڈانٹ کر کہا تیرے پاس مجددیت اور مہدویت کا کیا ثبوت ہے؟ وہ سخت اداس اور غم زدہ دکھائی دیتا تھا میرے سوال کا کچھ جواب نہ دے سکا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوئی عمل کیا تھا مگر پھر کسی بد پرہیزی کی وجہ سے اس عمل سے گر گیا۔''

مولوی محبوب عالم لکھتے ہیں کہ یہ تو میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ اس کے اکثر خط خواجہ توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے جن کا معمول یہ تھا کہ ''حضور میرے حق میں دعا فرمائیں'' خط کے سنتے ہی خواجہ صاحب کے چہرے پر غصہ کے مارے شکن پڑ جاتے تھے مگر ضبط کر کے خاموش ہو جاتے۔

(دلاوری، ابوالقاسم رفیق، مولانا، رئیس قادیان، ص:392)

۴۔ حضرت خواجہ فقیر محمد چورہ شریف والے اور حضرت باباجی حضرت خواجہ محمد خان عالم باولی شریف رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ میں ایک دفعہ تشریف لے گئے۔ سیالکوٹ میں اس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وقت مرزا غلام احمد جو بعد میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہوا، ایک معمولی کلرک تھا۔ حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھے بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا: کل آؤ۔ کل گیا پھر فرمایا کل آؤ، تیسرے دن گیا آپ نے باباجی (خواجہ محمد خان عالم) کو فرمایا کہ آپ اسے بیعت فرمالیں آپ نے ان کے حکم کے مطابق بیعت کیا مگر فرمانے لگے "اس شخص کے سینے میں ایمان کی خوشبو نہیں اس میں بے دینی کی بو آتی ہے یہ آدمی بیعت کے لائق نہیں تھا" باباجی نے اسے جب بیعت کے بعد توجہ دی تو مرزا نے قے کر دی۔ پھر مرزا کو آپ کے حضور پیش کیا (یعنی خواجہ فقیر محمد چوراہی) فرمایا میں نے تو کوئی فرق نہیں رکھا مگر اس کے اندر رب کا نام نہیں سماتا۔

(نقشبندی، علیم الدین، مفتی: آفتاب مشائخ، سلطانیہ پبلی کیشنز، جہلم، 2014ء، ص:253)

۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے عقائد کی تشہیر شروع کی تو آپ (خواجہ اللہ بخش تونسوی) نے اپنی جگہ بیٹھ کر نہایت سختی سے تردید فرمائی اور کوشش کی کہ مسلمانوں کا دینی احساس بیدار ہو جائے تاکہ اس قسم کی گمراہ کن تحریکوں سے متاثرہ نہ ہوں۔ حالانکہ ابھی تک مرزا نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ (قادری، عبدالحکیم شرف، علامہ، تذکرہ اکابر اہلسنت، ص:72)

۶۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی کے جانشین خواجہ اللہ بخش تونسوی کے زمانہ میں مرزا قادیانی نے سر اٹھایا۔ آپ نے پورے ملک کے مریدوں کو مراسلے جاری کیے خصوصاً متحدہ پنجاب میں مرزا کی ایسی تردید کی کہ مرزا قادیانی کا گھیرا تنگ کر دیا۔ مرزا قادیانی کی طوفان بدتمیزی کے سامنے آپ نے اپنی جرأت سے ایسا بند تعمیر کیا کہ جس سے پوری ملت اسلامی محفوظ ہو گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا آپ بیماری کے باعث صاحب فراش تھے مگر یہ منحوس خبر سن کر بستر مرگ سے یوں اُٹھے جیسے سویا ہوا شیر انگڑائی لیتا ہے۔ پھر عمر بھر اس فتنہ کی تردید میں نبرد آزما رہے۔ (اللہ وسایا، مولانا، ایمان پرور یادیں، ص:23)

۷۔ عبدہ الحقیر محمد ابوعبدالرحمٰن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری برادران دین اسلام کی خدمت میں اعلام کرتا ہے کہ فقیر ابتداً 1302ھ مقدسہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دنیا پرست اور دین فروش جانتا ہے۔

(قادری، محمد امین، مفتی، عقیدہ ختم النبوۃ، ج:۱، ص:139-293)

۸۔ قادیان کے قریب ہی ایک گاؤں جسانیاں ہے اس میں ایک قدیم بزرگ سید بدر الدین گیلانی (جسانیاں) کا مزار شریف ہے۔ اس مزار شریف پر ختم نبوت سے متعلق آیات واحادیث لکھی ہوئی ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:40)

اور حدیث پاک

(1) اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ..... لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ..... الخ

اس سے محسوس ہوتا ہے کہ صاحب مزار پر قادیانی کے پیدا ہونے سے پہلے یہ بات منکشف ہوئی تھی کہ اس علاقہ میں کوئی کذاب نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ اس بزرگ نے اس زمانے میں اس کی (پیشگوئی) کے طور پر برملا اظہار کیا۔ چنانچہ اس کے ثبوت کے طور پر ان کی وفات کے بعد ان کے مزار مبارک پر ختم نبوت کے مضمون کی آیات واحادیث کندہ کردی گئیں۔

(اللہ وسایا، مولانا، دروس وبیانات ختم نبوت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اکتوبر 2015ء، ص:183)

فقیر پُرتقصیر کو اکابرین اہلسنت کے اسی موضوع کی مناسبت حقیقت پر مبنی مکاشفات اور ''پیشگوئیاں'' نامی کتاب ترتیب دینے کی سعادت عطا ہوئی رد قادیانیت کے باب میں یہ ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ الحمدللہ

۹۔ رد مرزائیت میں پنجاب میں سب سے پہلے آپ (حضرت علامہ غلام قادر بھیروی) نے یہ فتویٰ جاری فرمایا کہ قادیانیوں کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام اور ناجائز ہے۔ بعد میں علمائے دین ومفتیان شرح متین نے اس فتویٰ مبارکہ سے استفادہ کرتے ہوئے مرزائیوں سے مناکحت، تزویج کو ناجائز اور ان سے میل جول اور ذبیحہ تک کو حرام قرار دیا۔ مرزا نے جو نبوت کا دعویٰ کیا اور حکیم نورالدین نے اس کی تائید کی تو آپ نے حکیم نورالدین کا ایسا ناطقہ بنا کیا کہ آپ کی موجودگی میں اسے بھیرہ میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔

(چنیوٹی، مشتاق احمد، مولانا: تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، پاکستان 2008، ص128)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حق انصاف کا متلاشی

فرزندان ملت اسلامیہ! پہلے عرض کیا جا چکا کہ تمام مسالک کے اکابرین نے اپنی اپنی توفیق کے مطابق خدمات سرانجام دیں۔ انصاف پسند پہلو یہ ہے کہ اپنے اکابرین کو لے کر باقیوں کے بارے نیچا دکھانے کے لیے شدت کی حد تک چلے جانا عقلمندی نہیں جس طرح ''تحریک ختم نبوت'' کے مصنف ڈاکٹر بہاؤالدین جو اہل حدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں نے ''تحریک ختم نبوت'' حصہ اول کے صفحہ نمبر 242 پر بعنوان ''چیلنج مباہلہ 1896ء'' کے تحت اعلیٰ حضرت گولڑوی، خواجہ اللہ بخش تونسوی، پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری پر بغض وحسد کے ایسے تیر چلائے کہ محسوس ہوتا ہے بلکہ یقین ہو چلا جاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب قادیانی نہیں بلکہ خانقاہی نظام کے ان عظیم سپوتوں کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ ڈاکٹر بہاؤالدین بھول گئے کہ ایک طرف امت ہے اور دوسری طرف کفر۔ ہمیں ڈاکٹر بہاؤالدین سے ہرگز ایسی امید نہیں تھی ڈاکٹر بہاؤالدین نے جو بھی حوالے اس میں دیے ہیں وہ ابتداء کے ہیں پھر ایک دو حوالے صرف قادیانیوں کے اخبار ''الفضل'' سے دیے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں سے بڑا جھوٹا، خائن اور منحرف کون ہوسکتا ہے جنہوں نے قران حکیم کو معاف نہیں کیا۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کے متعلق وہ آج تک وہی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں جو ابتداء سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ بعد میں جب آپ پر اس کے عقائد پوری طرح آشکار ہوئے تو یہاں تک مخالفت کی مرزا قادیانی نے اپنے مکفر یا مکذب کی فہرست میں آپ کا نام بھی وضاحت کے ساتھ دیا۔ آیئے پہلے ڈاکٹر بہاؤالدین کا تعارف پڑھ لیجیے تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

ڈاکٹر بہاؤالدین کا تعارف

ڈاکٹر بہاؤالدین کا اصل نام ڈاکٹر سلیمان اطہر ہے جو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں استاذ رہے۔ اسلامیات میں پی ایچ ڈی کے لیے ایڈمنبرا برطانیہ گئے۔ پی ایچ ڈی کے لیے منتخب کردہ موضوع کا عنوان تھا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

"The development of Military intelligence in the career of the prophet at Madina"

مدینہ میں رسول اکرم ﷺ کی پیشہ وارانہ زندگی میں فوجی جاسوسی کا ارتقاء۔

ڈاکٹر سلیمان اطہر نے خبث باطن، بد دیانتی، ملک و ملت سے غداری اور نبی رحمت ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کے ریکارڈ توڑنے میں یہودیوں اور عیسائی مستشرقین کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ مقالہ میں کیا کچھ تحقیق کی۔ نبی رحمت ﷺ کی ذات والا صفات سے متعلق کیا کچھ کہا اگر بیان کروں تو بہت طوالت میں چلا جاؤں گا دوسری بات یہ کہ جو لکھا گیا میرا قلم اجازت نہیں دیتا کہ میں اپنے آقا و مولا، ملجاء و ماوی ﷺ سے متعلق توہین آمیز عبارات کو دوبارہ درج کروں یہ بدنصیبی ڈاکٹر سلیمان اطہر کا مقدر ہے۔

مقالہ لکھا گیا تو ڈاکٹر سلیمان اطہر پر توہین رسالت کیس دائر ہوا جس کے نتیجہ میں وہ باہر چلا گیا اور اور اپنا نام بدل کر ڈاکٹر بہاؤ الدین رکھ لیا۔ نام بدل کر کام شروع کیا۔ ''تحریک ختم نبوت'' کے نام سے ۶۰ کے قریب جلدیں مرتب کیں جو سنا ہے انڈیا میں چھپ چکی ہیں بحر حال پاکستان میں ابھی ۳۳ کے قریب شائع ہوئی ہیں۔ کاز بڑا متبرک تھا لیکن اندر کا چور نہ نکل سکا۔ مقالہ میں رحمت عالم ﷺ پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے (معاذ اللہ) اس کتاب میں غلامان مصطفیٰ ﷺ پر کیچڑ اچھالا جو ''آسمان پر تھوکا منہ پر آیا'' کا مصداق ہے۔ قسم بخدا میں سوچ رہا تھا کہ ختم نبوت پر کام کرنے والا شخص اعلیٰ حضرت گولڑوی اور سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے خلاف کیسے لکھ رہا ہے جو اس مسئلہ پر مسلّمہ شخصیات ہیں۔ راز بعد میں کھلا کہ ڈاکٹر صاحب کے قلم سے تو سرکار دو عالم ﷺ کی ہستی محفوظ نہ رہ سکی تو اولیاء کی وقعت کیا ہوگی۔ جو صاحب مزید تحقیق کرنا چاہیے اور ہمارے دیئے ہوئے تعارف پر تشفی کرنا چاہے اور دیکھنا چاہے کہ اس مقالہ میں کیا بکواس کی گئی ہے وہ ماہنامہ ''بینات'' کراچی، اگست 1986ء کا مطالعہ کرے مزید یہ کہ زیر بحث مقالہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی لائبریری میں موجود ہے۔ تحقیق کی جاسکتی ہے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فقیر پر تقصیر محب الفقراء فاروقی ڈاکٹر بہاؤالدین سے عرض گزار ہے کہ جناب آپ جو بھی لکھیں، جو بھی کریں ان مقربین بارگاہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبتیں آپ اور آپ کی ٹیم کسی صورت میں امت کے دلوں سے نہیں نکال سکتیں۔ آپ کے آباؤ اجداد نے بھی بہت کوششیں کیں لیکن سوائے محرومی، بے بسی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ سید کفایت علی کافی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔

نام شاہان جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتن رہ جائے گا۔

ڈاکٹر بہاؤالدین کی اعلیٰ حضرت گولڑوی پر تنقید اور اس کا مرحلہ وار جائزہ

ڈاکٹر بہاؤالدین: ڈاکٹر بہاؤالدین اعلیٰ حضرت گولڑوی نور اللہ مرقدہ کے بارے لکھتے ہیں ملفوظات طیبات میں درج ہے کہ حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ عالم رؤیا میں حضور اکرم ﷺ نے مجھے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (بحوالہ مہر منیر، ص:203)

یعنی حضور رسالتمآب کو خود اس معاملہ میں مداخلت کرنا پڑی جس کے نتیجے میں یعنی حضور نبی کریم ﷺ سے عالم رؤیا میں حکم ملنے کے بعد پیر مہر علی شاہ تو کاروان تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو گئے اور انہوں نے تحریری و تقریری محاذ پر قابل قدر خدمات شروع کر دیں۔ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، ج1، ص249)

فاروقی: **اوّلاً:** عرض ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے پوری دنیا بالخصوص برصغیر میں اگر انتخاب فرمایا تو اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ انتخاب بتا رہا ہے کہ پیر صاحب کو سرکار ﷺ سے کس قدر قربت کی نسبت حاصل تھی اور پیر صاحب پر حضور ختمی مرتب کی نگاہ کس قدر تھی۔ اس بات کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے خود کیا۔

ثانیاً: مباہلہ کا جو چیلنج لاہور رکھا گیا اس سے قبل بہت سے مناظروں اور مباہلوں کے چیلنج ہو چکے تھے اور اس مذکورہ مباہلہ میں بھی مرزا قادیانی نے 80 کے قریب علماء و مشائخ کے نام دیئے تھے۔ لیکن ہر خاص و عام جانتا ہے کہ جو مقبولیت اس چیلنج کے حوالے سے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بالخصوص پیر صاحب کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہ آ سکی تو چیلنج کی یہ مقبولیت ہی اعلیٰ حضرت گولڑوی کے مقام خاص کی روشن دلیل ہے۔

ثالثاً: یہ نگاہ مصطفیٰ ﷺ کی برکت تھی کہ اس چیلنج میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور دانشوران امت اعلیٰ حضرت گولڑوی کی قیادت میں بادشاہی مسجد جمع ہوئے جس پر بادشاہی مسجد کی وہ کانفرنس جو مرزے کے نہ آنے کی وجہ سے ہوئی اس پر شاہد و عادل ہے۔

رابعاً: آج بھی رد قادیانیت پر عوام الناس میں جب گفتگو ہو تو سرفہرست اعلیٰ حضرت گولڑوی کا نام نامی آتا ہے یہ اللہ رسول کے ہاں مقبولیت نہیں تو اور کیا ہے۔ نقارۂ خلق نقارۂ خداست

کیوں کہ اقبال نے کہا

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خون جگر سے نمود

یہ تمام چیزیں اعلیٰ حضرت گولڑوی نور اللہ مرقدہ کے اخلاص، للّٰہیت اور محبت و عشق رسول کی غماز ہیں۔ انہیں مذکورہ چیزوں کی روشنی میں آپ کے اس شبہ کا جواب بھی پنہاں ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کے حکم سے پہلے پیر صاحب کیوں نہ میدان میں اُترے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اعتراض کا جواب خود اعلیٰ حضرت گولڑوی اپنی کتابوں کی ابتداء میں دے چکے۔ جن کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے خود کیا۔ ملاحظہ ہو۔ شمس الہدایۃ کی وجہ تالیف میں فرمایا۔

> میری توجہ ان حقائق و معارف کی طرف دلائی گئی تھی جو تالیفات (مرزا) مثل ''ازالہ اوہام''، ''دافع الوساوس'' اور ''ایام صلح'' میں مندرج ہیں، مگر میں علمائے اکرام کے ان کو لعن و طعن سے بدیں وجہ روکتا رہا کہ خلاف شعائر اسلام شمار ہے۔ لیکن اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ ہر محفل میں اظہارِ حقیقت عقیدۂ مرزائیہ اور تکذیب و تجہیل بلکہ تکفیر علماء اکرام جن کا اعتقاد مطابق سلف کے تھا ہونے لگی ہے جس کے سننے کی برداشت مجھ میں نہیں اور عقیدہ حقہ کا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

''یومافیوما'' اضمحلال بھی گوارا نہیں لہٰذا یہ چند مضامین حسب رائے ناقص لکھے۔ (تحریک ختم نبوت، ج:1، ص:249، بحوالہ مہر منیر، ص:523)

اِس ہیچمدان خوشہ چین علمائے کرام کو مطابق قول اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ گوشہ نشینی پسند رہی ہے۔ تصنیف و تالیف کا شوق نہیں کیونکہ یہ امور یا تو بغرض شہرت و نام آوری یا بغرض حصول دولت کیے جاتے ہیں۔ سو اس خاکسار کو ان دونوں امور سے نفرت ہے۔ آج کل کے ابنائے زمان ان کمالات کو پسند کرتے ہیں جو منجملہ تعلیمات یورپ کے ہیں اور جن سے یہ عاجز ناواقف ہے اور اس طرزِ قدیم سے جس پر زمانہ سلف کے بزرگانِ دین تصنیف و تالیف کرتے آئے ہیں، اور جس سے اس ہیچمدان کو قدرے موانست ہے، کوئی لگاؤ نہیں رکھتے، باجود ان موانعات کے چند احباب کے اصرار پر رسالہ ''شمس الہدایۃ'' لکھا گیا تھا۔ جس سے مراد نہ تو طلب شہرت تھی اور نہ حصول دولت بلکہ اصل غرض یہ تھی کہ اعلاء کلمۃ الحق میں کوتاہی نہ ہو اور قیامت میں باز پُرس سے بچ جاؤ اور اگر ان اوراق کی تصنیف سے گم کردہ راہ، رَو براہ آ جائیں یا متزلزل الاعتقاد گمراہ ہونے سے بچ جائیں تو عنداللہ مستحق ثواب ٹھہروں۔ (سید پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، دیباچہ)

جب پیر صاحب نے خود وجہ بیان فرما دی تو پھر اس کو ایشو بنا کر اپنی قطبیت ثابت کرنا کہاں کا انصاف ہے اور کیا جواز ہے کہ اعلیٰ حضرت گولڑوی کو نشانہ حسد و بغض بنایا جائے۔ وہ خود فرما رہے ہیں فقیر نام و نمود سے کوسوں دور ہے۔ آپ تو اس شعر کے مصداق ہیں۔

مجھے خاک میں ملا کر، میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پہ مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے کیا خوب فرمایا:

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا۔

اعلیٰ گولڑوی کا پھر ایسا نام ہوا کہ اب قیامت تک کوئی آپ کے نام کو مٹانے والا نہیں۔

ڈاکٹر بہاؤالدین: ڈاکٹر بہاؤالدین لکھتے ہیں کہ پیر صاحب لاہور والے مناظرے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میں از خود تشریف نہیں لائے علماء کی تاکید پر اور وہ بھی علماء اہلحدیث کے کہنے پر، پیر صاحب کو اس موقع پر اس لیے سامنے نہیں کیا گیا تھا کہ وہ باقی لوگوں سے سینئر تھے یا دوسروں سے بڑے عالم تھے، یا عمر میں سب سے زیادہ تھے یا ان کی خدمات سب سے زیادہ تھیں بلکہ ان کو آگے کرنے کا مقصد یہ تھا کہ پیر صاحب کے وجود سے دوسرے پیروں کو بتایا جائے کہ امت پر کٹھن وقت ہے اور حجروں اور خانقاہوں سے نقل کر تحریک میں کام کرنے کی ضرورت ہے اور عوام کو بتایا جائے کہ مرزا غلام احمد سے صرف مولویوں کو ہی اختلاف نہیں ہے بلکہ پیر اور صوفی بھی اس کے عقائد سے متفق نہیں ہیں۔

(بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، حصہ دوم، ص:150)

فاروقی: قارئین!

ڈاکٹر بہاؤالدین کی تحریر کی پہلی دو تین لائنوں کو غور سے پڑھیں کہ حضرت کیا تاثر دینے کی ناکام جسارت کر رہے ہیں۔ فقیر عرض گزار ہے کہ پیر صاحب گولڑہ کو کسی نے کیا نکالنا تھا وہ تو نبی رحمت ﷺ کی رہنمائی سے خود لاہور تشریف لائے۔ اگر فقیر آپ کے سامنے وہ سب خطوط رکھے جو اس مسئلہ لاہور پر مرزا قادیانی اور اعلیٰ حضرت گولڑوی کے درمیان ہوئے تو بات طول پکڑ جائے گی۔ بس اس مسئلہ پر ڈاکٹر بہاؤالدین کی کتاب سے ہی میں آپ کے سامنے ایک حوالہ پیش کرتا ہوں فیصلہ آپ خود فرمائیں اور ڈاکٹر صاحب بھی اپنی اداؤں پر غور کریں۔

> ”جن دنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بظاہر تحقیق حق کی غرض سے اشتہارات کے ذریعہ دعوت دی اور میں اسے قبول کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ مجھے اس نعمت عظمیٰ کا شرف حاصل ہوا۔ میں اپنے حجرہ میں بحالت بیداری آنکھیں بند کیے تنہا بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ قعدہ کی حالت میں جلوس فرما ہیں اور یہ عاصی بھی چار بالشت کے فاصلے پر اسی حالت میں با ادب تمام شیخ کی خدمت میں مرید کی بالمقابل بیٹھا ہے اور غلام احمد اس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جگہ سے دور مشرق کی طرف منہ کیے اور حضور اکرم ﷺ کی طرف پشت کیے بیٹھا ہے۔ اس رؤیت کے بعد میں بمعہ احباب لاہور پہنچا۔ لیکن مرزا اپنے تاکیدی وعدہ سے پھر گیا اور لاہور نہ آیا۔

(بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، حصہ دوم، ص:353)

ڈاکٹر صاحب سے گزارش ہے کہ کسی بھی مصنف اور خصوصاً تاریخ دان کو اتنی حد تک نہیں چلے جانا چاہیے بغض وحسد اور کینہ میں کہ حقائق کو ہی مستور کرنا شروع کر دے جب آپ خود حوالہ دے رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت گولڑوی اپنے نانا کریم ﷺ کی رہنمائی سے لاہور آئے تو علمائے اہلحدیث کون ہیں لاہور لانے والے؟ آپ نے معاذ اللہ اہلحدیث علماء کے وعدہ کو سرکار دو عالم حضور ختمی مرتبت ﷺ کے فرمان اور آپ کی دستگیری پر بھی فوقیت دے دی۔ (العیاذ باللہ)

ڈاکٹر بہاؤالدین: اور جہاں تک بحث مباحثہ کی بات ہے تو خانپوری علماء نے پیر صاحب کو کہہ رکھا تھا کہ آپ لاہور چلیں۔ مباحثے کی فکر نہ کریں، ضرورت پڑے گی تو مباحثہ ہم کریں گے اور شاید یہی وجہ ہے کہ لاہور میں جو جلسہ ہوا تھا اس میں پیر صاحب نے کوئی تقریر نہیں فرمائی۔ اس جلسے کا آغاز ایک اہل حدیث عالم مولانا محمد علی بھوپڑوی کی تقریر سے ہوا تھا اور اس میں جو مفصل تقاریر ہوئیں (اور جو حقیقتاً جلسہ کا حاصل تھیں) وہ امام عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی تھیں۔ پیر صاحب نے تو اختتام جلسہ پر بس دعا ہی کروائی تھی اور اس جلسے میں ان کا حصہ اسی قدر تھا، اس سے زائد جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ عقیدت کے پھول ہیں۔ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، ص150، حصہ دوم)

فاروقی: استغفر اللہ! یعنی پیر صاحب بحث ومباحثہ سے ڈر رہے تھے۔ اس لیے لاہور نہیں آ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو علم ہونا چاہیے کہ پیر صاحب کو جہاں اللہ رب العزت نے بے پناہ اوصاف سے متصف کیا ہوا تھا وہاں آپ میدان مناظرہ کے بھی شہسوار تھے۔ طوالت سے بچتے ہوئے آپ کی کتاب سے ہی ایک ریفرنس پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔

اہل حدیث حضرات سے بھی پیر صاحب کے معرکے ہوتے رہے اور خاص طور پر خانپوری علماء سے تحریری مباحثے چلتے رہے جیسا کہ لکھا ہے جن لوگوں نے حضرت قبلہ عالم کی تصنیف سیف چشتیائی کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ اس میں محمد بن عبدالوہاب نجدی پر تنقید

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کی گئی ہے۔اس سے اہل حدیث کے ایک گروہ نے ناراض ہو کر مناظرانہ مباحث کی بنا ڈالی اور 1325ھ یعنی 1908/9ء میں راولپنڈی کے ایک مولوی عبدالاحد خانپوری کو سامنے رہ کر حضرت قبلہ عالم پر دس علمی سوالات شائع کیے۔ چنانچہ حضرت نے اپنی تصنیف فتوحات صمدیہ میں ان دس سوالوں کے جواب باصواب دے کر ان پر بارہ سوالات شائع کر کے یہ پیش گوئی بھی فرمادی کہ وہ لوگ ان کے جواب نہیں دے سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آج نصف صدی ہونے کو آئی مگر اس جماعت کی طرف سے کسی ایک سوال کا بھی جواب نہیں دیا جاسکا۔ (مہر منیر)

جواب نہ دے سکنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ پیر صاحب نے فرمایا تھا کہ ان سوالات کا تعلق بنی فاطمہ کے صدری علوم سے ہے اور ان کے جواب دینے کے لیے جواب دینے والے کا علوم رسمیہ پر مکمل عبور رکھنے کے ساتھ سید بنی فاطمہ ہونا بھی اشد ضروری ہے۔، (مہر منیر) ہمیں بنی فاطمہ کے صدری علوم کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے تاہم اس تحریر میں جس تحریری نوک جھوک کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اس کی قدرے تفصیل ہم کسی اور نشست میں بیان کریں گے ان شاء اللہ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، حصہ دوم، ص:354)

جس کا دور دور تک روحانیت اور خانقاہی نظام سے تعلق نہ ہو وہ ان سوالات کا جواب دے بھی کیسے سکتا ہے اس لیے کہ سیدہ فاطمہ علیہ السلام کے شہزادے کے کیے سوالات ہیں۔ جس کا اعتراف خود ڈاکٹر صاحب کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر بہاؤالدین کی تسلی کے لیے فقیر اُن علوم کا ذکر کرتا ہے جن پر اعلیٰ حضرت گولڑوی کو ملکہ حاصل تھا پھر ان کتابوں کا ذکر ہوگا جن کو پیر صاحب نے اپنے مطالعہ میں رکھا۔ ڈاکٹر بہاؤالدین اور ان کی پوری ٹیم کو اُن علوم اور کثیر کتب کی ہوا بھی نہیں لگی ہوگی اور بات کرتے ہیں اپنے علماء کی سپورٹ کی؟ آیئے ایک نظر پڑھیں اور فیصلہ کریں۔

جامع العلوم: پیر صاحب علوم متداولہ کے مسلم الثبوت فاضل تھے۔ مثلاً صرف، نحو، ادب، کلام، منطق، فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، اصولِ حدیث، اسماء الرّجال، تفسیر، تصوّف اور ایسے ہی تمام علوم رسمیہ وکسبیہ کے عالم تو تھے ہی ساتھ ہی ان فنون کے عالم بھی تھے جو علماء کرام کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کا ذکر آپ نے ''فتوحات الصمدیہ'' کے دیباچہ میں کیا ہے۔ مثلاً اقلیدس، علم الحروف علم ہیئت، علم

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

افلاک، علم ریاضی، علم سمع الکیان، علم البیطرہ، علم البذور، علم السماء، علم العالم، علم الحیوان، علم النفس، علم الطب، علم الفلاحہ، علم التعبیر، علم السیمیا، علم الکیمیا، علم الریمیا، علم الھیمیا، علم الفراست، علم احکام النجوم، علم الہندسہ، علم الاکر، علم المخروطات، علم الھیۃ الصغری، علم المجسطی، علم الزیج، علم التقویم، علم ارثماطیقی، علم قرسطون، علم اسطرلاب، علم الرمل، علم الوفق، علم الجفر، علم الوجود، علم العلۃ والمعلول، علم قاطیغوریاس، علم العقولِ العشرہ، علم حکمۃ الاشراق، علم حکمۃ المشائین، علم المعاد، علم الدعوات، ان علوم کے علاوہ کئی صدری علم آپ کے سینہ فیض گنجینہ میں موجود تھے۔ آپ ''فصوص الحکم'' کے ایک جملہ اَدْجَدَ الْعَالَمَ کُلَّہٗ کی پانچ روز تک تشریح وتوضیح کرتے رہے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ نے سامعین سے فرمایا کہ اگر میں علم الحروف کے خواص تفصیلاً تمہیں بتا دوں تو تم لوگ سب علوم چھوڑ کر کلی طور پر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

وسعتِ مطالعہ: پیر صاحب نے ضرورت زمانہ کے پیش نظر تصنیف وتالیف کی طرف بھی توجہ فرمائی اور قارئین کی سہولت کے لیے ان میں کتابوں کے حوالے بھی دیئے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ تصنیف وتالیف میں ان ہی کتابوں کے حوالہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے جو موضوع کے اعتبار سے ضروری ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جا سکتا کہ مصنف یا مؤلف نے صرف ان ہی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اس وضاحت کے بعد ان کتابوں کو فہرست پیش خدمت ہے جو پیر صاحب نے اپنی کتابوں میں بطور حوالہ پیش کی ہیں۔ اس سے پیر صاحب کی وسعت مطالعہ کا معمولی سا اندازہ ہو سکتا ہے اور تقریباً ہر موضوع کی امہات کتب ان میں آ گئی ہیں۔

قارئین کی سہولت کے لیے موضوعاتی لحاظ سے فہرست ترتیب دی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔

قرآن حکیم، تورات، انجیل، تفسیر ابن عباس، تفسیر ابن جریر، تفسیر ابوسعود، تفسیر کشاف، تفسیر مدارک، تفسیر خازن، تفسیر بغوی، تفسیر بیضاوی، شہاب علی البیضاوی، سیالکوٹی علی البیضاوی، تفسیر احکام القرآن للقرطبی، تفسیر ابن عربی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر لرازی، تفسیر تبصیر الرحمٰن، تفسیر نیشاپوری، تفسیر روح المعانی، تفسیر جلالین، جمل علی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الجلالین، تفسیر روح البیان، تفسیر درمنثور، تفسیر فتح البیان، تفسیر فیض القدیر، تفسیرات احمدی، تفسیر حسینی، تفسیر مظہری، تفسیر عزیزی، تفسیر رحمانی، تفسیر سورۂ یوسف، فتح الرحمٰن، الاتقان فی علوم القرآن، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر۔

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن بیہقی، سنن دار قطنی، مسند طبرانی، مسند امام احمد، مسند دارمی، مسند ابو یعلی، مسند ابن ابی شیبہ، مسند بزار، مستدرک للحاکم، مصنف عبدالرزاق، مؤطا امام مالک، موطا امام محمد، شرح معانی الآثار، مشکوٰۃ المصابیح، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، طیبی شرح مشکوٰۃ، فتح الباری شرح بخاری، عمدۃ القاری شرح بخاری، ارشاد الساری شرح بخاری، کرمانی شرح بخاری، نووی شرح مسلم، احوذی شرح ترمذی، مرقاۃ الصعود شرح ابوداؤد، کنزل العمال، مقاصد الحسنہ، حصن حصین، علوم الحدیث، تدریب الراوی، شرح نخبۃ الفکر، القول المستحسن فی شرح فخر الحسن، موضوعات الکبریٰ، تذکرۃ الموضاعات، کتاب الاعلام، کتاب الثقات، تذکرۃ الحفاظ، میزان الاعتدال، لسان المیزان، لآلی مصنوعہ، تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب، خلاصۃ التہذیب، اکمال فی اسماء الرجال، نوادر الاصول، جامع الاصول، النہل الراوی۔

.....

مالا بدمنہ، خلاصہ کیدانی، منیۃ المصلی، صغیری شرح المصلی، کبیری شرح منیۃ المصلی، شرح وقایہ، ہدایہ، فتح القدیر، خلاصہ فقہ اکبر، شرح فقہ اکبر، بحر الرائق، منحۃ الحقائق، عینی شرح کنز الدقائق، طحطاوی، فتح المعین شرح ملا مسکین، البحر المحیط، حاشیہ البحر لرملی، صید المنیہ، نہایہ، عنایہ، نقایہ، الوہبانیہ علی صید المنیہ، حاشیہ وقایہ فناری، درمختار، رد المختار، الدرر شرح الغرر، خزانۃ الروایات، ذخیرہ، البدائع الصنائع، برجندی شرح مختصر الوقایہ، بحر المعانی، سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح، الاشباہ النظائر، ملتقی، جامع الصغیر، شرح جامع الصغیر غایۃ البیان، تحفۃ الفقہاء، حاشیہ رستغنی، حاشیہ شمنی، بدور سافرہ، حاشیہ بدور سافرہ، رسالہ نذر الشیخ رفیع الدین، انہار المفاخرہ، مواہب الرحمٰن، برہان

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شرح مواہب الرحمٰن، مراقی الفلاح، المدخل، الجواہر المنظم، مناسک المشاہد، وجیز ملا عابد سندھی، فتح العزیز شرح الوجیز، جامع الرموز، میزان الشریعۃ، وصیت نامہ مولانا عبداللہ گجراتی، تقریرات امام رافعی المغنی ابن قدامہ، فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت، فوائد برہانی، فتح المنان فی تائید مذہب النعمان، حافظیہ، مبسوط سرخسی، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ غیاثیہ، فتاویٰ تارتارخانیہ، فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ ظہیریہ، فتاویٰ بزازیہ، فتاویٰ حامدیہ، فتاویٰ سراجیہ، فتاویٰ قہستانی، فتاویٰ مغربیہ، فتاویٰ سمرقند، فتاویٰ خیریہ، جامع الفتاویٰ، فتاویٰ عزیزیہ، فتاویٰ مولوی مبین لکھنوی، فتاویٰ صغریٰ، القول البدیع، البیان والانتصار، عمدۃ الاصول، شرح منہج، مصباح الظلام، درر السحبان، تلخیص ابن حجر، فتح المغیث، منہاج العلوی، جواب فصیح خیر الدین آفندی، روضۃ الندیہ لصغانی، العقیدۃ الوضیہ، نبراس، شرح عقائد، شرح مواقف، حجۃ اللہ البالغہ، شرح السنہ، نظم الدرر، توضیح الدلائل، الباعث الحثیث، القول المسدد، درّاسات اللبیب، اتحاف النبلاء، ذخیرہ المال، ریاض النضرہ، کنز العباد، جامع الفصولین، کتاب التوضیح، فواکہ دوانی، میزان الکبریٰ لشعرانی، مجموعہ فوائد لشوکانی۔

.....

لسان العرب، تاج العروس، قاموس، مجمع بحار الانوار، تہذیب الاسماء واللغات، مقامات حریری، مقامات بدیع، دیوان حماسہ، دیوان حسان بن ثابت، دیوان ابوالطفیل واثلہ، دیوان فرزدق، قصیدہ بردہ، قصیدہ غوثیہ، دیوان ابن الفارض، امکنۃ البدیعات، نحو میر، ہدایت النحو، کافیہ، فوائد ضیائیہ المعروف شرح جامی، رضی شرح کافیہ، شافیہ، جار بردی شرح شافیہ، نظامیہ شرح شافیہ، فصول اکبری، متن متین، تکملہ عبدالغفور، اعلام اللغۃ والنحو، جمع الجوامع، مطول، دسوقی، کتاب ابن سنی، حاشیہ صبان مصری، النشر فی قرأۃ العشر، التمہید فی علم التجوید، المقدمۃ المنظومہ فی علم القرأت، وشاح، شرح ابوسہیل، حاشیہ ابوذکریا۔

.....

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فتوح الغیب، شرح فتوح الغیب، فصوص الحکم، قاشانی شرح فصوص الحکم، فتوحات مکیہ، شجرۃ الکون، احیاء العلوم، عوارف المعارف، مکتوبات بابا فرید، کبریت احمر، مسبعات عشر، مکتوبات قدسیہ، مکتوبات مجدد، مکتوبات مدنی، مکتوبات پانی پتی، صحائف السلوک، سراج السالکین، فیوض الحرمین، جوامع، ہمعات الانتباہ فی سلاسل الاولیاء، نغمات القرب والصال، کلمۃ الحق، انوار الرحمٰن، اقتباس الانوار، نظام القلوب، مزرع الحسنات شرح دلائل الخیرات، انوار قادریہ، خصائص ابن سبع، دلائل النبوت، کفایۃ المعتقدین، کتاب الروح الغزالی، القول الجمیل، حجج الکرامہ، خصائص کبری، تاریخ کبیر، تاریخ کبیر بخاری، تاریخ کبیر ذہبی، تاریخ کامل، المختصر فی اخبار البشر لابی الفداء، شمس التواریخ، الملل والنحل شہرستانی، طبقات ابن سعد، تاریخ الخلفاء، اسد الغابہ، الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، مدارج النبوۃ، نغمات المحبوب، مواہب لدنیہ، زرقانی شرح مواہب، شفاء السقام، شرح شفاء لملا علی قاری، صواعق محرقہ، کتاب الانساب، الیواقت والجواہر، مراۃ الجنان، مناقب ابوحنیفہ، اخبار الاخیار، تذکرۃ اولیاء لعطار، تذکرہ اولیاء داراشکوہ، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت، تاریخ ابونعیم، نہج البلاغہ، استعیاب۔

.....

کشف الحجاب عن ضلالات عبدالوہاب، احقاق الحق، بوارق محمدیہ، تصحیح المسائل، منہاج السنہ، معید الایمان، نور الایمان، عمل المقبول فی زیارۃ الرسول، خلاصۃ الوفاء، دلائل واضحات، الرعایۃ الکبری، عمدۃ المحسنین، درۃ الدرانی، کشف العطاء، الوسیلۃ الجلیلہ۔

.....

کریما سعدی، پندنامہ فریدالدین عطار، گلستان، بوستان، مثنوی معنوی، دیوان حافظ، زلیخا جامی، تحفۃ الاحرار جامی، دیوان تبریزی، دیوان نعمت اللہ ولی، دیوان بیدل، دیوان اسیری، دیوان نیاز بریلوی، دیوان دبیر لکھنوی، دیوان علی حیدر۔

(محمد امین قادری، مفتی، عقیدہ ختم النبوۃ، ج3، ص522)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ڈاکٹر بہاؤالدین: پیر صاحب کی لاہور میں تشریف آوری ایک بریلوی کی حیثیت سے بھی نہ تھی کیونکہ پیر صاحب نہ تو نسباً بریلوی تھے، نہ وہ شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کے شاگرد تھے نہ ان کے کسی شاگرد کے شاگرد، نہ ہی وہ کسی بریلوی مدرسے سے فارغ التحصیل تھے، نہ ان کی مولانا احمد رضا خان سے ملاقات تھی، نہ خط و کتابت، نہ وہ مولانا احمد رضا سے کسی طور پر متاثر تھے اور نہ ان کے مرید تھے۔ وہ ان کے ہمعصر تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ باہم کبھی ملاقات نہیں ہوئی، نہ پیر صاحب کبھی بریلی گئے نہ مولانا احمد رضا کبھی گولڑہ تشریف لائے اور لگتا ہے کہ پیر صاحب خود صاحب مشرب تھے اور جس طرح مولانا احمد رضا صاحب کو مسلکاً گولڑوی نہیں کہہ سکتے اسی طرح پیر صاحب کو بھی مسلک کے لحاظ سے بریلوی نہیں کہا جا سکتا لیکن جس طرح ہمارے دیوبندی احباب پیر صاحب کے حسین اعمال سے اپنا نامہ اعمال سجانے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح ہمارے بریلوی بھائی بھی پیر صاحب کو اپنا کہہ کر ان کے کارناموں پر فخر کرتے ہیں اور بعض اوقات مبالغہ آرائی کر کے دوسروں کے کام کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش بھی فرماتے ہیں جو مناسب نہیں۔ مثلاً بعض اوقات وہ کہتے ہیں کہ پیر مہر علی صاحب تحریک کے قائد اعلیٰ تھے اور یہ کہ پیر صاحب نے مرزا کے خلاف جو تحریری کام کیا وہ تحریک ختم نبوت کا بنیادی سرمایہ ہے اور باقی لوگوں کا تحریری و تقریری کام پیر صاحب ہی کے کام کا فیض ہے۔ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، حصہ دوم، ص:141)

آپ کا یہ کہنا کہ پیر صاحب بریلوی کی حیثیت سے نہیں آئے تھے ہم آپ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ بریلویت دراصل اہلسنت و جماعت ہے۔ بتائیے کہ اعلیٰحضرت گولڑوی کے عقائد و معمولات اور افکار و نظریات کیا امام احمد رضا سے نہیں ملتے۔

کیا اعلیٰحضرت گولڑوی کی تصنیفات میں باطل قوتوں پر وہی گرفت نظر نہیں آتی جو امام احمد رضا نے کی؟

کیا اعلیٰحضرت گولڑوی کے پیروکار انہی عقائد پر نہیں جو اہلسنت و جماعت (بریلوی) مکتبہ فکر کے ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کیا اعلیٰحضرت گولڑوی کے پیروکار کے خطبات و بیانات امام احمد رضا کے افکار و نظریات سے ہٹ کر ہیں؟

اگر ان تمام باتوں کے باوجود آپ کو یقین نہیں تو پھر پاکستان آیئے، چلتے ہیں گولڑہ شریف موجودہ سجادہ نشینیاں سے اس موضوع پر آپ کی تسلی کروا دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں آپ کے سامنے چند گزارشات رکھتا ہوں فیصلہ آپ اور قارئین پر چھوڑتا ہوں۔

تاویل قرآن پر اعتراض کا جواب

وزیر آباد کے ایک غیر مقلد مولوی صاحب جو نابینا تھے اور علم کا بڑا دعویٰ کرتے تھے عین اس وقت (قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز) کی مجلس میں حاضر ہوئے جب مولانا نظام الدین صاحب راولپنڈی کی دعوت پر بغرض ملاقات حضرت (قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز) گئے ہوئے تھے۔ غیر مقلد نابینا مولوی صاحب مجلس میں حاضر ہو کر کہنے لگے:

پیر صاحب! میرے چند سوال ہیں مگر شرط یہ ہے کہ جواب دیتے وقت قرآن کے معانی میں تاویل سے کام نہ لیں، کیونکہ میں سنتا ہوں کہ آپ اہل سنت مقلدین آیات کی تاویل کر دیا کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: مجھے منظور ہے بشرطیکہ آپ بھی اس شرط پر قائم رہیں، اور فرمایا: پہلے ذرا آیت کے معنی بیان کر دیں:

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل:72)

جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور سخت گمراہ۔

حافظ صاحب چپ چاپ اٹھ گئے اور اس روز سے اس نواح میں ان کا نام ہی حافظ اعمیٰ پڑ گیا۔ (مہر منیر، باب 8، ص 441، طبع سوم 29، صفر المظفر، گولڑہ شریف، راولپنڈی)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حیات النبی ﷺ پر اعتراض

ایک غیر مقلد نے اعتراض پیش کیا کہ پیغمبر صاحب (یہ وہابی بولی ہے نعوذ باللہ من ذلک) کو زندہ کیونکر مان لیا جائے جب قرآن فرما رہا ہے کہ ''اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ'' آپ پر بھی موت آنے والی ہے اور ان لوگوں پر بھی۔

حضرت نے اس شخص پر سوال کیا کہ یہ قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ مطلقہ؟ مگر اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ حضرت کا مطلب یہ تھا کہ یہ جملہ مطلقہ عامہ ہے جس کے صدق کے لیے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانے کے اندر موت کا تحقق کافی ہے۔ دوام موت ضروری نہیں کیونکہ مناطقہ کے نزدیک دائمہ مطلقہ وہ قضیہ ہے جس کا حکم دائمی ہو، اور مطلقہ عامہ، وہ جس کا ثبوت حکم کسی زمانہ میں ہو جائے یعنی موت کی شرط تھوڑے عرصہ کے لیے پوری ہو جائے۔ (مہر منیر، ص421)

مسئلہ علم غیب

جس قرن الشیطان کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کا ظہور نجد میں ہوگا ہندوستان میں اسی شیطانی سینگ کا اثر سب سے پہلے مولوی اسماعیل کے ذریعہ دہلی میں ہوا۔ علماء اہل سنت نے اس کا شدید مقابلہ کیا۔ ان علماء کرام کے سرخیل مجاہد ملّت حضرت مولانا علامہ محمد فضل حق خیر آبادی قدس سرہ العزیز تھے۔ اس کے بعد اسی قرن الشیطان کا زیادہ اثر پنجاب میں موضع واں بھچراں ضلع میانوالی میں ہوا، جس کے مظہر اتم مولوی حسین علی صاحب تھے۔ حضرت قبلہ عالم مجدّد گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ مع دیگر علماء کے بہ نفس نفیس واں بھچراں تشریف لے گئے۔ مولوی حسین علی کے ساتھ مسئلہ علم غیب پر گفتگو کی، مولوی حسین علی کے ساتھ بھی اس کے ہم مسلک علماء تھے۔ حضرت مجدد گولڑوی قدس سرہ نے مولوی حسین علی سے فرمایا: مسئلہ علم غیب پر آپ کے پاس جو قوی دلیل ہے اسے پیش کرو۔

مولوی حسین علی نے کہا: مجھے کچھ مہلت دیجیے، میں اپنے علماء کے ساتھ مشورہ کر لوں، حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے مہلت دے دی۔ مولوی حسین علی اور اس کے حامی علماء

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کچھ دیر بعد آئے اور آیت مبارکہ ''عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ'' پڑھی۔ یعنی غیب کی کنجیاں صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اس کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا۔ حضرت قدس سرہ نے مولوی حسین علی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ لوگوں کا اس آیت مبارکہ کے سامنے ایمان اور تصدیق ہے۔

مولوی حسین علی نے اثبات میں جواب دیا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا: تصدیق کی کتنی اقسام ہیں، کتنی مقبول اور کتنی مردود ہیں اور آپ کو اس آیت مبارکہ کے ساتھ کون سی تصدیق ہے؟ مولوی حسین علی یہ سن کر مبہوت ہو گیا اور کہنے لگا کہ ہم دیہاتی لوگ ہیں ایسی پیچیدگیوں کو نہیں جانتے آپ ہم سے ہماری استعداد کے مطابق بات کریں۔ حضرت صاحب قدس سرہ نے فرمایا: اگر آپ دیہاتی لوگ ہوتے تو مسلمانوں کو نماز اور روزہ کے مسائل سکھاتے آپ نے تو خاتم الانبیاء کے علم پر ہاتھ ڈالا ہے اس لیے آپ کو میرے سوال کا جواب دینا ہوگا۔

اس کے بعد مولوی حسین علی مراقبہ میں چلا گیا اور پھر ایک دم اٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا، لوگ پکڑتے ہی رہ گئے۔ جب مولوی حسین علی اٹھ کر بھاگا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ جگہ تر تھی، اب جگہ کا تر ہونا ایک لطیفہ ہو گیا، کوئی پیشاب اور کوئی پسینہ کی توجیہ کرتا، اس کے علاوہ بھی کئی توجیہات ہیں، اگر ان کا ذکر کیا جائے تو مضمون طویل ہو جائے گا۔ حضرت استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد گھوٹوی فرماتے تھے کہ میں اس مناظرہ میں موجود تھا۔ جب مولوی حسین علی مجلس مناظرہ سے فرار ہوا تو میری زبان سے بے ساختہ نکلا ''فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَهٗ'' (المدثر:51)

حضرت علامہ گھوٹوی فرماتے تھے کہ حضرت مجدّد گولڑوی قدس سرہ نے جو سوال مولوی حسین علی سے کیا تھا اس کا جواب نہ تو مولوی حسین علی کو معلوم تھا اور نہ ہی علماء کو معلوم تھا جو اعلیٰ حضرت گولڑوی قدس سرہ کے ہمراہ تھے، اور اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ اس فقیر نے حضرت استاذ جناب مولانا غلام محمود صاحب رحمہ اللہ ساکن پپلاں ضلع میانوالی (جو کہ اس مناظرہ کے شرکاء میں سے تھے) سنا ہے کہ آپ فرماتے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تھے: میں کافی عرصہ تک کتابوں کی ورق گردانی کرتا رہا کہ حضرت قدس سرہ کے اس سوال کا ماخذ کیا ہے۔ ایک عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ اس سوال کا ماخذ "فتوحات مکیہ" ہے۔ یہ کتاب ویسے بھی مشکل ہے لیکن شیخ اکبر نے اس سوال کو اس قدر مشکل پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ سمجھنا بڑا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ حضرت مجدّد گولڑوی کے اس مناظرہ کے ساتھ ہی یہاں وہابیت کے خلاف زور وشور سے کام شروع ہو گیا جو آج تک جاری ہے۔

ڈاکٹر بھاؤالدین نے اعلیٰ گولڑوی پر طعن وتشنیع کے تیر چلا کے بزعم خود بڑا محققانہ کام کیا ہوگا اور اپنے ہم مسلک احباب سے بھی شاید بہت داد وصول کی ہوگی۔ لیکن آیئے آپ کے سامنے چند انمٹ نقوش رکھتا ہے۔ فیصلہ آپ خود فرمائیں گیں کہ جلسہ لاہور میں پیر صاحب کی علمی وروحانی خدمات وکیفیات کیا تھیں۔ پڑھیے اور رزلٹ نکالیے۔

مباحثہ کے ضمن میں مسلمانوں کا عظیم اجتماع

چنانچہ جب وعدہ کا دن قریب آیا تو ملک کے طول وعرض سے ہزارہا مسلمان لاہور پہنچ گئے۔ علماء، مشائخ، درویش اور ہر طبقہ وفرقہ کے مذہبی اُفتادِ طبع رکھنے والے مسلمان، شیعہ، سنی، اہل حدیث حتیٰ کہ قادیانی جماعت کے مرید، متفق، ہمدرد اور مائل بھی دُور و نزدیک سے جمع ہو گئے۔ دہلی، سہانپور، دیوبند، لدھیانہ، سیالکوٹ، گورداسپور، امرتسر، مظفر گڑھ، ملتان اور پشاور کے ہر عقیدہ کے اسلامی مدارس اور مراکز نے بھی جو پہلے سے ہی قادیانی مباحث میں دلچسپی لے رہے تھے، اپنے اپنے نمائندے بھیجے۔ بعض سرکاری ملازم بھی دُور ودراز شہروں سے رُخصت لے کر پہنچ گئے۔ مسلمانانِ لاہور نے اپنی روایتی مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ استقبالیہ کمیٹیاں بن گئیں۔ اور سرائیں، مسجدیں، مدرسے اور لوگوں کے گھر مہمانوں سے بھر گئے، قریبی اضلاع، قصبوں اور مضافات سے آنے والی ریل گاڑیاں وغیرہ سواریوں سے بھری ہوئی پہنچنے لگیں۔ اور لاہور کے بازاروں میں لوگوں کے ٹھٹھ سے میلے کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ ان دنوں ویسے بھی لوگ مذہبی جلسوں اور مباحثوں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ لیکن اس خاص موقعہ پر تو ہجوم خلائق کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت پیر صاحب قدس سرہٗ جیسی مشہورِ زمانہ رُوحانی تقدس اور علمی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

احترام وشہرت رکھنے والی شخصیت پہلی بار اسلام پر قادیانیت کے خطرناک حملوں کے دفاع میں علمائے دین کی اس قدر بڑی اور فقید المثال تعداد کے ساتھ میدان مناظرہ و مباحثہ میں تشریف فرما ہو رہی تھی۔ اور تمام موافق، متردّد یا مخالف حضرات، اپنی آنکھوں سے بیسویں صدی کی اس سب سے بری اشتہاری تحریک کا حشر دیکھنا چاہتے تھے۔

مسلمانوں کے تمام فرقوں کا حضرت پیر صاحب قدس سرہٗ کو اس محاذ پر اپنا قائد منتخب کرنا

اس معرکہ میں تمام اسلامی فرقوں کے رہنما ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ سنی، اہل حدیث اور اہل قرآن کے علاوہ اور سیالکوٹ کے شیعہ مجتہدین نے بھی قادیانیت کے محاذ پر حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف کو اپنا سربراہ ونمائندہ ہونے کا اعلان کیا۔ بالکل وہی صورتِ حال پیدا ہوئی جو پاکستان کے وجود میں آنے کے وقت ہندو کفر کے مقابلے میں اسلامی سیاسی پلیٹ فارم پر پیدا ہو گئی تھی اور یہی صورت آج سے تیرہ سو سال قبل قیصر روم کے اسلامی ممالک پر حملہ کے خطرہ کے وقت بھی پیدا ہوئی تھی۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومی سلطنت کو خبردار کیا تھا کہ اگر اندرونی اختلاف کے پیش نظر اسلامی سلطنت پر حملہ کیا گیا تو سب سے پہلا سپاہی جو علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے تمہارے مقابلہ کے لیے نکلے گا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان ہوگا۔

یہ وہ اسلامی روح تھی جو اپنے دامن کی پہنائی اور شدید وخفیف اختلاف کے باوجود ہر بیرونی اور ناقابل برداشت طاقت کے خلاف نبرد آزمائی و مدافعت کے لیے اپنے فرزندوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے پر ہمیشہ مجبور کر دیتی رہی ہے۔ اسلامیانِ ہند کی اس علمی اور دینی قیادت کے وقت حضرت پیر صاحب قدس سرہٗ کی عمر شریف صرف بیالیس 42 سال کے قریب تھی۔ انہیں فارغ التحصیل ہوئے بائیس برس ہو چکے تھے۔ خلافتِ ارشاد کا اٹھارواں سال تھا۔ اور جذب وسیاحت اور ادائیگی حج کے بعد مسندِ ارشاد پر صرف دس برس کا عرصہ گزرا تھا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لاہور میں حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ کی تشریف آوری

۲۴ راگست کو گولڑہ شریف سے روانگی پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو ایک تار کے ذریعے پہلے راولپنڈی ریلوے اسٹیشن سے اور پھر اثنائے سفر لالہ موسیٰ جنکشن سے اطلاع دی کہ میں لاہور پہنچ رہا ہوں۔ جب آپ کی ٹرین لاہور پہنچی تو پہلا سوال جو آپ نے دریافت فرمایا مرزا قادیانی کی آمد کے متعلق تھا۔ پچاس کے قریب نامی گرامی علماء آپ کے ہمراہ تھے جو پشاور، ہزارہ، اٹک، چھچ، دھنی، گھیبی، پٹھوار، سوان اور سون وغیرہ علاقہ جات کے رہنے والے تھے۔ اضلاع جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، شاہ پور، میانوالی کے علماء اور مشائخ اثنائے راہ یا لاہور میں پہنچنے سے قبل یا بعد پہنچ کر شامل ہو گئے۔ اسی طرح بہاولپور، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان و ڈیرہ غازی خان کے ارباب علم پہلے پہنچ کر آپ کے استقبال کنندگان میں شامل تھے۔ آپ کے ایک صاحب علم و ثروت مخلص حاجی کریم بخش سیٹھی سکنہ پشاور ساٹھ ہزار روپے کی طلائی اشرفیاں ہمراہ لائے تھے کہ اگر اربابِ حکومت نے حفظِ امن کے پیش نظر ضمانت طلب کی تو نقد جمع کرا دی جائے گی۔

کہتے ہیں پیر صاحب قدس سرہٗ کو اس خیال پر بہت اصرار تھا۔ ثقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مرزا قادیانی نے لاہور آنے سے بالکل ہی انکار کر دیا تو حضرت قبلہ پیر صاحب قدس سرہٗ علماء و مشائخ کی ایک چیدہ اور مختصر جماعت کے ساتھ قادیان جانے کو تیار ہو گئے۔ مگر مسلمانوں کی اکثریت کے اس اقدام سے منع فرمانے پر اسے باطنی ارشاد سمجھتے ہوئے رُک گئے۔

حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پچاس کے قریب نامی گرامی علماء کے ہمراہ لاہور پہنچے۔ مسلمان بڑی تعداد میں لاہور ریلوے اسٹیشن پر آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے جمع تھے۔ وہ آپ کو جلوس کی صورت میں لے جانا چاہتے تھے مگر آپ نے اسے پسند نہ فرمایا۔ لاہور میں لوگ کس طرح جمع تھے کا اندازہ اس سے لگائیے کہ لاہور اسٹیشن پر جمع ہونے والے لوگوں سے آپ دو گھنٹے تک مصافحہ فرماتے رہے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مع ان کے رفقاء کے قیام کا انتظام برکت علی محمڈن ہال اور اس کی ملحقہ عمارات

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بیرون موچی دروازہ میں کیا گیا تھا۔ آپ کے پاس علماء کی آمد و رفت شروع ہوگئی جو متعلقہ مناظرہ کے بارے میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ علماء کی کافی تعداد جمع ہوگئی تو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت کے مختلف پہلوؤں پر دلائل دینے شروع کیے۔

حضرت قبلہ عالم کے فتنہ قادیانیت کی تردید میں دلائل سماعت فرمانے کے بعد مکتب اہل حدیث کے ایک جید عالم مولوی عبدالجبار غزنوی نے علماء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتنہ قادیانیت کے رد میں جو طرز استدلال اختیار فرمایا۔ اس سے بڑھ کر قادیانیوں کی تردید نہیں کی جاسکتی۔

حضرت پیر مہر علی شاہ نے مرزا کذاب کو راہ فرار اختیار کرنے سے روکنے کے لیے تقریری چیلنج پر زور دینا ترک فرمایا تو علماء کرام کی ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ:

تقریری مناظرے کی شرط کو واپس نہیں لینا چاہیے۔

حضرت سید پیر مہر علی شاہ نے جماعت کے اراکین کو اس بات پر قائل کر لیا اس موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ

''میں چاہتا ہوں کہ مرزا کذاب ایک بار علماء و مشائخ اسلام کی اس برگزیدہ مجلس میں آجائے کیا عجب کہ حدیث شریف:

هُمْ قَوْمٌ لَّا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ

یہ وہ قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ ان کی برکات سے بہرہ ور ہوکر راہ راست پر آجائے اور یہ چیز اس نیاز مند علماء مشائخ کے حق میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا باعث ہوکر مغفرت کا سبب بن جائے۔''

(محمد اسماعیل شجاع آبادی، تحریک ختم نبوت، منزل بمنزل، حصہ اول، ص 96، 99)

❁ قادیانیوں کی جماعت نے مرزا کذاب کو سبکی سے بچانے کے لیے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ تجویز پیش کی آپ مرزا کذاب کے ساتھ مباہلہ کیوں نہیں کر لیتے، ایک اندھے اور اپاہج یعنی لنگڑے کے حق میں مرزا کذاب دعا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کرتے ہیں اور اسی طرح کے ایک دوسرے اندھے اور اپاہج کے لیے آپ دعا کریں، اس کے نتیجہ پر حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ چیلنج سماعت فرماتے ہی جلال میں آ گئے اور جماعت کے ارکان کو جواب دیا کہ مرزا کذاب سے کہہ دیں ''اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آ جائیں''۔

❁ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا کذاب کی تفسیر نویسی کے چیلنج کے جواب میں لاہور میں حاضرین مجلس کے سامنے یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ

> علماء اسلام کا اصل مقصد تحقیق حق اور اعلائے کلمۃ اللہ ہوا کرتا ہے فخر و تعلّی مقصد نہیں ہوتا ورنہ نبی ﷺ کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادم دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ دے۔

حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بعد میں اس دعوے کے متعلق استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ

> میں نے یہ دعویٰ از خود نہیں کیا تھا بلکہ عالم مکاشفہ میں جناب نبی کریم ﷺ کے جمال باکمال سے میرا دل اس قدر قوی اور مضبوط ہو گیا تھا کہ مجھے یقین کامل ہو گیا تھا اس سے بھی کوئی بڑا دعویٰ کرتا تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے ضرور سچا ثابت کرے۔

(سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، 172 تا 173)

❁ جب مرزا صاحب کی تعلیاں بہت بڑھ گئیں تو حضرت قبلہ عالم نے ان کی ''ملہمانہ'' اور ان شوخیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے دو روحانی چیلنج کیے

چیلنج نمبر 1: یہ کہ کاغذ پر قلم چھوڑ دو، سچا قلم خود بخود چلے گا اور تفسیر قرآن لکھ دے گا،

چیلنج نمبر 2: حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں جو سچا ہوگا، وہ بچ جائے گا۔ جو کاذب ہوگا، مر جائے گا، مرزا صاحب نے جواب میں اس طرح چپ سادھی گویا دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ (تحریک ختم نبوت، شورش کاشمیری، ص:52)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

❁ حضرت قبلہ عالم مجدد گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قادیانی کے ردّ میں ''سیف چشتیائی'' اور ''شمس الہدایۃ'' ہر دو کتابیں تصنیف فرمائیں اس فقیر کو مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی نے جب ان کتابوں کا مطالعہ کیا تو بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا کون کہتا ہے کہ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو گئے ہیں وہ تو پیر مہر علی شاہ کی صورت میں زندہ ہیں۔

حضرت مجدّد گولڑوی قدس سرہ کے اس مناظرہ کی تفصیلات مصر کے اخبارات میں چھپی تھیں کہ ہندوستان میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے اور وہاں کے ایک گیلانی فاضل سید مہر علی شاہ نے اس متنبّی کو میدان مناظرہ میں شکست فاش دی۔ جب یہ خبر اس وقت کے نقیب الاشراف سجادہ نشین بغداد شریف نے پڑھی تو بڑے خوش ہوئے اور فرمایا: الحمدللہ ہمارے گیلانی بھائی نے یہ خدمت دین سرانجام دی ہے۔ 1948ء میں بندہ نے اپنے حضرت سلطان العارفین محبوب الٰہی حضرت قبلہ غلام محی الدین قدس سرہ العزیز سے سنا: آپ نے بتایا کہ مصر کا وہ اخبار جس میں مناظرہ کی خبر چھپی تھی میں نے خود اس وقت کے نقیب الاشراف کو پیش کی اور انہوں نے مذکورہ بالا الفاظ میں خوشی کا اظہار فرمایا۔

''قادیانی کو شکست دینا علماء کا روگ نہیں تھا اس لیے حضرت مجدّد گولڑوی نے یہ معرکہ سرانجام دیا۔ اس کی نظیر حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ آپ نے شاہ مصر سے عہدہ مانگا تھا کہ مجھے اناج کے ذخیرہ کا محافظ مقرر کیا جائے، حالانکہ کوئی عہدہ طلب کرنا درست نہیں تو فقہاء امت نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ جب کسی عہدہ کا مستحق صرف ایک آدمی ہو تو وہ عہدہ طلب کر سکتا ہے بلکہ طلب کرنا ضروری ہے اسی طرح جب اعلیٰ حضرت مجدد گولڑوی قدس سرہ العزیز نے دیکھا کہ زندیق مکار قادیانی کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ دیگر علماء کی طاقت سے باہر ہے تو اس فریضہ کو سرانجام دینے کے لیے آپ نے میدان عمل میں قدم رکھا اور کندن ہو کر نکلے۔ اعلیٰ حضرت مجدّد گولڑوی کا طریقہ اظہار کرامت نہیں تھا لیکن وقتی ضرورت کے لیے قادیانی کو قلم کے از خود لکھنے کا چیلنج دیا، اسی طرح خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ نے دین کی تقویت کے لیے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کرامت کا اظہار فرمایا، اور لاکھوں افراد مشرف باسلام ہوئے۔"

حضرت مجدّد گولڑوی قدس سرہ اگرچہ بحرالعلوم تھے لیکن کبھی زبان مبارک سے اپنے علم وفضل کا اظہار نہ فرماتے تھے بلکہ دقیق علمی مباحث میں صرف یہ فرماتے: میں نے بھی طالب علمی کی ہے اور اسی طرح نجیب الطرفین گیلانی سید ہونے کے باوجود صرف یہ فرماتے تھے: گھنگریالی زلفیں ہم ہاشمیوں کی علامت ہیں۔

معزز دوستو!

1۔ اعلیٰ حضرت گولڑوی کی یہ روحانی کیفیات کس بات کی غماز ہیں کہ ان کا جلسہ لاہور میں کوئی کردار نہیں؟

2۔ ہے کوئی ڈاکٹر بہاؤالدین کی ٹیم میں ایسا فرد جو اعلیٰ حضرت گولڑوی کی طرح ایمان و ایقان کے اتنے بلند بانگ دعوے کر سکے؟

3۔ کیا ڈاکٹر بہاؤالدین کی مندرجہ بالا تحریریں صرف اور صرف تعصب پر مبنی نہیں؟

4۔ کیا ڈاکٹر بہاؤالدین نے ایسا لکھ کر امت محمدیہ کو ان مقربین بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے دور کرنے کی ناکام جسارت نہیں کی؟

ڈاکٹر بہاؤالدین: لکھتے ہیں۔ ہمیں تحریک ختم نبوت میں پیر مہر علی صاحب کی خدمات سے انکار نہیں ہے۔ ان کی خدمات حقیقتاً قابل قدر ہیں لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پیر صاحب کے ساتھ بلکہ ان سے پہلے بہت سے دیگر حضرات نے بھی اس تحریک میں کام کیا ہے اور ہونا یہ چاہیے کہ سب کی خدمات کا اعتراف کیا جائے اور جس نے جس وقت جو کچھ کیا ہے اس کی تحسین کی جائے۔ یہ نہ ہو کہ ایک کے ساتھ عقیدت رکھنے کی وجہ سے اسے سب پر غالب کر دیا جائے اور جو کچھ اس سے پہلے ہو چکا اُسے یا تو فراموش کر دیا جائے یا وہ بھی اپنی محبوب شخصیت کے نامہ اعمال میں سجا دیا جائے۔ (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، ج:2، ص:145)

فاروقی: جان عزیز! احقر کو بہاؤالدین کی نیت پر کوئی شک نہیں اور مذکور بالا تحریر پر ہم بالکل اتفاق کرتے ہیں لیکن شاید کیا وجہ کہ بہت سے مقامات پر بہاؤالدین واضح طور پر طرفدار نظر آئے اور مذکورہ بالا تحریر سے بالکل الگ تھلگ احقر آپ کے سامنے صرف ایک مقام ذکر کرتا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہے ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر صاحب مختلف اقتباسات نقل کر کے تبصرہ کر کے مزید رقمطراز ہیں۔ ''آیئے دیکھیں کہ 1900ء میں پیر صاحب کے میدان میں آنے سے پہلے ردقادیانیت میں دوسرے مسلمان علماء کی طرف سے کیا کچھ کیا جا چکا تھا۔ سب سے پہلے ہم ان تحریروں کی فہرست پیش کرتے ہیں جو اس سے قبل منظر عام پر آ چکی تھیں۔'' (بہاؤالدین، ڈاکٹر، تحریک ختم نبوت، ج:۲، ص:142)

ڈاکٹر صاحب اس تحریر کے بعد مسلمان علماء کی وہ تحریری خدمات جو 1900ء سے پہلے کی ہیں وہ رقم کرتے ہیں لیکن افسوس ان خدمات میں صرف علمائے اہل حدیث کی خدمات کو نقل کیا گیا۔

ہم مؤدبانہ سوال کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب سے کہ کیا صرف یہی تحریری خدمات تھیں، یہی مسلمان علماء نے خدمات کی تھیں۔ جب آپ مسلمان علماء لکھ رہے ہیں تو پھر سب کا ذکر کیوں نہ کیا گیا؟ احقر یہ کہنے پر حق بجانب ہے کہ ڈاکٹر بہاؤ الدین جیسا شخص جس نے تحریک ختم نبوت کے نام سے ۳۳ جلدیں ترتیب دیں کیا ان کی نظر میں باقی مسالک کی شخصیات کی خدمات پنہاں تھیں۔ اگر نہیں تو ایسی طرفداری کیوں اور اگر پنہاں ہیں۔ تو فقیر عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت گولڑوی کے ''شمس الہدایۃ فی اثبات حیاۃ المسیح'' جو 1317ھ بمطابق 1900، 1899ء میں منصۂ شہود پر آئی اور ''سیف چشتیائی'' 1319ھ بمطابق 1902ء کو منظر عام پر آئی۔ اس سے قبل صرف علمائے اہل حدیث کی تحریری خدمات ہی نہیں تھی بلکہ اہلسنت و جماعت کے علماء و مشائخ بہت کچھ لکھ چکے تھے۔ آپ بھی پڑھیئے۔

اکابرین اہلسنت کی 1900ء سے قبل کی تصنیفات

- خواجہ سید غلام دستگیر ہاشمی قصوری نے اپنی کتاب ''تحقیقات دستگیریہ'' 1301ھ بمطابق 1883ء میں 84 صفحات پر لکھی (جو عالم اسلام کی طرف سے ردقادیانیت پر پہلی کتاب ہے)
- ''رجم الشیاطین بر اغلوطاتِ البراہین'' 1303ھ بمطابق 1886ء میں 64 صفحات پر لکھی۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۞ ''فتح رحمانی بہ رفع کید کادیانی'' 1314ھ بمطابق 1896ء میں 38 صفحات پر لکھی

۞ علامہ پیر غلام رسول نقشبندی حنفی امرتسری نے ''الالہام الصحیح فی اثبات حیاۃ المسیح'' عربی زبان میں 1311ھ بمطابق 1893ء میں 62 صفحات پر لکھی اور آخر میں مرزائیوں کو چیلنج دیا کہ اگر اس کا جواب باصواب لکھو گے تو تمہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ پھر اسی کتاب کا ترجمہ آپ کے شاگرد برادرزادے مفتی غلام مصطفیٰ قاسمی حنفی نے کیا۔

۞ مفتی قاضی فضل احمد نقشبندی مجددی نے ''کلمۂ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی'' 1314ھ بمطابق 1896ء میں تقریباً 200 صفحات پر لکھی۔

۞ مفتی محمد حامد رضا خان قادری نے ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' 1315ھ بمطابق 1898ء میں 60 صفحات پر لکھی۔

۞ امام احمد رضا قادری نے ''جزاء اللہ عدوّہٗ بابائہ ختم النبوۃ'' 1317ھ بمطابق 1899ء میں 144 صفحات پر لکھی۔

۞ بحر معرفت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے ''فوائد فریدیہ'' 1319ھ، 1900ء سے پہلے لکھی۔ مسلک توحید اور اعتقادی مسائل کے ضمن میں مرزے کا رد بلیغ کیا۔ مرزا کو کافر، ناری لکھا اور جہنمی لکھا۔

۞ مولانا ارشاد حسین رامپوری نے ''فتوی در تردید دعاویٰ مرزا قادیانی'' 1896ء میں دیا۔

۞ مولانا ابو الفیض محمد حسن فیضی نے ''بے نقطہ قصیدہ عربیہ در مذمت قادیانی'' 1899ء میں لکھا۔ یہ تو وہ کتب تھیں جو ہم نے احتیاطاً 1900ء سے پہلے سن کے حوالے سے بتائیں بہت ساری ایسی کتب ہیں جن پر سن اشاعت نہ ہونے کی وجہ سے پتہ نہ چل سکا کہ کب منظر پر آئیں۔

ہمارے دم سے ہے سب گرمی میخانہ
ارے ساقی یہ رونق پھر کہاں جب ہم نہیں ہوں گیں

قارئین! احقر نے آپ کے سامنے وہ کتابیں پیش کیں جو اعلیٰ حضرت گولڑوی کی تصنیفات سے قبل اہلسنت کی طرف سے شائع ہوئیں ڈاکٹر بہاؤالدین اور ان کی ٹیم پر اب

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

واضح ہو جانا چاہیے کہ صرف اہلحدیث مسلک کے علماء کی تحریریں ہی نہیں بلکہ اہلسنت کے شیروں کی تصنیفات کا ایک بہت بڑا سمندر بہہ رہا ہے۔

آج دعویٰ اُن کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رُو برو اُن کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

ڈاکٹر بہاؤالدین: خود ''تحریک ختم نبوت'' حصہ اوّل کے صفحہ نمبر ۲۴۶ پر لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہمارے ایک بزرگ نے ہمیں کہا کہ ہم ''انجام آتھم'' (مرزا قادیانی کی تصنیف) کے ان صفحات کا مطالعہ کریں جہاں ان لوگوں کے نام درج ہیں جن کو مرزا صاحب نے 1896ء میں مباہلے کا چیلنج دیا تھا اور پھر فیصلہ کریں کہ ان میں اکثریت مقلدین کی ہے یا غیر مقلدین کی۔ ہم نے ''انجام آتھم'' کے متعلقہ صفحات دیکھے وہاں دو فہرستیں ہیں ایک علماء کے اسماء گرامی پر مشتمل ہے اور دوسری سجادہ نشینوں پر۔ پہلی فہرست میں ۵۵ سے زائد نام ہیں اور دوسری میں شاید 48 یہ لوگ کون تھے؟ دوسری فہرست کا معاملہ تو بہت سادہ ہے کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ مزاروں اور گدیوں کے سجادہ نشینوں کی فہرست میں اہل حدیث حضرات کا کیا کام؟

قارئین!

اس تحریر کے بعد ڈاکٹر بہاؤالدین نے مذکورہ سجادہ نشینوں کے حوالے سے نسل نو کو بدظن کرنے کی ناکام سعی کی ہے۔ فقیر عرض کرنا چاہتا ہے کہ اگر مرزا قادیانی کو سجادہ نشینوں اور وارثان خانقاہی نظام سے کوئی الجھن ہی نہیں تھی تو ان کو اپنے مکفرین اور مکذبین میں شمار کیوں کیا؟

اس کی تو حالت یہ ہے کہ وہ الگ فہرست میں ان کے نام دے رہا ہے۔ رہی یہ بات کہ آپ کہتے ہیں کہ اصل میں ہمارے لوگ تھے جن کو چیلنج دیا گیا اور ان کی کاوشوں سے باقی بھی مرزا کے مخالف ہوئے مرزا قادیانی نے باقیوں کے نام بالتبع دے دیے تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ اگر آپ کے مکتب فکر کے ایک دو نام دیئے ہیں مرزا قادیانی نے تو

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اہلسنت کے شیر خواجہ غلام دستگیر قصوری کے بارے میں بھی دیکھیں کہ مرزا کتنا پریشان ہے ان سے۔ وہ حوالہ جات خود آپ نے اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' جلد نمبر ا کے صفحہ نمبر ۴۸۴ پر دیئے ہیں۔ خدارا انصاف کیجیے، تاریخ مسخ نہ کریں جس کا جو حق ہے اس کو دیں۔

اپنا گریبان چاک

آخری عرض یہ ہے کہ اگر ان دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے آپ پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمارے اکابرین ہی پہلے نمبر پر ہیں، ساری قربانیاں ہماری ہیں، رد قادیانیت کے سپہ سالار ہم ہی ہیں، بانیان تحریک ختم نبوت کا سہرا صرف ہمارے اکابرین کے سر ہے تو پھر اپنے گریباں میں جھانک کر

- سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ختم نبوت''
- مولانا ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''نجد سے قادیان براستہ دیوبند''
- ''مجلّہ الحقیقہ'' کا ختم نبوت نمبر 2012ء
- ''برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری کی زبانی''
- محمد دانش احمد اختر القادری کی ''عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت''
- علامہ محمد صدیق ہزاروی کی ''پیر مہر علی شاہ اور رد قادیانیت'' کا مطالعہ فرمائیں اور صالحین امت پر غیر ذمہ دارانہ، حاسدانہ تحریریں لکھ کر اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔

سپہ سالار کون فیصلہ آپ کا

میرے معزز بھائیو! شروع میں ذکر ہو چکا کہ عقیدہ ختم نبوت کا مشن بہت عظیم تر ہے جس نے جو کیا جتنا کیا سبحان اللہ لیکن لامحالہ ایک سوال تو بحر طور ہے کہ اولیت کا سہرا کس کے سر ہے۔ پچھلے صفات پر آپ بہت کچھ پڑھ چکے اب فیصلہ کا لمحہ آ گیا فیصلہ آپ خود کریں گیں مگر احقر سیاہ کار عالم اپنی رائے کا اظہار ضرور کرے گا۔ ملاحظہ

ا۔ فتنہ قادیانیت کے متعلق جس مکتب فکر کے اکابرین کی اکثرت بہت پہلے مطلع ہوئی وہ اکابرین اہلسنت وجماعت تھے۔ جیسا کہ حوالہ جات گزر چکے (ان کے علاوہ بہت کچھ ہے)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

۲۔ سب سے پہلے جو مستقل کتاب لکھی گئی وہ اہلسنت و جماعت کے جید عالم دین علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی ''تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات البراہمیہ'' ہے (جیسا کہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے ذکر کیا)

۳۔ پنجاب میں سب سے پہلے مرزائیوں کے ساتھ عدم نکاح کا فتویٰ عارف باللہ حضرت غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا جو اہلسنت و جماعت کے اکابر میں سے ہیں اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہٗ سے بیعت تھے۔

۴۔ جس شخصیت کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے نبی رحمت حضور ختمی مرتبت سرکار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منتخب اور مأمور فرمایا وہ رسول محتشم سید ہر زماں و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بستان کرم کی ریحان طیب کا ایک پیکر ''حسنی پھول حسینی تھا مہکتا جسکا'' یعنی حجۃ اللہ والارض، رشک روحانیاں، ملجائے اہل ایماں، منارۂ نور جلی و خفی یعنی سیدنا مرشدنا سید مہر علی شاہ گولڑوی کی ذات بابرکات تھی۔

۵۔ علمائے لدھیانہ نے فتویٰ کی کوشش پہلے کی لیکن یہ فتویٰ شائع ۱۹۰۱ء میں ہوا۔

۶۔ اہل حدیث مسلک کے مولانا محمد حسین بٹالوی نے ۱۸۹۱ء میں علماء سے فتویٰ لے کر اپنے رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' میں شائع کرنا شروع کر دیا تھا۔

قارئین!

یاد رہے کہ یہ جو چند باتیں آپ کو پیش کی گئیں یہ صرف اولیت کے پہلو سے ہیں ورنہ اس کے علاوہ بہت کچھ بیان کیا گیا۔ بہت کچھ لکھا گیا، اشتہارات کی بھرمار ہوئی، مناظرے، مباحثے، مباہلے اس کے علاوہ ہیں۔ مذکورہ صفحات صرف ایک تصویری جھلکی حیثیت رکھتے ہیں۔ زندگی میں توفیق ملی تو تفصیلاً عرض کروں گا۔ یہ فقیر کی ادنیٰ سعی تھی اور جس میں حقیقت کشائی کی کوشش کی گئی اگر کسی صاحب کی دل آزاری ہوئی ہو تو احقر معافی کا خواستگار ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور سرکار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت و عشق عطا فرمائے، تحفظ ختم نبوت کے لیے ہمیں قبول فرمائے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تاجدارِ گولڑہ اور جہادِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر بہاؤ الدین کی اعلیٰ حضرت گولڑوی پر بیجا تنقید کی تنقیح اور مختصر علمی محاکمہ

تحقیق و ترتیب
خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الیکشن ایکٹ 2017ء میں
عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے اقدامات کا مطالبہ

غلام مصطفیٰ چوہدری، صدر ختم نبوت لائیرز فورم پاکستان

ملت اسلامیہ تاریخ انسانی کی آخری مثالی تہذیب کی وارث ہے اور اس کا وجود حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر منحصر ہے۔ ختم نبوت نے انسانیت کے ارتقا کی اعلیٰ ترین منزلوں کا تعین کر دیا اور اسے اس ضرورت سے ہمیشہ کے لیے مستغنی کر دیا کہ اب آئندہ انسانیت کو کبھی رہنمائی کے لیے کسی مافوق الفطرت ہستی کی طرف دیکھنا پڑے گا۔ دوسرے الفاظ میں انسانیت کے وقار، حریت اور ملت اسلامیہ کے تہذیبی تشخص کے تحفظ کی ضمانت صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ہے۔ عقیدہ ختم نبوت میں معمولی رخنہ اندازی بھی ملت اسلامیہ کے وجود کو ملیامیٹ اور زمین بوس کر دے گی۔ مسلمانان پاکستان کے اسی شعور، تقاضے اور مطالبے کو پاکستان کے آئین میں دستوری صورت دے دی گئی اور ہمیشہ کے لیے اس مسئلے سے پیدا ہونے والے خلفشار کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

انتخابی اصلاحات کے دیرینہ مطالبے کے پیش نظر اراکین قومی اسمبلی اور سینیٹ پر مشتمل انتخابی اصلاحات کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ پارلیمنٹ نے انتخابی اصلاحات کمیٹی کی سفارشات اور تجویز کردہ اصلاحات کی روشنی میں انتخابی قانون الیکشن ایکٹ 2017ء منظور کر لیا۔ اس ایکٹ کی منظوری کے بعد پہلے سے نافذ العمل انتخابی قوانین میں سے آٹھ قانون منسوخ ہو گئے۔ جب یہ آٹھ قانون منسوخ ہوئے تو ان قوانین میں دیئے گئے قواعد وضوابط اور تحفظات کو نئے قانون الیکشن ایکٹ 2017ء میں شامل کیا گیا مگر اس عمل کے دوران کئی اہم نکات نئے قانون میں شامل ہونے سے رہ گئے۔ علاوہ ازیں انتخابی قانون The Representation of

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(Conduct of Election) Rules, 1977 of the people بھی شامل تھا جس کے رول 3 کے تحت ختم نبوت کے حوالے سے بیان حلفی Nomination form-1 شامل تھا۔ مگر جب یہ حلف نامہ الیکشن ایکٹ 2017ء میں شامل کیا گیا تو اس میں ایسی ترامیم کی گئیں جس سے ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامے کی اصل روح مسخ ہوگئی۔ اس پر شدید عوامی احتجاج ہوا اور اس عوامی احتجاج کے نتیجے میں حلف نامے کا پرانا فارم بحال کر دیا گیا۔ تاہم الیکشن ایکٹ 2017ء میں تا حال بھی درج ذیل امور قابل غور ہیں:

1۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہونے والے انتخابی قانون The Conduct of General Elections Order, 2002 کے سیکشن 7بی اور 7سی میں اس امر کا ذکر کیا گیا تھا کہ کوئی بھی قانون جو انتخابات کے حوالے سے نافذ العمل ہوگا، قطع نظر کسی بھی دوسری تفصیل کے، اس میں قادیانیوں کی حیثیت وہی رہے گی جو آئین پاکستان میں طے کی گئی ہے۔ اس منسوخ ہونے والے قانون کے سیکشن 7بی اور 7سی میں اس نکتے کو بیان کیا گیا تھا۔ سیکشن 7بی اور 7سی یہ ہیں:

> [7B. Status of Ahmadis etc. to remain unchanged. Notwithstanding anything contained in the Electoral Rolls Act, 1974 (XXI of 1974), the Electoral Rolls, Rules, 1974, or any other law for the time being in force, including the Forms prescribed for preparation of electoral rolls on joint electorate basis in pursuance of Article 7 of the Conduct of General Elections Order, 2002 (Chief Executives, Order No. 7 of 2002), the status of Quadiani Group or the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name) or a person who does not believe in the absolute and unqualified

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him), the last of the prophets or claimed or claims to be a Prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him) or recognizes such a claimant as a Prophet or religious reformer shall remain the same as provided in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

7C. If a person has got himself enrolled as voter and objection is filed before the Revising Authority notified under the Electoral Rolls Act, 1974, within ten days from issuance of the Conduct of General Elections (Second Amendment) Order, 2002, that such a voter is not a Muslim, the Revising Authority shall issue a notice to him to appear before it within fifteen days and require him to sign a declaration regarding his belief about the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) in Form-IV prescribed under the Electoral Rolls Rules, 1974. In case he refuses to sign the declaration as aforesaid, he shall be deemed to be a non-Muslim and his name shall be deleted from the joint electoral rolls and added to a supplementary list of voters in the same electoral area as non-Muslim. In case the voter does not turn up in spite of service of notice, an ex-parte order may be passed

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

against him.]

ترجمہ: 7بی۔ احمدیوں وغیرھم کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔۔ قطع نظر اس امر کے کہ جو کچھ انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ 1974ء، انتخابی فہرستوں کے قواعد مجریہ 1974ء یا اس وقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون میں بیان ہوا ہے، بشمول مخلوط انتخابات کی بنیاد پر عام انتخابات کے انعقاد کے حکمنامہ مجریہ 2002ء کی آرٹیکل 7 کے تحت تیار کی جانے والی انتخابی فہرستوں کے مجوزہ فارموں کے، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ) جو خود کو احمدی یا کسی بھی اور نام سے پکارتے ہیں (یا وہ فرد جو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا یا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی معنی و مفہوم میں نبی یا مذہبی مصلح ہونے کا دعوی کیا یا دعوی کرتا ہے، اسکی حیثیت وہی رہے گی جو اسلامی جمہوری پاکستان کے آئین 1973ء میں بیان کردی گئی ہے۔

7سی۔ اگر کسی شخص نے اپنا اندراج بطور ووٹر کروا لیا ہو اور نظر ثانی کرنے والی ہیئت مجاز کے سامنے انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ 1974ء کے تحت، عام انتخابات کے انعقاد کے (حکمنامہ) دوسری ترمیم (مجریہ 2002ء کے اجرا دس دن کے اندر، اس کے خلاف کوئی اعتراض داخل کیا گیا ہو کہ یہ ووٹر مسلمان نہیں ہے تو نظر ثانی کرنے والی ہیئت مجاز اسے نوٹس جاری کرے گی کہ وہ پندرہ دن کے اندر اس کے سامنے پیش ہو اور انتخابی فہرستوں کے قانون مجریہ 1974ء میں دیے گئے فارم چہارم میں خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کے حلف نامے پر دستخط کرے۔ اس حلف نامے پر دستخط کرنے سے انکار کی صورت میں اسے غیر مسلم تصور کیا جائے گا اور اس کا نام مشترکہ فہرستوں سے حذف کردیا جائے گا اور

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسی انتخابی حلقے کے ووٹروں کی ضمنی فہرست میں بطور غیر مسلم کے درج کر دیا جائے گا۔ نوٹس جاری ہونے کے باوجود ووٹر کے ہیئت مجاز کے سامنے پیش نہ ہونے کی صورت میں اس کے خلاف یک طرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دو سیکشنز میں ذکر کردہ الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء بھی الیکشن ایکٹ 2017ء کے مطابق منسوخ ہو گیا ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ ان دو سیکشنز میں بیان کردہ بنیادی اصول کو الیکشن ایکٹ 2017ء میں برقرار رکھا جاتا۔

الیکشن ایکٹ 2017ء میں کی جانے والی ترمیم میں حلف نامے کی درستگی کے ساتھ الیکشن ایکٹ 2017ء میں 7B اور 7C کو شامل کرنے کا ذکر بھی کیا گیا:

2. Amendment of section 241 in Act XXXIII of 2017.- In the Elections Act, 2017 (XXXIII of 2017), hereinafter referred to as the 'said Act', in section 241, in clause (f), before the semicolon, the expression "except Articles 1, 7B and 7C" shall be inserted.

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

3. Misgivings have also been expressed regarding the omission of Articles 7B and 7C consequent upon the repeal of the Conduct of General Elections Order, 2002 (Chief Executive's Order No.7 of 2002). Again to avoid further controversy, there is consensus amongst the political parties that the provisions of Article 7B and 7C ibid be retained through amendment in section 241

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

of the Election Act, 2017 . Hence this Bill.

مگر اس کے باوجود درج ذیل وجوہ کے باعث 7B اور 7C کو الیکشن ایکٹ 2017ء میں شامل کرنا غیر موثر رہا:

1۔ کسی بھی دوسرے منسوخ شدہ قانون کا الیکشن ایکٹ 2017ء میں اس طرح ذکر نہیں بلکہ جس بھی منسوخ شدہ قانون کو کوئی حصہ بحال رکھنا مقصود تھا اسے الیکشن ایکٹ 2017ء میں کے متعلقہ سیکشن کے تحت بیان کر دیا گیا۔

2۔ 7B اور 7C جن قوانین کے تناظر میں لائے گئے تھے وہ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہو گئے ہیں۔ اور ان منسوخ شدہ قوانین کا ذکر 7B اور 7C میں موجود ہے۔ اندریں صورت 7B اور 7C کی قانونی حیثیت کیا ہوگی؟

3۔ 7C میں حلف نامے کا اردو متن بھی دیا گیا تھا۔ جسے الیکشن ایکٹ 2017ء کے متن کا حصہ ہونا چاہیے۔ ورنہ اس کا حال بھی الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء کے ضمن میں لاگو کیے جانے والے نوٹیفیکیشنز جیسا ہوگا جن میں حلف نامے کا اردو متن دیا گیا تھا مگر اب نہ تو وہ ویب سائٹ پر موجود ہے نہ ہی پرنٹ شدہ متن میں نظر آتا ہے۔

لہٰذا الیکشن ایکٹ 2017ء میں 7B اور 7C کے منسوخ نہ ہونے کی شق شامل کرنے کی بجائے اسے الیکشن ایکٹ 2017ء کے متن کا حصہ بنایا جائے۔ 7B اور 7C کو الیکشن ایکٹ 2017ء میں شق 14 بعنوان Action Plan میں بطور درج ذیل متن کی صورت میں شامل کیا جائے جو انتخابات کے انعقاد سے متعلق ہیں۔ کیونکہ یہ سیکشنز الیکٹورل ایکٹ 2017ء میں کے تحت انتخابات کے انعقاد کی سیکشن 7 System of elctions. کے تحت شامل تھیں۔ یا ان سیکشنز کو الیکشن ایکٹ 2017ء کی سیکشن 37. Enrolment and Correction other than periodical revision تحت درج ذیل متن کی صورت میں شامل کیا جائے جو انتخابی فہرستوں کے اندراج اور تصحیح سے متعلق ہے:

37A. Status of Ahmadis etc. to remain unchanged. Notwithstanding anything contained in the Election Act, 2017, the

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Electoral Rules, 2017, or any other law for the time being in force, including the Forms prescribed for preparation of electoral rolls, the status of Quadiani Group or the Lahori Group (who call themselves 'Ahmadis' or by any other name) or a person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him), the last of the prophets or claimed or claims to be a Prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him) or recognizes such a claimant as a Prophet or religious reformer shall remain the same as provided in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

37B. If a person has got himself enrolled as voter and objection is filed before the Revising Authority notified under the Electoral Act, 2017, that such a voter is not a Muslim, the Revising Authority shall issue a notice to him to appear before it within fifteen days and require him to sign a declaration regarding his belief about the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) in Form-15 prescribed under the Election Rules, 2017. In case he refuses to sign the declaration as aforesaid, he shall be deemed to be a

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

non-Muslim and his name shall be deleted from the joint electoral rolls and added to a supplementary list of voters in the same electoral area as non-Muslim. In case the voter does not turn up in spite of service of notice, an ex-parte order may be passed against him.]

2۔ منسوخ ہونے والے انتخابی قانون The Conduct Of General Elections Order, 2002 کے سیکشن 7B اور 7C کے تحت ختم نبوت کے حلف نامے کا اردو متن بھی دیا گیا تھا۔ چونکہ اس قانون کے سیکشن 7B اور 7C کے مندرجات کو الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ نہیں بنایا گیا سو حلف نامے کا اردو متن بھی الیکشن ایکٹ 2017ء میں نہیں آیا۔ یعنی اب ختم نبوت کے حلف نامے کا کوئی معیاری قانونی اردو متن موجود نہیں جو انتخابی دستاویزات کی تیاری میں ایک بڑا قانونی سقم ہوگا۔ لہٰذا جب ان شقوں کو الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ بنایا جائے تو حلف نامے کا اردو متن بھی حسب سابق الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ بنایا جائے۔

2۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہونے والے انتخابی قانون الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء میں ختم نبوت سے متعلق چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے جاری ہونے والے دو نوٹیفکیشن شامل کیے گئے تھے۔

Elections Law, 2013, p Manual of General) (540-543۔ ان کا تعلق S17. Annual revision of electoral rolls اور S4. Preparation and computerization of electoral rolls سے ہے۔ الیکشن ایکٹ 2017ء میں ان دونوں شقوں کے نفس مضمون کو S36. Periodical revision of electoral roll. اور S23. Preparation

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

and computerization of electoral rolls کے تحت بیان کیا گیا ہے (Elections Act 2017, Section 23 & 36)۔ چونکہ الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا ان شقوں سے متعلق نوٹیفکیشنز کے نفس مضمون کو بھی الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ بنانا چاہیے۔

4۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ ہونے والے انتخابی قانون الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء میں ختم نبوت سے متعلق چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے جاری ہونے والے 15 فروری کے نوٹیفکیشن کی شق V میں یہ طے کیا گیا تھا کہ 2004ء کی انتخابی فہرستوں کی سالانہ نظر ثانی کے مطابق مسلم اور غیر مسلم ووٹرز کی الگ الگ فہرستیں تیار کی جائیں گی۔ چونکہ یہ نوٹیفکیشن الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء کے مندرجات کی توضیح ونفاذ کے لیے جاری ہوا تھا اور اب الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء منسوخ ہو چکا ہے سو یہ نوٹیفکیشن بھی غیر موثر ہو گیا۔ مسلم اور غیر مسلم ووٹرز کی الگ الگ شناخت کے ساتھ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کوئی تذکرہ الیکشن ایکٹ 2017ء میں موجود نہیں، جس کی توضیح اس ایکٹ میں ضرور کی جانی چاہیے مزید براں الیکشن ایکٹ 2017ء میں الگ الگ فہرستوں کی تیاری کی وضاحت نہ ہونا اس قانون کی شق 2(xx) کے بھی خلاف ہے۔ شق 2(xx) کے مطابق:

> 2(xx) "electoral roll " means an electoral roll prepared, revised or corrected under this Act and includes the electoral rolls prepared under the Electoral Rolls Act 1974 (XXI of 1974), existing immediately before the commencement of this Act;

اب جبکہ الیکشن ایکٹ 2017ء کے تحت الیکٹورل رولز ایکٹ 1974ء منسوخ ہو چکا تو اس کے ضروری مندرجات الیکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ ہونے چاہئیں ورنہ اس قانون کی شق 2(xx) پر عمل کس طرح ہوگا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

5۔ الیکشن ایکٹ 2017ء کے مطابق انتخابی فہرستوں کا قانون مجریہ 1974ء منسوخ ہوگیا ہے اس قانون کی دفعہ 18 کے تحت فارم A کو بطور فارم برائے اندراج و منتقلی ووٹ استعمال کیا جاتا تھا اور یہ فارم اب بھی عوام الناس کے لیے الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس فارم A کی شق 12 میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہے چونکہ انتخابی فہرستوں کا قانون مجریہ 1974ء منسوخ ہوگیا ہے۔ سو اس کے ساتھ ہی یہ فارم A بھی منسوخ ہوگیا۔ اس فارم میں دیے گئے ختم نبوت کے اردو حلف نامے کو 2017 Election Rules میں دیے گئے Form 21 کا حصہ بنایا جائے تاکہ انتخابی دستاویزات میں ختم نبوت کے حلف نامہ کا معیاری اردو متن موجود ہو۔

مذکورہ بالا امور کا تذکرہ الیکشن ایکٹ 2017ء میں ان قانونی پہلوؤں کی نشاندہی کے لیے ہے، جن کے باعث پیدا ہونے والے کسی خلا سے پاکستانی عوام میں بے چینی اور تشویش پیدا ہوچکی ہے۔ اگر ان تسامحات کا بروقت ازالہ کرلیا جائے تو مستقبل میں کسی پیچیدگی کا خدشہ نہ رہے گا۔ ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ ختم نبوت کا معاملہ بہت ہی حساسیت کا حامل ہے اور یہ ملت اسلامیہ کے لیے محض قانونی معاملہ نہیں بلکہ ایمان اور اجتماعی وجود کی اساس ہے۔ یہ امر پیش نظر رہنا چاہیے کہ آئین پاکستان یا آئین کے تحت بننے والے ذیلی قوانین میں اگر کہیں بھی عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے کوئی فروگزاشت ہوئی تو اس کے بہت ہی دوررس مہلک اثرات ہوں گے۔ کیونکہ اس فروگزاشت کے نتیجے میں پاکستان کے آئین کی روح اور اساسی ڈھانچہ متاثر و مسخ ہوسکتا ہے جو اس ملک کے عوام کے اجتماعی شعور اور اجتماعی رائے کی نفی کے مترادف ہوگا۔ بقول اقبال:

رونق از ما محفل ایام را
او رسل را ختم و ما اقوام را

اس دنیا کی محفل ایام کی رونق ہماری وجہ سے ہے۔ ہمارے رسول آخری رسول ہیں اور ہم اس دنیا کی آخری ملت۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لا نبی بعدی از احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا نہ آنا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔اس سے ناموس دین مصطفیٰ کا تحفظ ہے۔

قوم را سرمایہ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو

ختم نبوت ہی ملت کے لیے سرمایہ قوت اور وحدت ملت کی راز کی حفاظت کرنے والی ہے۔

اصل مجرم کون؟

الیکشن ایکٹ 2017ء میں تبدیلی کا عمل کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ وہ کام جو آمریت کے گزشتہ ادوار میں بھی کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوسکی۔ اس جمہوری دور میں ہوا جب عوام کی رائے سے وجود میں آنے والی حکومت یہ قانون بنا رہی تھی۔ہمیں اس سارے عمل کے پیچھے اصل مجرم کو پہچاننا ہوگا۔عارضی اور ذاتی سیاسی مفادات کے لیے اس ملک کے عوام کے طے شدہ دستوری حقوق اور اصولوں پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ایک نااہل شخص کو پارٹی صدر بنانے کے لیے قانون میں وہ تبدیلیاں کردی گئیں جن کی زد براہ راست ہمارے ایمان پر پڑتی ہیں۔نواز شریف ہی اس سارے المیے میں اصل مجرم ہے۔باقی مجرم اس جرم میں اس کی اعانت کررہے ہیں۔عوام کو اپنے دینی دستوری اور آئینی حقوق کی حفاظت کے لیے اصل مجرم اور اس کے مددگاروں سے اس جرم کے ارتکاب پر حساب لینا ہوگا۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

علامہ اقبال اور قادیانی فتنہ

پروفیسر شجاعت علی مجاہد، (سیالکوٹ)

یہود و نصاریٰ پر مشتمل برطانوی سامراج کے زیر تسلط ہندوستان کے علاقے مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہونے والے ایک کذاب و دجال مرزا غلام قادیانی نے مجدد، مسیح موعود، امام مہدی، نبی، رسول بلکہ سید الانبیاء، اشرف الانبیاء اور رحمت العالمین ہونے کے جھوٹے دعوے کیے۔ یہ شخص ایک جاگیردار مرزا غلام مرتضیٰ کا بیٹا تھا۔ اس خاندان نے 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریز حکومت کو ہر قسم کی امداد دی۔ بلکہ اس خاندان کے لوگوں نے انگریز فوج میں شامل ہو کر (جس میں مرزا قادیانی کا تایا مرزا غلام قادر بھی شامل تھا) مسلمانوں کی جاسوسی کا فریضہ ادا کیا اور جنگ آزادی کو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی بلکہ انگریز حکومت کے اس وفادار اور زرخرید غلام نے بہت سے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ اسلام دشمنی، ملت فروشی اور مسلمانوں سے غداری کے صلہ میں انگریزوں نے اس خاندان کو ایک بڑی جاگیر سے نوازا مسلمانوں کے دلوں سے احترام نبی، عشق رسول ﷺ اور جذبہ جہاد نکالنے کے لیے انگریزوں نے اس خاندان کے ایک فرد انتہائی چالاک، مکار اور فنکار مرزا قادیانی سے دعویٰ نبوت کروایا۔ یہود و نصاریٰ کی مکمل حمایت اور امداد سے مرزا قادیانی نے تاریخ انسانی کے سب سے بڑے اور ہولناک فتنے کو جنم دیا۔ اس فتنہ کے بانی مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ، انبیاء کرام، بالخصوص پیغمبر اسلام محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اور اُن کے پیروکاروں کے خلاف انتہائی گندی زبان استعمال کی۔ تضحیک اور توہین پر مشتمل رسائل، جرائد، پمفلٹس اور

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کتب شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں تحریف و تاویل کر کے ان کے مختلف زبانوں میں ترجمے کیے اور فتنۂ مرزائیت کو اسلام کے متوازی مذہب کی حیثیت سے متعارف کروایا۔ حضور پرنور فخر کائنات خاتم الانبیاء ﷺ نے اپنے کئی غلاموں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے حکم فرمایا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم ﷺ نے خواب میں تشریف لا کر حکم فرمایا کہ برصغیر میں جا کر اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کام کرو۔

اس فتنہ نے مسلمانوں کی وحدت اور قوت کو منتشر اور پارہ پارہ کرنے کے لیے سازشوں کا جال پھیلایا۔ امت مسلمہ کو پیغمبر اسلام ﷺ اور دین حق سے بیزار کرنے کے لیے یہود و نصاریٰ کے ہتھکنڈوں کو استعمال کرنے کی حکمت عملی بنائی اور اس نے مختلف طریقہ ہائے واردات کے ساتھ اپنے ابلیسی کام کا آغاز کیا۔ قادیانی گروہ اسلامی ممالک میں انتہائی غیر محسوس اور مخصوص انداز میں افراتفری، انتشار، معاشی، معاشرتی، عسکری اور تہذیبی عدم استحکام پیدا کرنے میں ایک خاص مہارت رکھتا ہے۔ اس گروہ کی وارداتوں کو بے نقاب کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔

قادیانیوں کا ایک طریقہ واردات یہ بھی ہے کہ اہل اسلام کی ہر دلعزیز اور قابل احترام شخصیات کو قادیانی ثابت کرنے کی سازشیں کرتے رہے ہیں اپنے جرائد، رسائل، ویب سائٹس، سی ڈیز، کتب، لیکچرز اور تصویروں کے ذریعے اس کا پرچار کرتے ہیں۔ (بلیک میلنگ، پیسہ، عورت، ویزہ، دہشت وغیرہ بھی ان کے ہتھکنڈوں میں شامل ہیں) ایسے شوشے چھوڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کے اندر اپنے لیے ہمدردی پیدا کر لیتے ہیں۔ برصغیر کے عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ، بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ، شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، عالم اسلام کے عظیم ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو قادیانی اور قادیانیت نواز ثابت کرنے کی انہوں نے سرتوڑ کوشش کی۔ حالانکہ ان مقدس اور معتبر شخصیات کے وہی عقائد و نظریات تھے جو باقی مسلمانوں کے ہیں۔ انہوں نے بار ہا فتنۂ مرزائیت سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ اس حوالے سے قادیانیوں نے سب سے زیادہ سازشی کام شاعرِ مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر کیا۔ جب انہیں اس بارے میں منہ کی کھانی پڑی تو

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پھر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تضحیک آمیز پروپیگنڈے سے شخصیت کو داغدار کرنے کی کوشش شروع کردی جو ہنوز جاری ہے۔

دانائے راز، رومیٔ ہند، حکیم الامت، مفکر پاکستان، بیسویں صدی کے عظیم اور شہرۂ آفاق دانشور، سکالر و فلسفی، شاعر اسلام، حقیقی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، بے مثال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال غلام حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے عظیم ترجمان، سفیر اور رہنما تھے۔

وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جذباتی و ایمانی وابستگی، محبت اور عشق کے اس مقام پر فائز تھے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معمولی سی رواداری کو بھی کفر اور زندیقیت خیال کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری عقل، خرد، دانش، منطق، فلسفہ اور حکمت نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ایک متاع حقیر کی طرح پیش کردی تھی۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ذات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کے بارے میں مجھے کسی قسم کی تاویلوں اور استعاروں کی ضرورت نہیں۔ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات اور سیرت کو عقل یا فلسفہ کی کسوٹی پر جانچنے کی جرأت کو بھی گستاخی و بے ادبی تصور فرماتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اس عظیم المرتبت بارگاہ میں چون و چراں کی گنجائش ہے نہ جرأت نہ اجازت۔

''روزگار فقیر'' میں فقیر سید وحید الدین (مرحوم) رقمطراز ہیں کہ حضرت علامہ سے کسی نے حضرت غازی علم الدین شہید کی شہادت کے بارے میں دریافت کیا۔ (غازی صاحب کے کارنامے اور شہادت پر مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین اور چند اسلام بیزار لوگوں نے فتویٰ دیا کہ یہ نہ کارنامہ ہے نہ شہادت) حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علم الدین کی شہادت برحق ہے کیونکہ راجپال نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں دریدہ دہنی کی۔ یہ کہہ کر انتہائی رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔

میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرسکتا کہ میرے پاس آکر کوئی شخص یہ کہے کہ
تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے استفسار کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درختوں کے جھکنے کا کیا مفہوم ہے تو آپ نے فرمایا تمہارا ذہن مختلف راستے پر منتقل ہوگیا ہے تم الجھ کر رہ گئے ہو اگر تمہیں عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ نصیب ہو تو تم بھی دیکھ لو گے قدرت کے مظاہر اور درختوں کا جھکنا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ماورائے فطرت نہیں بلکہ ساری کائنات ان کی بارگاہ میں جھکی نظر آئے گی۔

ان کا جذبہ عشق رسول ﷺ ہی تھا جس نے اہل یورپ کی ابلیسی تہذیب اور فکری پراگندگی سے خود کو محفوظ رکھ۔ یورپ سے اپنا ایمان، اپنی فکر، اپنا کردار اور اپنی گفتار کا بحفاظت لے آنا یہ کارنامہ عشق نہیں تو اور کیا ہے ایسا شخص جو روز محشر پیغمبر ﷺ کے سامنے اپنے حساب و کتاب نہ لینے کی التجائیں کر رہا ہو، آنحضور ﷺ کے سامنے شرمندگی کا خوف دامن گیر ہو، جو پیغمبر کے کپڑوں کو میلا کہنے والے کو بھی برداشت نہ کر سکتا ہو، جو اپنے آقا کا ذکر سن کر بے اختیار کئی کئی گھنٹے روتا رہا ہو اور ہچکی بندھ جاتی ہو ایسا شخص جو آخری ایام میں ذکر نبوی ﷺ کے علاوہ کچھ اور سننے کے لیے تیار نہ ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اتنا غیور شخص مرزا قادیانی یا مرزائیت کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا ہو۔ کتنے بے غیرت اور اور بے حس ہیں وہ نام نہاد مسلمان دانشور جو یہود و نصاریٰ کے فنڈز پر پلنے والی این جی اوز کے تنخواہ دار ہیں۔ اپنے مقالوں، مضمونوں اور مختلف ٹی وی چینلز پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بے بنیاد اور من گھڑت واقعات بیان کر کے تاریخ کی ایک حقیقت کو جھٹلا رہے ہیں اور ان کی تضحیک کا سبب بن رہے ہیں۔

مرزائیت اقبال کی زبان میں

منکرِ ختم نبوت واجب القتل ہے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بعد از اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزائے نبوت موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے۔ وہ شخص کاذب اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا۔

(باقیات انوارِ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ص45)

21 جون 1936ء کو پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے ایک مکتوب میں قادیانیوں کو اسلام اور ہندوستان کا غدار قرار دیا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

"I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traitors both to Islam and to India"

(میرے ذہن میں اس کے متعلق کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ احمدی (مرزائی) اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں) پنڈت جواہر لعل نہرو نے قادیانیوں کی حمایت میں مضمون بھی لکھے تھے اور قادیانیوں کے تحفظ ہمدردی کے لیے سوالات شائع کیے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے دندان شکن دلائل کے بعد نہرو کا منہ بند ہو گیا۔

مدعی نبوت مشرک ہے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک فارسی کی نعت میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفان الٰہی سے کائنات کو اس طرح پر نور کر دیا کہ آپ کے بعد اگر کوئی شخص خواہ کسی بھی مفہوم (ظلی و بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی) میں نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہے۔

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نور شمع عرفان کردہ ای

ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یہ فارسی نعت ان کے کسی بھی مجموعہ کلام میں شامل نہیں کی جا سکی اور بقول شورش کاشمیری اقبال کی یہ نظم قادیانی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھ گئی۔ (اوراق گم گشتہ)

دعویٰ نبوت ناقابل معافی جرم ہے

قرآن کے بعد نبوت وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین اور ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا تمام نظام اسلام کو درہم برہم کر دینے کے مترادف ہے۔ قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلامی، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لیے قطعاً فنا فی ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرزا قادیانی اگر دعویٰ نبوت نہ بھی کرتا صرف تنسیخ جہاد کے اعلان کی وجہ سے بھی کافر، مرتد تھا۔ جہاد نص قرآن سے ثابت ہے ایک نص کا منکر بھی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کافر ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا کی جعلی نبوت کو برگ حشیش سے تشبیہ دی کیونکہ یہ شوکت اسلام سے محروم تھی۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے پہلے نعرہ حق

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے 1936ء میں کیا تھا۔ پنجاب مسلم لیگ کی کونسل سے یہ تجویز اتفاق رائے سے پاس بھی کروائی تھی اور الیکشن میں حصہ لینے والے مسلم لیگی امیدواران، صوبائی و مرکزی اسمبلی سے حلفیہ تحریری اقرار نامہ لکھوایا کہ وہ کامیاب ہونے پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کی تحریک چلائیں گے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نعرہ حق اور کشمیر کمیٹی

9 مئی 1932ء کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو لکھا کہ آئندہ کشمیر کمیٹی کا صدر مرزائی نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین اس کمیٹی کا صدر تھا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی اس پرزور تحریک اور مؤثر آواز کے نتیجے میں مرزائی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین، 17 مئی 1933ء کو کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دے کر دفع ہوگیا۔

نیشنل ہوٹل لاہور میں منعقد ہونے والے اجلاس میں مرزا بشیر الدین کے بھاگ جانے کے بعد علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو صدر اور ملک برکت علی کو سیکرٹری منتخب کرلیا گیا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ جانتے تھے کہ مرزائی جماعت یہودیت کا چربہ اور انگریز کی وفادار ہے اگر یہ کشمیر کمیٹی میں رہتے ہیں تو ہمارے فیصلوں اور دیگر تمام رازوں سے استعماری طاقتوں کو آگاہ کردیں گے۔ کشمیر کمیٹی کے قادیانی صدر ہونے کی وجہ سے قادیانی مبلغین نے کشمیر بھر میں ارتداد کی تبلیغ شروع کردی تھی۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسے محب وطن اور غیرت مند شخص کو یہ کیسے گوارہ ہوتا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہر جماعت اور کمیٹی سے قادیانیوں کو نکالنے کا عزم لے کر نکلے تھے اور خدا تعالیٰ نے ہر مقام پر ان کو کامیابی عطا فرمائی۔ موجودہ دور کی حکومتی وغیر

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حکومتی سیاسی جماعتوں کو کردار اقبال اور افکار اقبال کی روشنی میں غیرت ایمانی اور اسلام سے وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے کلیدی عہدوں اور اپنی جماعتوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کے دشمنوں اور افرنگ کے ایجنٹوں کو فوری نکال دینا چاہیے۔

ہندو رہنماؤں کی کوشش تھی کہ مسلمان مرزائی تحریک کو دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح ایک دینی فرقہ تصور کرلیں تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ دینی تحریک ہرگز نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے اندر سے اسلامی روح اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے لیے قائم کی گئی ایک جماعت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ 1799ء سے ہندوستان میں اسلامی دینیات کی جو تاریخ رہی ہے اُس کی روشنی میں اس تحریک کے محرکات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

دنیا اسلام کی تاریخ میں 1799ء کا سال بے حد اہم ہے اسی سال سلطان ٹیپو کو شکست ہوئی، اسی سال جنگ نورینو ہوئی جس میں ترکی کا بیڑہ تباہ ہوگیا اور ایشیاء میں اسلام انحطاط کو پہنچ گیا۔ مسلمانوں کے زوال کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ نے سوچا کہ کیوں نہ شکست خوردہ اور روبہ زوال مسلمانوں کے اندر ایک ایسا فتنہ پیدا کردیا جائے جو صدیوں تک مسلمانوں کی توڑ پھوڑ میں لگا رہے اور اُن کی اصل قوت جہاد (جس نے یہود و نصاریٰ کا راستہ روک رکھا تھا) کے خلاف ایک جعلی نبی سے فتوے حاصل کرکے دنیا میں پھیلا دیئے جائیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء ہند نے بھی قادیانیت کو ایک دینی تحریک تصور کرکے دینیاتی حربوں سے اس کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مقابلے کے اس طریقہ کار کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ناپسند فرمایا کیونکہ یہ دینی تحریک نہیں یہود و نصاریٰ کا خود کاشتہ پودا اور اسلام کا غدار ہے انہیں فتنہ ہی کی حیثیت سے سمجھنا چاہیے اور فتنہ کے مکمل خاتمے تک جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔

فتنہ مرزائیت کا خاتمہ اور ہماری بقاء

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اگر استحصال نہ کیا گیا تو آئندہ شدید نقصان پہنچے گا۔ (عبدالرشید طارق، ملفوظات)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مرزائیت ایک ڈرامہ ہے

''نہرو کو جواب دیتے ہوئے فرمایا تمام ایکٹرز جنہوں نے احمدیت کے ڈرامے میں حصہ لیا وہ زوال اور انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔'' (بہ جواب نہرو)

مرزائیت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں

10 جون 1935ء کو سٹمین کے نام خط میں فرمایا کہ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق ہے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے۔ (کیونکہ یہ مسلمانوں کا ایک فرقہ نہیں یہ کافر، مرتد، زندیق ہیں اور مرزائیت کا ڈرامہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے رچایا گیا۔ ناقل)

ہندو اور قادیانی دونوں مسلمانوں کے دشمن ہیں

پنڈت نہرو اور قادیانی دونوں مختلف وجوہ کی بناء پر مسلمانان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے۔ (پنڈت جواہر لعل نہرو کے مضامین مطبوعہ ریویو کا جواب)

دوسرے خط میں نہرو کو جواب دیتے ہوئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو سٹے باز کا لقب دیا۔

مسلمانوں کو دین سے بیزار کرنے والی جماعت قادیانی

اس قماش کے مذہبی مدعیوں کی حوصلہ افزائی کا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ لوگ مذہب سے بیزار ہونے لگتے ہیں اور بالآخر مذہب کے اہم عنصر کو اپنی زندگی سے خارج کر دیتے ہیں۔ (بجواب نہرو)

مرزا قادیانی کی اسلام کے خلاف بکواس

ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک (مرزا) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حکم دیا تھا۔ علاوہ ازیں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر ہیں..... ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا سٹمین کے جواب میں بیان)

ہر قادیانی مکروہ فریب اور کذب سے کام لیتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ ہم تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اور لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیں (قادیانیوں کو) کافر قرار دے کر غلط کرتے ہیں حالانکہ قادیانیوں کے عقائد میں شامل ہے کہ جو مرزا قادیانی کو نبی اور رسول نہیں مانتا وہ پکا کافر اور مشرک ہے۔

(سٹمین کے جواب میں ایک اقتباس)

مرزائیت سے شدید نفرت

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قادیانیت سے اس درجہ نفرت کرنے لگے تھے کہ ان کے نزدیک اس سے بڑا معاشرتی ناسور اور کوئی نہ تھا۔ (اقبال دورون خانہ از خالد نظیر صوفی)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں سے نرم رویہ، رواداری اور تعلق داری کو غیرت ایمانی کے سخت خلاف سمجھتے تھے بلکہ ایسے لوگوں کو اپنے ہاں سے اٹھوا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے تم پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے دوستانہ رویہ رکھتے ہو یہ رویہ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کے مترادف ہے۔

غلط رواداری

کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ معاندانہ قوتوں کے خلاف اپنی مدافعت کرے۔ اصل جماعت (جماعت حق) کو رواداری کی تلقین کی جائے اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو خواہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام طرازی سے لبریز ہو۔ (قادیانیت اور اسلام بہ جواب نہرو)

نام نہاد تعلیم یافتہ طبقہ کے مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مغربیت کی ہوا نے انہیں حفظ نفس کے جذبہ سے عاری کر دیا ہے۔ لیکن عام مسلمان جوان کے نزدیک ملازادہ ہے اس تحریک کے مقابلہ میں حفظِ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔

(قادیانیت اور اسلام بہ جواب نہرو، اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قادیانیت)

انسانی سوسائٹی کے لیے تباہی

اسلام ایسی کسی تحریک کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتا جو اس کی موجودہ وحدت کے لیے خطرہ اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لیے مزید افتراق کا باعث ہو۔

(قادیانیت اور اسلام بہ جواب نہرو، اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قادیانیت)

اسلامی ریاست کا فرض

جب کوئی شخص ایسے ملحدانہ نظریوں کو رواج دیتا ہے جس سے نظام اجتماعی خطرہ میں پڑ جاتا ہے تو ایک آزاد اسلامی ریاست پر اس کا انسداد لازم ہو جاتا ہے۔

(پنڈت نہرو کے جواب میں)

ایک دلچسپ روایت ملفوظات اقبال رحمۃ اللہ علیہ میں اقبال کی زبانی بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے جب نیا نیا الہام کا دعویٰ کیا تو وہ سیالکوٹ کی مسجد میں (یہ مسجد علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے قریب پچھلی جانب جانے والی گلی میں تھی) اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ ایک روز اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی پہنچ گئے اور کہا کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ مرزا نے سننے پر رضامندی ظاہر کی تو انہوں نے عربی میں مرزائیت کے خلاف کچھ فقرے جوڑ کر پیش کر دیئے جس پر مرزائی جماعت ان کے خلاف ہو گئی۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مرزا پر اس زبردست طنز کی وجہ سے اس کی سخت سبکی ہوئی۔

شان ختم نبوت اور کلام اقبال رحمۃ اللہ علیہ

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد

"پس اللہ نے ہم پر شریعت، ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت ختم کر دی۔"

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رونق از ما محفلِ ایام را
او رسل راختم ما اقوام را

''ہمارے رسول ﷺ پر سلسلۂ انبیاء اور ہم پر سلسلۂ اقوام تمام ہو چکا اب بزم جہاں کی رونق ہم سے ہے۔''

لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردۂ ناموسِ دین مصطفیٰ است

''رحمت اللعالمین کا یہ فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں احسانات خداوندی میں سے ایک بڑا احسان ہے۔ دین مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کا محافظ بھی یہی ہے۔ (مثنوی رموز بے خودی از مجموعہ اسرار رموز)

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
(ضرب کلیم)

مرزا قادیانی کی انگریز حکومت سے وفاداری پر علامہ فرماتے ہیں۔

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کر دے
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورت چنگیز

☆☆☆☆☆

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

7 ستمبر یوم فتح

(اہل اسلام کو مبارک ہو)

غلام دستگیر فاروقی

اسلام حق تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین، آخری پیغام ہدایت ہے۔ جو حضور ختمی مرتبت ﷺ کے تصدق آخری امت، امت محمدیہ کو عطا کیا گیا حق تعالیٰ نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ فرما کر حفاظت کا ذمہ لیا جبکہ امت محمدیہ کو اعزاز بخشا کہ جارحۂ خداوندی کی حیثیت سے دین متین کی پاسبانی کا فرض ادا کریں۔ جب کوئی فتنہ سر اٹھائے اس کی سرکوبی کر کے دین حقہ کا علم بلند کریں۔

اسی لیے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عَدُوْلَهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ اِنْتِحَالَ الْمُبْسِطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ

(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، ص ۳۶)

”ہر آئندہ نسل میں اس علم دین کے حامل ایسے عادل اور ثقہ لوگ ہوں گے جو اسے غالیوں کی تحریف باطل پرستوں کے غلط دعوؤں اور جاہلوں کی تاویل سے پاک کریں گے۔“

غور و خوض سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ خالق کائنات نے صرف دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس کے ضمن میں حافظان دین وملت کی حفاظت کا بھی قطعی و یقینی وعدہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ہر صدی میں اس لشکر ربانیہ کا کوئی نہ کوئی دستہ دین اسلام کی حفاظت کے محاذ پر اللہ و رسول کے دشمنوں سے مصروف پیکار نظر آئے گا اسی پر بس نہیں بلکہ دشمنان دین وملت کی تحریفات و تاویلات کے گمراہانہ راستہ میں آہنی دیوار نظر آتا ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مجاہدین و محافظین اسلام کی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پوری تاریخ وعدہ اِنَّا نَحْنُ ..... الخ کی عملی تفسیر ہے۔

قارئین! گیارہویں صدی سے چودھویں صدی تک ہندوستان کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو آپ کو یہ بات واضح نظر آئے گی کہ دینی قطبیت کا مرکز ومحور اسلامی ملکوں سے ہندوستان منتقل ہوگیا۔ چنانچہ دینی و مذہبی خدمات، حدیث وتفسیر کی خدمات، ہدایت خلق کا کام، سنت احیاء اور ردّ بدعات کا کام، محبت وعشق مصطفیٰ اور ناموس رسالت کے تحفظ کے اعتبار سے ہندوستان کا خطہ دوسرے اسلامی ملکوں پر سبقت لے گیا۔ کیونکہ ان صدیوں میں جو شخصیات اس خطہ میں نمودار ہوئیں ان کی نظیر دوسرے ملکوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً گیارہویں صدی کے آغاز میں حضرت مجدد الف ثانی المتوفی 1034ھ بارہویں صدی کے وسط میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی 1176ھ تیرہویں صدی میں امام احمد رضا خان المتوفی 1340ھ

..... 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد مسلمانوں کا مستقبل بظاہر تاریک نظر آرہا تھا انگریز کے منحوس قدم ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کا نام ونشان مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ کہتے تھے اسلام تو اب صرف چند سالوں کا مہمان ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ یہی نعرہ اس وقت بھی کچھ لوگوں نے لگایا تھا جب سرکار مدینہ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد پورا خطہ عرب ارتداد کی آگ کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔ گیارہویں صدی میں بھی کچھ ایسے ہی نظریات سامنے آئے جب طاغوت اکبر ''جل جلالہ'' کا نعرہ لگاتے ہوئے ''دین الٰہی'' تصنیف کر رہا تھا۔ ان تمام مواقع پر حق تعالیٰ کا وعدہ جو حفاظت دین کے متعلق تھا کبھی خلیفہ حضرت صدیق اکبر کی صورت میں ظہور پذیر ہوا کبھی مجدد الف ثانی کی صورت میں کبھی شاہ ولی اللہ کی صورت میں کبھی امام فضل حق خیر آبادی کی شکل میں سامنے آیا اور کبھی امام احمد رضا خاں کو اس نے کھڑا کیا۔

1857ء کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد جب مسلمانوں کی تلوار عارضی طور پر ٹوٹ چکی تھی، تاج وتخت لوٹ چکا تھا۔ آزادی کا نام لینا جرم تھا۔ جہاد کا نام لینا حرام تھا جب اسلامیان عالم کا فیصلہ گورے آقاؤں کے رحم پر تھا انگریز کو سوجھی اب کسی شخص کو میدان میں لاؤ جو دعویٰ نبوت کرے اور مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰ کی چنگاری کو ختم کرے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ حکومت مسلمانوں کے جسموں پر تو کر رہے ہیں لیکن مسلمانوں کے دل نبی رحمت ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی ناموس کے لیے ڈھرکتے ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانی اعتقادات

بہر حال آنے والا بھی بڑا مکار تھا اس نے دعویٰ نبوت کے لے دو بعثتوں کا نظریہ ایجاد کیا کہا سرکار مدینہ کی ایک بعثت تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں ہوئی تھی اور دوسری (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں قادیان کی ملعون بستی میں۔ کہا 1857ء کے بعد قرآن (معاذ اللہ) اُٹھا لیا گیا اب دوبارہ قادیان میں نازل ہوا ہے۔ اس طرح تیرہویں صدی کے بعد نبی رحمت ﷺ کی بعثت مبارکہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے خود خاتم النبیین کے منصب پر فائز ہو گیا (معاذ اللہ)

بس پھر کیا تھا جو دل میں آیا کہہ دیا اپنے زہریلے قلم سے خدا اور اس کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا، کن فیکون کا مالک بنا، زندہ اور مارنے کا دعویٰ، نبوت کا اعلان کر کے انبیاء سے برتری کا دعویٰ، کہا ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔ حضرت علی کو جھوٹا اور شرابی کہا، کہا ابوبکر و عمر تو میری جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے، کہا زندہ علی کو پکڑ و مردہ علی کو تلاش نہ کرو، کہا حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔ کہا قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں ارباب عقل و دانش! کیا کچھ لکھوں مسلمانوں کی نماز جنازہ، مسلمان کی اقتداء میں نماز اور مسلمانوں سے رشتہ حرام قرار دیا، مسلمانوں کو یہودی، عیسائی، کافر، کتے، سور، حرامزادے کہا۔ مسلم عورتوں کو کتیاں کہا۔ الغرض جو منہ میں آیا بکتا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ صدر اوّل سے لے کر آج تک جتنے فتنے بھی پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے اگر تمام ملاحدہ، زنادقہ اور مدعیان نبوت و مہدویت کی تلاویلات و تحریفات کو میزان کے ایک پلڑے رکھا جائے اور قادیانی تحریفات کو دوسرے پلڑے میں تو یقینی طور پر قادیانی تحریفات کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (مندرجہ بالا عبارات کو احقر کی کتاب ''آئینہ قادیانیت'' میں بحوالہ دیکھا جا سکتا ہے)

عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم اور امت مسلمہ

اسلام کی بنیاد کلمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ کے دو حرفی عہد پر رکھی گئی اللہ تعالیٰ کے سوا مدعی اُلوہیت کا وجود نا قابل برداشت ہے اسی طرح محمد رسول اللہ کے بعد کسی مدعی نبوت کے بساط نبوت پر قدم رکھنے کی گستاخی بھی لائق تحمل نہیں اللہ وحدہ لاشریک اپنی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الوہیت میں لاشریک اور نبی رحمت ﷺ ختم نبوت میں لاشریک یہی عقیدہ ختم نبوت ہے جس پر کل امت مسلمہ قائم ہے۔ جو لوگ اس کلمہ کو دل و جان سے تسلیم کر کے اسلام سے وابستہ ہو گئے ان پر فریضہ عائد ہے کہ باغیان ختم نبوت کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کی تعمیر کردہ عمارات کو پاش پاش کر دیں تاریخ گواہ ہے کہ امت مسلمہ نے کسی دور میں بھی اس عظیم فریضہ سے غفلت نہیں کی۔ اسود عنسی، طلیحہ اسدی، مسیلمہ کذاب، ان باغیان ختم نبوت اور ان کی فوجوں کا جو حال ہوا اس پر سپہ سالاران ختم نبوت اور فدایان مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے تاریخی حقائق و واقعات پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔

حضور نبی رحمت ﷺ کے فرمان کے مطابق باغیان ختم نبوت و مدعیان ختم نبوت کا سلسلہ چلتے چلتے تیرہویں، چودھویں صدی تک پہنچا تو پنجاب کے علاقہ میں ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ کے ایک غیر معروف گاؤں ''قادیان'' میں مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ٹھہرا عالم اسلام کے عظیم علماء نے حسب روایت اپنی تحاریر اور مناظروں سے فتنہ قادیانیت کو آڑے ہاتھوں لیا سب مسالک نے کام کیا کرنا بھی چاہیے تھا لیکن علمائے اہلسنت نے قادیانیت کے سینے میں جو نشتر چبھوئے قادیانیت آج تک ان کو محسوس کر رہی ہے۔ ان عظیم اکابر اہلسنت میں سید علامہ غلام دستگیر قصوری ہاشمی، امام احمد رضا خان بریلوی، علامہ غلام قادر بھیروی، سید پیر مہر علی گولڑوی، پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور دیگر علماء اہلسنت کے نام نمایاں ہیں جن کو طوالت کے پیش نظر چھوڑ رہا ہوں۔

14 اگست 1947ء کو اللہ کریم نے اپنے محبوب ختمی مرتبت ﷺ کے طفیل مسلمانوں کو ملک پاکستان کی عظیم دولت سے نوازا۔ قادیان میں چونکہ نحوست ڈیرے کیے ہوئے تھی اس لیے وہ منحوس جگہ ملک پاکستان میں شامل نہ ہوئی۔ بدقسمتی سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ (سر ظفر اللہ خان) قادیانی بنا۔ جس بناء پر پاکستان میں پہلی تحریک ختم نبوت 1953ء میں چلی جس میں 15000 سے 20000 ختم نبوت کے شیروں نے اپنی جان سرکار دو عالم ﷺ کی تحفظ ختم نبوت کے لیے نچھاور کی اور قیامت تک کے لیے امر ہو گئے۔ تحریک کو زور سے دبا دیا گیا لیکن مسلمان اس تحریک کے ذریعے فتنہ قادیانیت کو خوب سمجھ چکے تھے۔

29 مئی 1974ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی اوباشوں نے قادیانی دھرم کے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

چوتھے نام نہاد گرو مرزا طاہر احمد کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا جس کے ردعمل میں دوبارہ تحریک ختم نبوت 1974ء چلی اب تحریک اتنا زور پکڑ چکی تھی اور اکابرین کی جدوجہد اتنی مخلصانہ تھی کہ اس وقت کے وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی میں فیصلہ کے لیے پیش کیا جائے۔ قومی اسمبلی کے معزز اراکین آزادانہ، منصفانہ جو فیصلہ کریں گیں سب کے لیے قبول ہوگا۔

اس اعلان کے ہوتے ہی قادیانی دھرم نے وزیراعظم پاکستان اور قومی اسمبلی کے جنرل سیکرٹری کو درخواست ارسال کی کہ چونکہ مسئلہ ہمارے عقائد سے متعلقہ ہے لہٰذا ہمیں اسمبلی میں پیش ہونے کا موقع فراہم کیا جائے اس درخواست کو قبول کیا گیا اور مشاورت کے بعد قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں (مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ حکیم نورالدین کی موت کے بعد قادیانی دو گروہوں میں بٹ گئے قادیانی احمدی، لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا مؤقف پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔

قومی اسمبلی کی کارروائی

قادیانی دھرم کے تیسرے گرو مرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے صدر الدین لاہوری، مسعود بیگ لاہوری اور عبدالمنان لاہوری پیش ہوئے یاد رہے اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان تھے وہ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کے چیئرمین بھی قرار پائے انہی کی صدارت میں مہینہ بھر اجلاس وقفہ وقفہ سے منعقد ہوتا رہا۔ جبکہ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار تھے لہٰذا طے پایا کہ خصوصی کمیٹی کے جتنے بھی ارکان ہیں تمام سوال کر سکتے ہیں لیکن سوالات اٹارنی جنرل کے ذریعے ہوں گے۔ قومی اسمبلی کی موجودہ بلڈنگ میں نہیں بلکہ ان دنوں اجلاس پاکستان سٹیٹ بینک اسلام آباد کی بلڈنگ میں ہوتے تھے۔ چنانچہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے تحت 5 اگست 1974ء بروز پیر صبح 10 بجے مرزا ناصر احمد پر جرح کا آغاز ہوا۔

5 اگست سے 10 اگست تک، پھر 20 اگست سے 24 اگست تک گیارہ دن مرزا ناصر احمد پر جرح ہوئی جبکہ 28، 27 اگست کو لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح ہوئی اس طرح کل 13 دن قادیانی اور لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح مکمل ہوئی ان دنوں کے علاوہ خصوصی کمیٹی کے ممبران نے بھی بحث میں حصہ لیا بیانات ہوئے۔ چنانچہ نتیجتاً قومی اسمبلی کی اس مسئلہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانیت پر کارکردگی کے کل 21 دن ہیں۔

یوم فتح

7 ستمبر 1974ء کا سورج عالم اسلام کے لیے خوشخبری کی نوید لے کر طلوع ہوا 7 ستمبر کو اجلاس ہوا جس میں قادیانی، لاہوری، مرزا قادیانی کو ماننے والے دونوں گروپوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ 1953ء میں جن فدایان ختم نبوت نے قربانیاں پیش کیں رنگ لے آئیں علماء ملت اسلامیہ کی بے لوث دن رات کی محنت پروان چڑھی۔ یقیناً یہ علمائے حقہ کی محنت کا رنگ تھا کہ اہلیان پاکستان کے حصہ میں یہ عظیم دن آیا آیئے اس تصور میں صرف ایک بات عرض کر کے اجازت چاہتا ہوں جس سے آپ کو فیصلہ کرنے میں دشواری نہیں ہوگی کہ اس تحریک میں کیسے درویشان امت تھے کہ ہم کامیاب ہو گئے۔

صورت بھی نورانی، سیرت بھی نورانی

امام شاہ احمد نورانی صدیقی جن کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے سب سے پہلے قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشی اور مجھے یقین کامل ہے کہ بارگاہ خاتم النبیین میں میرا یہ عمل سب سے بڑا وسیلہ شفاعت ونجات ہوگا۔''

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد منیب الرحمٰن صاحب نے محافظان ختم نبوت پاکستان کی سرپرستی میں تحصیل لالیاں میں ہونے والی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس 2016ء میں فرمایا کہ

> ''حضور ختمی مرتبت ﷺ کے سامنے مجاہدین ختم نبوت 1974ء کی جو لسٹ ہے امام شاہ احمد نورانی کا نام اس فہرست میں پہلے نمبر پر ہے۔'' (سبحان اللہ)

آیئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے شاہ احمد نورانی کا اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ پڑھیں اور مجھے اجازت فرمائیں۔ محمد متین خالد اپنی کتاب ''تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت'' میں لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ آگرہ کے اکبر عادل صاحب سی ایس پی ریٹائرڈ سیکرٹری وزارت صنعت و حرفت حکومت پاکستان نے پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب سے ذکر کیا کہ آپ کے صدر جمعیت

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(جمعیت علمائے پاکستان) عجیب آدمی ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی اپنی پیش کردہ قرارداد سے دو لفظوں کے اخراج پر انہیں بہت بھاری رقم مل رہی تھی جو انہوں نے ٹھکرا دی۔ مفصل واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اسلام آباد میں تحریک ختم نبوت 1974ء کے دوران میرے مکان پر علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت تھی۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ قادیانی لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے بعض سرکردہ لوگ وہاں آئے اور پوچھا کہ کیا آپ کے یہاں مولانا نورانی تشریف فرما ہیں، ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ بس میں ان لوگوں کو اندر لے گیا اور حضرت نورانی صاحب سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ ان لوگوں میں تین چار اعلیٰ سرکاری افسر بھی تھے۔ ایک صاحب نے کہا جناب آپ نے قومی اسمبلی میں اپنی پیش کردہ قرارداد میں لاہوری گروپ کو بھی غیر مسلم قرار دیا ہے حالانکہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ مجدد مانتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی قرارداد میں ہمارا ذکر درست نہیں ہے۔ آپ یوں کریں کہ اپنی قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں۔ ہم اس کے عوض آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں (یاد رہے 1974ء میں پچاس لاکھ روپے کروڑوں بلکہ اربوں کے برابر تھے) اس پر علامہ نورانی طیش میں آ گئے اور بلند آواز میں فرمایا:

''اوہ کم نصیبو! ہمارا سودا تو دربار مصطفیٰ ﷺ میں ہو چکا ہے۔ ہم آپ کی پیش کش جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، اس لیے کہ ہمارا جوتا اس پیش کش سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت ہے اور جو اسے مجدد یا مسلمان مانتا ہے، وہ بھی کافر ہے اور میری قرارداد سے کوئی لفظ حذف نہیں ہوگا'' آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں ورنہ آپ کے لیے اچھا نہ ہوگا۔ اس پر وہ لوگ چلے گئے تو علامہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بڑی بڑی اعلیٰ حکومتی شخصیات سفارش کرتی ہیں کہ صاحب! ان لوگوں کا آپ کیوں ذکر لے آئے ہیں۔ یہ تو نبی نہیں مانتے لیکن الحمدللہ! اللہ کریم نے استقامت عطا فرمائی۔ یہ پیسے آنی جانی چیز ہے۔ اصل دولت ایمان کی دولت ہے جو سرمایہ آخرت ہے۔''

کسی نے کیا خوب کہا تھا: ''مولانا نورانی نہ جھکتا ہے نہ بکتا ہے۔''

☆☆☆☆☆

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے عبرتناک انجام

عرفان محمود برق

قرآن واحادیث کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ انسان کی تخلیق سے لیکر تا قیامت اس کائنات میں دوطرح کی طاقتیں کام کرتی رہیں گی۔ 1۔رحمانی طاقتیں 2۔شیطانی طاقتیں۔دنیائے عیسائیت کا مشہور نام پادری لیڈ بیٹر جس نے قرآن واحادیث میں بیان کردہ ان حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی کتاب The Invisible Influence میں اس بات کی وضاحت کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اچھی اور بُری دونوں طرح کی طاقتوں کی آپس میں ہمیشہ سے جنگ رہی ہے۔اچھے لوگوں میں یہ طاقتیں خدائی نصرت، خدائی مدد اور فتح کی صورت میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ برائی کے مددگار جنات وشیاطین ہوتے ہیں، یہ اپنے پیچھے چلنے والوں کی سرپرستی کرتے ہیں اور انہیں طاقت فراہم کرتے ہیں۔لیکن جیت بالآخر اچھائی کی ہی ہوتی ہے۔اللہ اپنی اطاعت کرنے والے اپنے خاص بندوں کو اس کا صلہ یوں دیتا ہے کہ اُن کے دکھ دُور کر دیتا ہے اور اپنی جنتوں میں انہیں داخل کر دیتا ہے۔نافرمانوں پر ذلت کا عذاب مسلط کر دیتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نجات کا راستہ صرف اور صرف دین اسلام ہی ہے۔اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی دین بھی قابل قبول نہیں۔اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نعمت (مراد ختم نبوت) مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین چن لیا۔" (سورۃ المائدہ، پارہ 6، آیت 3)

شیطانی طاقتوں کا آلہ کار مرزا قادیانی جس نے ظلم عظیم یہ کیا کہ اسلامی تعلیمات کے حسین لباس کو اپنی طاویلات باطلہ کی قینچی سے کترنے کی ناپاک کوششیں کیں اور اپنے کفریہ، ملحدانہ اور باطل عقائد کو اسلام کا نام دے کر لوگوں میں متعارف کروایا۔ عقیدہ توحید پر حملہ کیا خود کو توحید پرست بتا کر، عزت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھپٹا خود کو عاشق رسول بتلا کر، قرآن پاک کے خلاف ہرزہ سرائی کی قرآن کا محبّ کہلوا کر، احادیثِ رسول ﷺ کو روندتا رہا، نائبِ رسول کا روپ بنا کر (نعوذ باللہ) اسلام میں اس کفر کی نوعیت کو زندیقیت اور اس کے ماننے والوں کو زندیق کہتے ہیں۔ یعنی کفر کی سب سے خطرناک قسم، کفر کی سب سے بڑی ڈگری، ایسے کافر کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی پیشاب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگا دے، شراب خانے کے باہر مسجد کا بورڈ آویزاں کر دے، سور کے گوشت کو بکرے کا گوشت کے نام پر فروخت کرے۔

مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا یہ جرم اتنا سنگین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کی شکل میں عذاب الیم تیار کر رکھا ہے اور بعض اوقات اللہ پاک ایسے مجرموں اور ان کی حمایت کرنے والوں پر عذاب کا سلسلہ اس دنیا سے ہی شروع کر دیتا ہے تا کہ اوروں کی ہدایت کا باعث بن جائے۔ آیئے اس نیت سے مندرجہ ذیل قادیانی اور قادیانی نوازوں کے عبرت ناک انجام پڑھتے ہیں کہ اپنے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کا پہرہ دیں گے۔ اور شیطانی طاقتوں کے آلہ کار ایسے زندیقوں کی صحبت سے ہر صورت بچیں گے۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

میرے قبول اسلام کی ایک وجہ:

میرا تعلق ایک قادیانی گھرانے سے تھا، اللہ رب العزت نے اپنی رحمت کے موتی میری جھولی میں ڈال دیئے اور میں نے قادیانی مذہب پر لاتعداد لعنتیں بھیج کر سچے دین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اسلام کو قبول کرلیا۔ میرے قبول اسلام کی کئی ایک وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اللہ پاک نے کچھ خوابوں کے ذریعے سے بھی میری مدد فرمائی۔ میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا چٹیل میدان ہے۔ سورج کی آتشی کرنوں سے زمین کا سینہ بہت تپ چکا ہے۔ مجھ سے کچھ فاصلے پر آگ کا ایک بہت بڑا الاو روشن ہے جو مزید گرمی کا باعث بن رہا ہے۔ اتنے میں ایک خوفناک قسم کا فرشتہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے میری طرف آتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ سے میری بھی کلائی پکڑ کر اس آگ کی جانب دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ میں اُس سے اپنی کلائی چھڑانے کی بہت کوششیں کرتا ہوں لیکن وہ نہیں چھوڑتا اور آگ کی طرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔ جیسے جیسے ہمارے اور اس آگ کے درمیان فاصلہ سمٹنا شروع ہوتا ہے ویسے ویسے گرمی کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ آخر وہ فرشتہ یک لخت مجھے چھوڑ دیتا ہے اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔ گرنے کے فوراً بعد میں جیسے ہی سر اٹھا کر اس فرشتے کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ الاو کے بہت قریب پہنچ کر مرزا قادیانی کو اس میں پھینک دیتا ہے۔ آگ بھوکے شیر کی طرح مرزا قادیانی پر جھپٹتی ہے اور اسے اپنے اندر گہرائی میں لے جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلتی ہے اور میں گھبرا کر اُٹھ جاتا ہوں۔ میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔ بیدار ہونے کے فوراً بعد یہ وہ موقع تھا جب میں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے قادیانیت پر مکمل طور پر لعنت بھیجی اور اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ الحمدللہ

لمبے ڈنک والی عجیب مکھیاں:

جب میں نے اسلام قبول کیا اس سے تقریباً چھ سات سال بعد کی بات ہے میں ایک بار اپنے کسی ذاتی کام سے مناواں لاہور کے قریب ایک گاؤں ہانڈو گجر گیا جہاں قادیانیوں کا قبرستان بھی موجود ہے۔ اپنے کام سے واپسی پر میں نے معلومات کی غرض سے قادیانیوں کا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قبرستان دیکھنے کا ارادہ کیا۔ جب قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ دور ایک قبر سیاہ رنگ کی معلوم ہوئی، قبرستان میں ایک عجیب سی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے اس قبر کی طرف چلنا شروع کر دیا، چلتے چلتے بدبو میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا، میں نے رومال نکال کر اپنے ناک پر رکھ لیا۔ جب قریب پہنچا تو کیا دیکھا کہ وہ سیاہ رنگ کی قبر درحقیقت سیاہ قسم کی مکھیوں سے بھری ہوئی تھی جنکے عجیب قسم کے لمبے لمبے ڈنک بھی تھے۔

واضح رہے کہ قادیانی اپنے قبرستانوں میں 5، 7 قبریں پہلے ہی سے ڈیڑھ دو فٹ کی گہرائی تک کھدائی کر کے رکھتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں میری کتاب قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں کا باب مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان پر سائنسی رپورٹ) مکھیوں سے بھری اس قبر کے ساتھ والی کچھ قبریں خالی تھیں جنکے پیٹ ابھی قادیانی مُردوں سے بھرنے تھے۔ درمیان میں ایک اینٹ (چار انچ) کی دیوار تھی جس پر ایک جگہ سیمنٹ کم لگنے کی وجہ سے سوراخ تھا۔ وہ مکھیاں اس سوراخ سے قبر کے اندر باہر جا رہی تھیں، بدبو سے دماغ پھٹا جا رہا تھا، میں تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا۔ مجھے اس قبرستان میں ایک چھوٹا سا مکان دیکھائی دیا جس کے باہر ایک قادیانی گورکن بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ اُس کونے میں جو آخری قبر ہے وہ کس کی ہے اور کب بنی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس سائیڈ پر آخری قبر میں دو دن پہلے الطاف پارک لاہور کے ایک مربی صاحب (قادیانی پادری) دفن ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہاں جا کر دیکھو عجیب ڈنک والی مکھیوں کی تواضع آپ کے مربی صاحب سے کی جا رہی ہے۔ وہاں اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔

مرقد کی وحشت بتا رہی ہے
مدفن ہے یہ کسی گستاخ رسول کا

وہ ایسے بولتی جیسے کتیا بھونک رہی ہے:

میری قادیانی دادی کی سگی بہن اپنے مرنے سے کچھ عرصہ قبل محلّہ پاک نگر کا چھوپورہ لاہور کی گلی نمبر 30 میں اپنے قادیانی داماد سعید احمد عُرف چوندو کے گھر منتقل ہو گئی تھی۔ اس

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نے اپنی ساری زندگی قادیانیت کے مشن کو سادہ لوح مسلمان عورتوں میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مرنے سے چند ماہ قبل اس پر فالج کا اٹیک ہوا، یہ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ میں جب اس کے گھر جاتا تو دیکھتا وہ ایک چارپائی پر لیٹی ہوتی جب اس سے کوئی بات کرتا تو آگے سے جواب دیتے ہوئے باقاعدہ بھونکنے لگتی، باہر سے گزرتے ہوئے لوگ یہی سمجھتے کہ ان کے گھر کوئی کتیا ہے جو بھونک رہی ہے، آخر یہ بات پورے علاقے میں مشہور ہوگئی کہ سعید احمد عُرف چوندو کی ساس کتیا کی طرح بھونکتی ہے۔ اس کے منہ سے ہر وقت پیلے رنگ کی رالیں ٹپکتیں جن سے پاخانے کی بدبو آتی تھی۔ آخر اسی حالت میں مر کر جہنم کی طرف سدھار گئی۔

چلے جاو میں نے نہیں جانا:

میرا سگا چچا شبیر احمد جو کہ بہت متعصب قسم کا قادیانی تھا۔ جب مرزا قادیانی کا ذکر آتا تو اس کی حمایت میں شیطانی دلائل دیتا، لیکن جب اسے مرزا قادیانی کذاب کی اپنی تحریر کردہ کتابوں سے اسکا کافر، مرتد اور دجال ہونا ثابت کیا جاتا تو بجائے کچھ بات سمجھنے کے غصے سے بے قابو ہو جاتا اور زبان سے مرزا قادیانی کی طرح گالیوں کی بوچھاڑ کر دیتا۔ ایک دفعہ میں نے اس سے سوال کیا کہ اگر کوئی اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرے تو تم اس کے بارے میں کیا کہو گے؟ جواباً میرے چچا نے کہا کہ وہ کافر ہے جو اللہ کے کسی نبی کی شان میں بھی گستاخی کرے۔ میں نے اسے مرزا قادیانی کذاب کی کتاب انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 291 کھول کر دیکھائی جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہرزا سرائی کی تھی کہ: آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (نعوذ باللہ) نیز مرزا قادیانی کے ملفوظات جلد 4 ص 88 کی تحریر دیکھائی جس میں لکھا تھا:

مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی (نعوذ باللہ)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جب میرے چچا نے یہ حوالہ جات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور کانوں سے سنے تو بجائے مرزا قادیانی کذاب پر لعنتیں بھیجنے کے کہنے لگا:

ہمارے مرزا صاحب جو بھی کہتے تھے سب سچ تھا، حق تھا یہ باتیں انہوں نے بالکل ٹھیک لکھی ہیں (استغفر اللہ)

اس گستاخ کا انجام یہ ہوا کہ مرنے سے کچھ عرصہ پہلے زبان لڑکھڑانہ شروع ہوگئی۔ ٹانگوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو کبھی گالیاں دینی شروع کر دیتا۔ کبھی اول فول بکنے لگتا، پیشاب، پاخانہ بستر پر ہی نکل جاتا۔ اس کے جسم اور منہ سے نکلنے والی غلیظ قسم کی بدبویوں تو ساری زندگی ہی رہی لیکن ان خاص ایام میں تو بدبو کی انتہا ہوگئی۔ مرنے سے دو دن پہلے اسکی سگی بہن محمودہ بیگم (میری پھوپھی) جو کہ قادیانی ہے اس کا بیان ہے کہ:

میرے بھائی نے شدید گھبراہٹ میں با آواز بلند ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے بار بار یہ کہنا شروع کر دیا تھا چلے جاو میں نے نہیں جانا چلے جاو میں نے نہیں جانا۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کافر کی روح قبض کرنے سے پہلے فرشتے انتہائی خوفناک شکل میں اس کے پاس آتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں نور الصدور، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) آخر خدائی عذاب کی اس لپیٹ میں ہی دائمی عذاب کے لیے جسم سے جان نکل گئی اور جہنم واصل ہوگیا۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدہ دل وا کرے کوئی

چند قادیانیوں کی عبرتناک موت کے واقعات:

چند قادیانیوں کی موت کے عبرتناک واقعات اس نیت سے درج کیے جاتے ہیں تاکہ شاید قادیانیوں میں اللہ کا خوف پیدا ہو جائے اور ان کے دلوں پر لگے ہوئے کفر کے قُفل ٹوٹ جائیں۔ یہ واقعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے اپنے کتابچے،

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانیوں کے عبرتناک انجام میں درج کیے ہیں۔ یہ واقعات من وعن ملاحظہ ہوں۔

قبر پھٹ گئی:

ڈیرہ غازی خان کے قصبے الہ آباد میں ایک بدزبان قادیانی ماسٹر کی موت واقع ہوئی۔ وہ قادیانیت کا مبلغ تھا۔ تدفین کے بعد اس کی قبر میں زبردست آگ لگ گئی اور یہ کیفیت مقامی لوگ تین دن تک دیکھتے رہے۔ قبر میں ایک بڑا گڑھا بن گیا۔ قادیانیوں نے اپنی بے عزتی ہوتے دیکھ کر قبر کے گڑھے کو پتھروں سے بھر دیا اور اس کے اوپر قبر کا چبوترہ قائم کر دیا۔

مردے کا منہ قبلہ سے پھر گیا:

آدھی کوٹ ضلع خوشاب کے نزدیک امام الدین نامی ایک قادیانی رہتا تھا۔ جب 1974ء کی طوفانی تحریک ختم نبوت اٹھی تو مسلمانوں کے غیظ وغضب کو دیکھتے ہوئے امام الدین قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ لیکن وہ منافق اندر ہی اندر قادیانیوں سے رابطے رکھتا تھا اور انہیں مسلمانوں کی ساری خبروں سے آگاہ کرتا تھا۔ ایک دن امام الدین قادیانی بیمار ہوا اور چل بسا۔ مسلمانوں نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا، نماز جنازہ پڑھائی اور لحد تک ساتھ گئے۔ جب اسے قبر میں لٹایا گیا تو ایک مولوی صاحب قبر میں اترے اور انہوں نے اس کا چہرہ مخالف سمت سے قبلہ رُخ کر دیا۔ ایک زوردار جھٹکا لگا اور مردے کا منہ دوسری طرف ہو گیا۔ مولوی صاحب نے سمجھا شاید میرا پاؤں لگ گیا ہے۔ انہوں نے دوبارہ اس کا منہ قبلہ رُخ کیا، لیکن پھر ایک جھٹکا لگا اور منہ دوسری طرف ہو گیا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں: جب تیسری دفعہ بھی اس کا چہرہ قبلہ کی طرف سے ہٹ گیا تو میرے دل میں یہ القاء ہو گیا کہ یہ شخص قادیانی ہے اور اس نے صرف مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا ڈرامہ رچایا تھا۔ سارے حاضرین اس واقعہ کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور جلدی جلدی قبر پر مٹی ڈال کر اپنے گھروں کی طرف بھاگ گئے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سر ظفر اللہ کا ہولناک انجام اور منہ سے غلاظت نکلنا:

فتنہ قادیانیت کا پوپ سر ظفر اللہ بستر مرگ پر بے ہوش پڑا ہے۔ کبھی کبھی آنکھیں کھول کر اپنے اردگرد کھڑے لوگوں کو ہلکی نظر سے دیکھ لیتا ہے۔ کھانے پینے سے عاجز ہے۔ غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے گلوکوز کی بوتلیں چڑھا رکھی ہیں۔ لیکن گلوکوز کا پانی پیلے رنگ کا محلول بن کر منہ کے راستے باہر نکل جاتا ہے اور اس پیلے رنگ کے محلول سے پاخانے جیسی بدبو اٹھ رہی ہے۔ ڈاکٹر ٹشو پیپرز سے بار بار اس غلاظت کو صاف کر رہے ہیں۔ لیکن غلاظت رکنے کا نام نہیں لیتی۔ سر ظفر اللہ بستر پر پیشاب کر رہا ہے۔ کمرے میں اس شدت کی بدبو ہے کہ ٹھہرنا مشکل ہے۔ بدبو و دیگر حفاظتی تدابیر کو مدنظر رکھتے ہوئے قادیانی ڈاکٹروں نے اپنے منہ پر ماسک چڑھا رکھے ہیں۔ عام ملاقات پر سخت پابندی ہے کیونکہ سر ظفر اللہ کا یہ ہولناک انجام دیکھ کر کوئی بھی قادیانی قادیانیت سے تائب ہو سکتا ہے۔ اسی حالت میں ظفر اللہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد بھی اس کے منہ سے غلاظت جاری رہتی ہے جس سے بچنے کے لیے قادیانی ڈاکٹر اس کا منہ کھول کر گلے میں روئی ٹھونس دیتے ہیں لیکن خدائی عذاب بھلا کیسے رُک سکتا ہے؟!!!

قبر سانپوں سے بھر گئی:

محمد رمضان صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں اور آج کل سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیالکوٹ میں ایک بڑا گستاخ قادیانی رہتا تھا۔ قدرت نے اُسے دولت بھی خوب دے رکھی تھی۔ جس نے اسے انتہائی متکبر بنا رکھا تھا۔ میں اکثر قبروں کی کھدائی کا کام کرتا تھا۔ ایک دن کچھ قادیانی میرے پاس آئے اور مجھے قبر کھودنے کو کہا اور بتایا کہ فلاں قادیانی مر گیا ہے میں نے اس قادیانی کی قبر کھودی لیکن جب اس گستاخ رسول کو دفنانے لگے تو مجھ سمیت جنازے میں شامل تمام مرزائیوں نے یہ منظر دیکھا کہ اس کی قبر آہستہ آہستہ سانپوں سے بھرنے لگ گئی اور تھوڑی دیر میں سانپ ہی سانپ ہو گئے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانیوں نے مجھے دوسری جگہ قبر کھودنے کے لیے کہا۔ میں نے جب دوسری جگہ قبر کھودی تو قبر سے ڈراونی آوازیں آنے لگیں اور آگ کی چنگاریاں نکلنے لگیں۔ سب لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ آخر اس مردے کو اسی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

قادیانی کی قبر پر آگ کے گولے:

روڈہ ضلع خوشاب میں ایک انتہائی گستاخ قادیانی حاجی ولد موندار رہتا تھا۔ وہ انتہائی فحش گالیاں بکتا تھا اور گلی کوچوں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتا تھا۔ اس کی ناپاک زندگی کی صبحیں اور شامیں اسی غلاظت سے اٹی پڑی تھیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی آئینی طور پر کافر قرار نہیں دیا گیا تھا اور قادیانی حج پر جا سکتے تھے۔ یہ رذیل بھی مسلمانوں کے ساتھ مکہ مکرمہ چلا گیا۔ وہ وہاں بھی مسلمانوں کا تمسخر اڑاتا تھا، جگہ جگہ پر کھسیانی ہنسی ہنستا، قہقہے لگاتا اور بکواس کرتا تھا کہ میں تو صرف سیر کرنے آیا ہوں کیونکہ اب حج تو صرف ربوہ میں ہوتا ہے۔ یہ گستاخ رسول جب مرا تو اسے قادیانیوں کے الگ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ سورج غروب کے بعد جلد ہی رات کا اندھیرا پہلے کی نسبت قدرے گہرا ہونا شروع ہو گیا۔ رات کو اردگرد کی آبادیوں نے یہ خوفناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ چشم دید گواہ آج بھی اس واقعہ کے شاہد ہیں کہ آگ کا ایک بہت بڑا گولہ عین اس کی قبر کے اوپر آ کر گرا اور غائب ہو گیا۔ پھر پے در پے گولے برسنے لگے تو رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اپنی آنکھوں سے اس قادیانی مردے کی قبر پر آگ برستے دیکھ کر بھی قادیانیوں کو کوئی عبرت نہ ہوئی۔ شاید ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے تھے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فتنہ قادیانیت سے چوکنّا رہیں

انتخاب: حافظ علی رضا فیض

اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والی قادیانی ویب سائٹس آپ کے قیمتی ایمان کے لیے نہایت خطرناک ہیں۔ ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ یہ آپ کی دینی ذمہ داری ہے۔

www.askislam.org
www.islamicFAQ.org
www.free-islamic-course.org
www.jalsasalana.org
www.mta.tv
www.tahirfoundation.org
www.ahmadiyya.at
www.ahmadiyyabangla.org
www.ahmadija.ba
www.ahmadiyya.ca
www.ahmadiyya.de
www.islamahmadiyya.ie
www.islam-ahmedia.org
www.ahmadiyya.mu
www.ahmadiyya.org.nz
www.ahmadiyya.no
www.ahmadia.pt
www.ahmadiyya.se
www.ahmeidye.org
www.ahmadiyya.us

www.alislam.org
www.reviewofreligions.org
www.fazleumarfoundation.org
www.islamahmadiyya.net
www.muslimsunrise.com
www.thepersecution.org
www.alislam.al
www.ahmadiyya.org.au
www.ahmadiyya.be
www.ahmediyya.org
www.ahmadiyya.fr
www.ahmadiyya.or.id
www.alsilam.it
www.ahmadija.org.mt
www.ahmadiyya.-islam.nl
www.ahmadiyyang.org
www.ahmadiyya.pl
www.ahmadiyya.es
www.ahmadiyya.ch
www.ahmadiyya.org.uk

(بشکریہ: محمد متین خالد، قادیانیوں کو لاجواب کیجئے)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سوزِ دل

تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر سوز وگداز میں ڈوبی ہوئی

ایک فکر انگیز تحریر

جس کا عمیق مطالعہ آپ کے ایمانی جذبوں کو نئی جلا بخشے گا

مرتبہ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آئینہ قادیانیت

منکرین ختم نبوت ''قادیانیوں'' کی
توہین آمیز عبارات پر مشتمل مستند دستاویز

مرتبہ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صاحبان قلم متوجہ ہوں

المنتھیٰ : اہل قلم کو مقالہ نویسی کی دعوت پیش کرتا ہے۔

تحریر واضح، بامقصد معیاری، غیر متشدد اور منتخب موضوع

(ختم نبوت ورد قادیانیت) کے مطابق ہو۔

اپنے مضامین کمپوز کروا کے ارسال کریں نیز مضمون کی

سافٹ کاپی بھی دیے گئے ای میل ایڈریس پر بھیجی جائے۔

آستانہ چشتیہ خیریہ، جلالپور (شکر گڑھ)

0306-2585703 , 0308-4597382

farooqi4156@hotlook.com